قال اللہ تعالیٰ

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

بیشک نماز مؤمنین پر اوقات مقررہ میں فرض ہے۔

الحمد للہ ببرکتہ ومنّہ تعالیٰ حسب فحوائے آیت شریفہ نماز کی اہمیت، اس کے فرائض، واجبات، سنن، مستحبات، مفسدات، مکروہات اور نماز سے متعلق اہم مسائل وغیرہ بالخصوص مشرقی پاکستان کے مرکزی شہر ڈھاکہ کے لئے مروجہ وقت سے نمازوں کا دائمی تفصیلی جدول (کیلنڈر) مع تفاوت دیگر امصار مشرقی پاکستان پر مرتب رسالہ مبارکہ بنام

ھَدِیَۃُ الْمُصَلِّیْن

مؤلفہ ومحررہ
حضرت مولانا مفتی سید محمد عمیم الاحسان صاحب مجددی برکتی عم احسانہٗ
صدر مدرس مدرسہ عالیہ ڈھاکہ وخطیب جامع مسجد البیت المکرم ڈھاکہ

زیر اہتمام
سید محمد نعمان (پاک نورانی پریس) شائع ہوا

باراول ۱۳۸۵ھ   ایک ہزار ۱۰۰۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ ۔

اسلامی عبادات کا سب سے اہم فریضہ نماز ہے۔ اللہ نے اس کیلئے جدا جدا اوقات مقرر فرما دئے۔ شریعت نے تمام نمازوں کے اوقات کی تعیین فرمادی۔ مثلاً فجر کی نماز طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک، ظہر کی نماز کا وقت زوال کے بعد سے مثل یا مثلین تک وغیرہ وغیرہ۔ مگر موجودہ ترقی یافتہ دور تمدن میں اب دستور ہوگیا کہ تمام لوگ اپنے اپنے مشاغل کے اوقات کا انضباط گھڑیوں سے کرتے ہیں۔ چنانچہ نماز کے مقررہ اوقات کو بھی گھڑیوں سے مقرر کرتے ہیں۔ شاید ہی کوئی نمازی ایسے ہوں جو طلوع و غروب، مثل و مثلین کو دیکھکر وقت پر نماز ادا کرتے ہوں۔ اسلئے ضروری نظر آیا کہ پنجگانہ نمازوں کے اوقات اور رمضان میں سحر و افطار کے اوقات مروجہ گھڑیوں سے شریعت کے مقرر کردہ وقت کے مطابق تخریج کرکے شائع کئے جائیں۔

کلکتہ میں اب سے تیس سال قبل جبکہ میرا تعلق جامع مسجد ناخدا کے افتاء اور امامت سے تھا میں نے کلکتہ کیلئے اوقات نماز کا ایک دائمی جدول حسب ہدایت استاذ محترم حضرت علامہ مولٰنا مشتاق احمد کانپوری مکی رحمہ اللہ تعالیٰ (جن سے اس فقیر نے علم الہیات سیکھا تھا) مرتب کرکے شائع کیا تھا۔ اللہ کی مہربانی سے سنہ ۴۷ء میں جب یہ فقیر وارد مملکت خداداد پاکستان کے مشرقی حصے میں آگیا، ڈھاکہ کو مستقل وطن کی حیثیت دی تو ضرورت محسوس کرتے ہوئے ڈھاکہ کیلئے اوقات نماز کا دائمی جدول تیار کیا جو نظام الاوقات کے نام سے شائع ہوا۔ اس وقت گھڑیاں بنگال ٹائم کے مطابق تھیں۔ بعد میں مشرقی پاکستان ٹائم کے مطابق کردی گئیں تو پانچ یوم کے تفاوت سے مختصر جدول تیار کیا جو اردو اور بنگلہ میں شائع ہوا۔ اور اسی پر اس وقت شہر ڈھاکہ کا عملدرآمد ہے۔ بضرورت تفصیلی جدول کی محبی مولٰنا محمد یامین صاحب عثمانی سلمہ اللہ اس کے محرک ہوئے اور فقیر نے ہر ماہ کیلئے یومیہ ان تمام اوقات نماز کا جدول تیار کرلیا۔ خیال ہوا کہ مزید افادیت کیلئے نماز کی اہمیت اور اسکے فرائض، واجبات، مستحبات، مفسدات، مکروہات مع مسائل مہمہ نماز و متعلقات نماز کیلئے بھی جدول تیار کیا جائے تو مفید ہوگا۔ اللہ کا شکر ہے کہ کتاب مکمل ہوگئی۔ ھدیۃ المصلین اس کا نام رکھا۔ حسب فرمائش مخلص برادران دینی عزیز گرامی جناب عزیز احمد صاحب (سابیروس کمپنی تیز گاؤں)، عزیز القدر حاجی سید ابو طاہر گیلانی صاحب (المفاہ نیو مارکیٹ)، عزیزم حافظ عبد الحکیم صاحب (فرم مسعود رضا)، جناب حاجی محمد نبی صاحب (تاجر) اور حاجی محمد سلیم صاحب (حبیب آئل مل) یہ کتاب شائع ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

بیت المکرم، ڈھاکہ
۲۰ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ

(مفتی) سید محمد عمیم الاحسان عفا اللہ عنہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

الحمد للہ الذی جعل الصّلوٰۃ معراج المؤمنین وعماد الدین وکتابا موقوتا علی المسلمین والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سیّدنا محمّد سیّد المرسلین افضل من صلّی لربّ العٰلمین وعلیٰ اٰلہ وصحبہ اجمعین

وَاتَّقُوْہُ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ الروم	اوراس اللہ سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور مشرکین میں سے نہ ہو سورۂ روم

تمام عبادتوں میں نماز اللہ کی سب سے پسندیدہ عبادت ہے۔جس سے کسی نبی کی شریعت خالی نہیں رہی۔حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام رسولوں اوران کی امت پر اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی۔البتہ کیفیات اور تعینات میں اختلاف رہا۔

اسلام میں ایمان کے بعد اسلامی عبادات کا پہلا رکن اور اہم فریضہ نماز ہے۔ارشادِ نبوی ہے:۔

بنی الاسلام علیٰ خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصّلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان (بخاری ومسلم)	اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔توحید ورسالت کا دل سے اقرار، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

مجلس نبویؐ میں نماز کا ذکر ہو رہا تھا،حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

من حافظ علیہا کانت لہ نورًا وبرھانًا ونجاۃ یوم القیٰمۃ ومن لم یحافظ علیہا لم یکن لہ نور وبرھان ولا نجاۃ یوم القیٰمۃ ویکون	جو شخص نماز پڑھتا رہے گا قیامت میں اس کے لئے نور ہوگا دلیل ہوگی اور اس کی نجات ہوگی۔اور جو شخص نماز سے غفلت کریگا اسکے لئے قیامت کے دن نور ہوگا،نہ برہان ہوگا

یوم القیٰمۃ مع قارون وفرعون وھامان وابی بن خلف ۔ (مسند احمد)	اور نہ اسکی نجات ہو گی اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف جیسے دشمنان خدا و رسول کے ساتھ ہوگا ۔

نماز اسلام کا ایسا بنیادی رکن اعظم ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ اسلام کا اس پر دار و مدار ہے تو مبالغہ نہ ہوگا اس کی فرضیت عاقل بالغ ہر مسلمان پر یکساں ہے ۔ خواہ مرد ہو یا عورت ، غریب ہو یا امیر، بیمار ہو یا تندرست ہو اس سے کوئی مسلمان بھی مرتے دم تک جبتک اس کے ہوش و حواس درست ہوں اور اشاروں تک کی قوت اس میں موجود ہو سبکدوش نہیں ہو سکتا ۔ اگر اس فریضہ کو کھڑے ہوکر نہ ادا کر سکے تو بیٹھکر ادا کرے ۔ اگر اس پر قدرت نہ ہو تو لیٹ کر اشاروں سے ادا کرے ۔ جنگ کی حالت میں خوف کے وقت اگر سواری پر ہو تو جس طرف موقع ملے ادا کرے ۔

نماز کی اہمیت کا اس سے اندازہ کیجئے کہ قرآن حکیم کی تقریباً سو آیتیں اس کی بجا آوری کے حکم ، اس کی تاکید ، ادا کرنے والوں کی تعریف ، نماز میں سستی کرنے والوں کی مذمت ، اور متعلقات نماز میں نازل ہوئیں ۔ چند آیتیں ملاحظہ ہوں :-

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۚ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۞ (البقرہ ۵)	اور صبر و نماز سے مدد چاہو ۔ اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے مگران پر جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں ۔ (بقرہ)
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (البقرہ ۱۳)	اور نماز درستی سے ادا کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو ۔ (بقرہ)
وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۞ (الانعام ۹)	اور یہ حکم ہے کہ نماز قائم رکھو اور اس اللہ سے ڈرو اور وہی ہے جس کی طرف تم کو اٹھنا ہے ۔ (انعام)
وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۞ (الانعام ۱۱)	اور جو آخرت پر ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں ۔ (انعام)
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّـيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۞ (ہود ۱۰)	اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں ۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں ۔ یہ نصیحت ہے ماننے والوں کو ۔ (ہود)
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۞ (طٰہٰ ۱)	اور میری یاد کیلئے نماز قائم رکھو ۔ (طٰہٰ)
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ	اور نماز قائم کرو ۔ بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی

اَلْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۝ (العنکبوت ۵)	اور بری بات سے۔ اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔ (عنکبوت)
فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ (الماعون ۱)	تو ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے جو نماز سے بھولے بیٹھے ہیں (ظاہرداری اور غفلت سے ادا کرتے ہیں)۔ (ماعون)
يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۙ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ (المدثر۲)	اصحٰب الیمین جنتی پوچھینگے مجرمین سے۔ تمہیں کون سی چیز دوزخ میں لے گئی؟ وہ کہینگے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔ (مدثر)
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ (الکوثر ۱)	تو آپ اپنے رب کیلئے نماز پڑھیے اور قربانی کیجئے۔ (کوثر)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت پر ابتدائے رسالت سے نماز فرض ہوئی۔ ابتدائے وحی میں صبح و شام دو وقت کی نمازیں فرض ہوئیں۔ بتدریج اضافہ ہوا۔ شب معراج میں نبوت کے تقریباً دسویں سال آپ پر اور آپ کی تمام امت پر قیامت تک کے لئے پانچ وقت فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشا کی نمازیں فرض ہوئیں۔ سورۃ الاسراء میں ارشاد ہوا:۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝	نماز قائم رکھو سورج کے ڈھلنے سے رات کی تاریکی تک (یعنی ظہر و عصر و مغرب و عشا) اور صبح کا قرآن (نماز فجر میں) بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری عمر نہایت اہتمام اور پابندی سے فریضۂ نماز ادا فرمایا۔ اور قرۃ عینی فی الصلوٰۃ فرما کر نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔ حضرت بلال رض کو اَرِحْنِیْ یَا بِلَالُ سے حکم اذان دیکر نماز کو اپنی راحت بتائی۔ ارشاد الٰہی تھا:۔

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ (طٰہٰ ۸)	اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور اس پر خود ثابت رہیے۔ (طٰہٰ)

انتقال کے وقت حضور ؐ نے امت کو آخری وصیت یہ کی:۔

اَلصَّلٰوةُ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ۔	نماز (کی پابندی کرو) اور لونڈی غلام (کا خیال رکھو)۔

غرض نماز کی تاکید اور فضائل سے قرآن اور احادیث کے مبارک صفحات مالا مال ہیں کہ کسی اور عبادت کی اس قدر تاکید اور ترک پر اتنی سخت وعید نہیں۔

عہدِ صحابہ و تابعین میں نماز پر اس قدر سخت پابندی تھی کہ کوئی مسلمان بے نمازی نہیں ملتا۔ سنن ترمذی میں ہے کہ صحابہ سوائے نماز کے کسی اور عبادت کے ترک کو (علامت) کفر نہیں جانتے تھے۔ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ ائمہ اربعہ میں سے امام احمدؒ کا یہی مسلک ہے۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اگرچہ تارک نماز کو کافر نہیں جانتے، مگر بطور حدّ قتل کا فتویٰ دیتے تھے۔ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہؒ نے بھی گو ترک صلوٰۃ پر کفر و قتل کا فتویٰ نہیں دیا، مگر سزا میں سخت تعزیر، حبس دوام وغیرہ مقرر فرمایا۔ نماز دن کا منکر بالاتفاق کافر ہے اور تارک فاسق ہے۔

نماز معراج المؤمنین ہے۔ دربار الٰہی کی حاضری ہے۔ اس حاضری کے لئے شرائط، ضروریات اور آداب ہیں جن کی پابندی ضروری ہے۔ اصطلاح میں انھیں فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات کہتے ہیں۔

پھر اس حاضری کے اوقات بھی مقرر ہیں۔ ارشاد ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ (النساء)	بے شک نماز مؤمنین پر اوقات مقررہ پر فرض ہے۔ (نساء)

اب ہم پہلے نماز کے فرائض وغیرہ کو جدول کی صورت میں قدرے تفصیل سے ذکر کرینگے۔ اس کے بعد مروجہ وقت کے مطابق مشرقی پاکستان کے مرکزی شہر ڈھاکہ کے لئے اوقات نماز کا دائمی جدول پیش کرینگے جو ہمیشہ ہر سال کام دیگا۔ واللہ ولی التوفیق۔

فرائض، واجبات، سُنن و مستحبات نماز

چونکہ نماز کا اہتمام تمام اسلامی عبادتوں میں سب سے زیادہ ہے اس لئے اس عبادت کو نہایت مکمل طور پر ادا ہونا چاہئے۔ اس کے فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات قابلِ اہتمام ہیں۔ ان سب کا جاننا اور سیکھنا نہایت اہم ہے۔ اسی طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ کن

چیزوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟ نماز کے مکروہات کیا کیا ہیں؟ ان امور کی تفصیل تو بڑی کتابوں میں ہے۔ یہاں ایک جدول میں حسب ضرورت اختصار کے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔

نماز کے فرائض جاننا فرض اور واجب جاننا واجب اور سنن ومستحبات سیکھنا سنت و مستحب ہے۔ نماز کا ناقص یا باطل ہونا نہایت بُرا ہے۔ اس لئے مفسدات اور مکروہات کا جاننا بھی لازم ہے۔

فرض اسے کہتے ہیں جس کا کرنا یقیناً ضروری ہے۔ اس کا ثبوت دلیل قطعی سے ہے۔ اس کا نہ کرنا بڑا گناہ اور موجب عذاب شدید ہے۔ فرض اگر عمداً یا سہواً چھوٹے تو وہ عبادت باطل ہے۔ مثلاً نماز میں رکوع اور سجدہ فرض ہے۔ اگر کوئی بالکل رکوع یا سجدہ نہ کرے تو نماز نہیں ہوگی

واجب اس کو کہتے ہیں جس کا کرنا بظن غالب ضروری ہے اور نہ کرنا گناہ اور موجب عذاب ہے۔ نماز کا کوئی واجب اگر عمداً چھوڑ دے تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ جس سے اس کو دہرانا لازم ہوگا۔ اگر سہواً چھوٹے تو سجدۂ سہو لازم آتا ہے۔ اگر سجدۂ سہو نہ کرے تو اعادہ لازم ہوگا

سنت وہ امر ہے جس کا بطور اہتمام کرنا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نبوی میں منقول ہے۔ اس کا بجا لانا موجب ثواب ہے۔ ترک عتاب الٰہی کا باعث ہے۔ سنت کا قصداً چھوڑنا مکروہ ہے مگر تحریمی سے کم۔ اس لئے چھوڑنے یا چھوٹنے سے نماز کا دہرانا ضروری نہیں ہے۔ البتہ ثواب کم ہوگا۔

مستحب وہ ہے جس کے کرنے میں ثواب ہے مگر نہ کرنے میں نہ عذاب ہے نہ عتاب۔ البتہ اس کا چھوڑنا خلاف اولیٰ ہے۔ اعادۂ نماز کی ضرورت نہیں ہے۔

مفسدات نماز وہ امور ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ جیسے نماز میں بات کرنا۔ اس سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ پھر پوری نماز پڑھنا پڑے گی۔

مکروہات نماز، نماز کے اندر ناپسندیدہ امور ہیں۔ اُن کی دو قسمیں ہیں۔ مکروہ تحریمی جو قریب بحرام ہے۔ اور دوسری قسم تنزیہی یعنی قریب بحلال جو خلاف اولیٰ ہوگا۔ نماز میں مکروہ تحریمی کوئی بات سرزد ہو تو اس کا اعادہ واجب ہے۔ تنزیہی میں اعادہ نہیں۔

فرائض، واجبات اور سنن کے بیان میں فارسی کے یہ تین اشعار خوب ہیں۔ ہر حرف سے

ایک ایک امر کی طرف اشارہ ہے یاد رکھنے میں سہولت ہوتی ہے ؎

فرائض ندانی شوی در قلق	اَجَجْسٍ ثُوَقٍّ تَقَقٍّ رَسَقْ
چو واجب ندانی شوی در خطر	نَضَتٍ تَقَتٍّ لَقَتٍّ جَسَرُ
چو سنت بدانی شوی مقتدا	رَوَثٍّ تَبَتٍّ تَثَتٍّ دَدَا

اب نماز کے فرائض، واجبات اور سنن کی تشریح انہی حروف کے اعتبار سے مختصر تفصیل کے ساتھ اس جدول میں کی جاتی ہے۔ آخر میں مستحبات، مفسدات اور مکروہات کا اضافہ ہوگا۔ اس جدول کا ماخذ مفتاح الصلوٰۃ مولفہ ملا فتح محمد محدث برہانپوریؒ اور محاسن العمل مولفہ استاذ العلماء مفتی عنایت احمد کاکوریؒ اور فقہ کی دوسری اہم کتابیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے فقہائے کرام کو جزائے خیر دے۔ بالخصوص حضرت امام ابو حنیفہؒ اور ان کے شاگردوں پر بے شمار رحمت نازل کرے۔ اور ہم سب کو صحیح اور کامل نماز پڑھنے کی توفیق دے اور قبول فرمائے۔
آمین۔ یارب العالمین!



فرائض نماز

فرائض ندانی شوی در قلق

اَجَجسٍ نوَقٍ تقَقٍ رسَقْ

نمبر	حرف	مشارالیہ	شرح	قدرے تفصیل
١	ا	اندام پاک کردن	یعنی بدن کو نجاست ظاہری سے اگر بدن میں لگی ہو پاک کرنا اور نجاست حکمی سے یعنی وضو نہ ہو تو وضو کرلینا نہانے کی حاجت ہو تو غسل کرلینا۔ اگر وضو یا غسل مرض یا پانی نہ ملنے کی وجہ سے نہ کرسکے تو تیمم کرلینا۔	وضو، غسل، تیمم اور بدن سے طہارت انجاس کے سب فرائض اس سے متعلق ہیں۔ تفصیل کا موقعہ نہیں۔ اور کتابوں میں لکھے ہیں۔ مسئلے دیکھ لیں۔ یہاں کچھ ضروری فوائد اور مسائل لکھے جاتے ہیں جن کے نہ جاننے سے بعض لوگ نماز چھوڑ دیتے ہیں۔ نجاست کی دو قسمیں ہیں:۔ غلیظ، جیسے پاخانہ، پیشاب بہنے والا خون، مردار، حرام جانوروں کا لید اور پیشاب، مرغی بطخ کی بیٹ اور ہر وہ چیز جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اور خفیفہ، جیسے حلال جانوروں کا پیشاب، حرام پرندوں کی بیٹ۔ نجاست ظاہری غلیظہ قدر درہم سے کم معاف ہے۔ بغیر دھوئے نماز ہو جاتی ہے۔ قدر درہم ہو تو دھونا فرض ہے۔ اگر پتلی ہو تو ناپ درہم کا بقدر

گہراؤ ہتھیلی کے ہے۔ اور گاڑھی نجاست میں وزن یعنی ساڑھے چار ماشہ (چار آنے بھر سے کچھ زیادہ)۔ اور نجاست خفیفہ میں بقدر چوتھائی تمام جسم سے کم ہو تو معاف ہے۔ نماز پڑھ سکتا ہے مگر دھونا بہتر ہے۔

مسئلہ:۔ جس طرح وضو کے عوض جبکہ پانی نہ ملے یا بظن غالب بیمار پڑنے یا بیماری

بڑھنے کی صورت میں تیمم کا حکم ہے۔ اسی طرح غسل کے عوض بھی تیمم کا حکم ہے۔ بعض لوگ جب بیماری میں حاجت غسل ہوتی ہے تو نماز چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسا نہیں چاہئے۔ بلکہ جبتک نہانا ضرر کرے اس وقت تک تیمم سے نماز پڑھا کریں۔ اگر اس وقت وضو ضرر نہ کرے تو وضو کریں اور نہانے کے عوض تیمم کریں۔ اور اگر وضو اور غسل دونوں ضرر کرتے ہوں تو دونوں کے عوض تیمم کرلیں۔ دونوں کے لئے ایک تیمم کافی ہے۔ غسل کے لئے تیمم اسی طرح کیا جاتا ہے جیساکہ وضو کے لئے۔ یعنی نیت کے بعد مٹی پر ایک بار دونوں ہاتھ مار کر سارے منہ کا مسح کریں۔ اور دوسری بار ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں کا کہنیوں تک مسح کریں۔

مسئلہ:۔ رات کو غسل کی حاجت ہوئی۔ بالیقین سمجھتا ہو کہ گرم پانی سے نہانے اور احتیاط کرنے پر بھی بیمار ہو جاؤنگا اور دھوپ میں دن چڑھے نہاؤں تو نقصان نہیں کریگا یا بسبب مسافرت یا مفلسی گرم پانی میسر نہیں۔ اور سرد پانی سے نہانے سے بیمار ہو جاؤنگا تو اس کو چاہئے کہ فجر کی نماز کے لئے غسل کے عوض تیمم کرے اور وضو کرے۔ پھر دن چڑھے نہائے مگر نماز قضا نہ کرے۔ بعض لوگ ایسی صورت میں فجر کی نماز بالقصد قضا کرتے ہیں اور دن چڑھے نہا کر قضا پڑھتے ہیں۔ اگر نہانے سے بیمار ہونے کا خوف نہ ہو تو خدا کا خوف کرے اور فجر کی نماز وقت پر نہا کر پڑھے۔ بیماری کا خوف ہو تو تیمم کرکے نماز پڑھے۔ نماز کا چھوڑنا اور بالقصد قضا کرنا سخت گناہ ہے۔

عورتوں کے مزاج اکثر ضعیف ہوتے ہیں۔ رات نہانے پر نزلہ کا خلل ہوتا ہے اور نہانا مضر ہوتا ہے۔ نماز قضا کرتی ہیں۔ ان کو بھی تیمم کا مسئلہ بتا دیا جائے۔ مجبوری کے وقت تیمم وضو کا خلف مطلق ہے۔

مسئلہ:۔ جس آدمی کے اکثر اعضائے وضو یا اکثر اعضائے غسل کو پانی پہنچانا ضرر کرے مثلاً دونوں ہاتھ پاؤں کو زخموں کے سبب یا درد ریح کی وجہ سے پانی ضرر کرتا ہے منہ کو ضرر نہیں کرتا۔ اس کو چاہئے کہ تیمم کرے۔ اور اگر اکثر کو ضرر نہیں کرتا، تو جس کو ضرر نہیں کرتا اس کو دھوئے اور جس کو ضرر کرتا ہو اس پر مسح کرلے۔ اگر آدھے بدن کو پانی مضر ہو اور آدھے کو نہ ہو تو صحیح یہ ہے کہ وہ شخص بھی تیمم کرے (عالمگیری)۔ غسل کے وقت مسنون

طریقہ پر غسل کرنا اگر مضر ہو تو فرض پر اکتفا کرتے ہوئے مضمضہ اور استنشاق کے بعد ایک بار سارے بدن پر پانی بہانا کافی ہے۔

مسئلہ:۔ عورت کو غسل کے وقت ضروری نہیں کہ گوندھے ہوئے بالوں کو کھولے بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچانا کافی ہے۔

مسئلہ:۔ اگر کسی عضو پر بسبب پھوڑے یا زخم کے پٹی بندھی ہو اور کھولنا اس کا مضر ہو تو پٹی پر مسح کرلے۔

مسئلہ:۔ تیمم دو قسم کی چیزوں پر جائز ہے۔ ایک پاک مٹی اور وہ چیزیں جو بحکم شرع مثل مٹی کے قرار دی گئی ہیں۔ یعنی وہ چیزیں جو آگ میں ڈالنے سے نہ پگھلیں اور نہ جل کر راکھ ہوں۔ جیسے چونا، پتھر، گچ، اینٹ اور مٹی کے برتن۔ ایسی چیزوں پر تیمم کے لئے اس پر غبار ہونا شرط نہیں۔ ریت، پتھر اور سنگ مرمر کی چٹان خوب سفید شفاف اور صاف ہو ذرا بھی اس پر غبار نہ ہو اس پر بھی تیمم جائز ہے۔ اسی طرح مٹی کے گھڑے، بدھنے اور دیوار پر۔ اور دوسری قسم وہ چیزیں ہیں جو بحکم شرع مٹی کی جنس سے نہیں ٹھہرائی گئی ہیں۔ یعنی جو جل کر راکھ ہو جائیں یا پگھل جائیں۔ جیسے کپڑا، لکڑی، سونا، چاندی، تانبا اور لوہا وغیرہ۔ ایسی چیزوں پر اس وقت تیمم جائز ہے جب ان پر غبار بیٹھا ہو کہ اگر آدمی ان پر ہاتھ پھیرے تو غبار ٹل کر الگ ہو جائے اور صاف جگہ نکل آئے۔ اور صرف اتنے غبار سے کہ ہاتھ مارنے پر گرد اڑتی نظر آئے تو ان چیزوں پر اس وقت تیمم جائز نہیں ہے (الدر المختار وغیرہ)

مسئلہ:۔ جو پھوڑے یا پھنسی یا زخم، منہ یا دوسرے اعضائے وضو و غسل پر ہوں اور ان سے خون، پیپ یا رطوبت ظاہر ہو مگر بہے نہیں وہ ناپاک نہیں۔ اس سے وضو نہیں جاتا۔ بعض آدمیوں کا مرض خارشت میں یہ حال ہوتا ہے کہ کھجلانے سے بدن پر خراش ہو جاتی ہے اور اس میں سے رطوبت ظاہر ہوتی ہے مگر بہتی نہیں۔ لیکن کپڑے میں لگ جاتی ہے یا خراش پر کھرنڈ بندھ جاتا ہے۔ اور کھجلانے سے کھرنڈ دور ہو کر رطوبت ظاہر ہو کر بہتی نہیں مگر کپڑے میں لگ جاتی ہے اور دھبے پڑ جاتے ہیں۔ تو ایسے دھبوں سے اگرچہ قدر درہم سے زائد ہوں کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔ اس واسطے کہ ایسی رطوبت جب تک بہے نہیں اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور جس چیز سے وضو

نہیں ٹوٹتا وہ چیز ناپاک بھی نہیں ہے۔

مسئلہ:۔جس آدمی کو ایسا مرض ہو جس کے سبب سے اس کا وضو نہیں ٹھہر سکتا ہو جیسے جریان کا عارضہ ہو کہ ہر وقت قطرہ منی یا مذی کا آجاتا ہو یا سلس البول کا مرض ہو کہ پیشاب بے اختیار نکل جاتا ہو اور ہر وقت قطرہ نکلتا ہو یا اور کوئی اس طرح کا عارضہ ہو تو اس شخص کو چاہیئے کہ ہر وقت تازہ وضو کرلے۔ وقت بھر اس عارضہ سے اس کا وضو نہ جائے گا۔ اور جبتک اس کو عارضہ رہے گا اس کا کپڑا اس عارضہ کی وجہ سے ناپاک نہ ہوگا۔ بے وسوسہ اس کپڑے سے نماز پڑھے۔

فائدہ:۔ ابتداءً صاحب عذر آدمی اس وقت ہوتا ہے جبکہ ایک وقت نماز کے سارے وقت میں جلد جلد وہ عارضہ متحقق ہے۔ مثلاً ظہر کے سارے وقت میں یا مغرب کے سارے وقت میں اتنی فرصت نہ پائے کہ ظہر کی چار رکعتیں یا مغرب کی تین رکعتیں بغیر قطرہ نکلے پڑھے۔ جب ایسی حالت آدمی پر ایک بار طاری ہو تو وہ صاحب عذر ہوگیا۔ اب اس کے لئے یہ حکم ہے کہ وقت پر وضو کے بعد اس وقت میں اس عارضہ سے اس کا وضو نہ ٹوٹے گا۔ اور اس کا کپڑا اس عارضہ سے بے نماز نہ ہوگا۔ اور اس کے بعد ہمیشہ ایسی حالت کا رہنا شرط نہیں۔ بلکہ صاحب عذر کیلئے اتنا ہونا کافی ہے کہ سارے وقت میں ایک بار اس کو وہ عارضہ ہوجائے۔ مثلاً قطرہ آجائے۔ اور صاحب عذر ہونا اس وقت دفع ہوگا جب کہ سارے وقت نماز میں ایک بار بھی وہ عارضہ نہ ہو۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ جب ایسے عارضوں میں مبتلا ہوتے ہیں نماز چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا وضو نہیں ٹھہرتا۔ ہم نماز کیسے پڑھیں؟ طہارت و نجاست خدا کے حکم سے، حکم شرع سے ثابت ہوتی ہے۔ تو جب حکم شرعی خداوندی یہ ہے کہ وقت بھر اس عارضہ نے معذور کا وضو نہیں ٹوٹے گا اور اسکا کپڑا اس عارضہ سے ناپاک نہیں ہوگا، پھر وہم کرنا، وسواس میں مبتلا ہونا نادانی ہے۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	شرح	قدرے تفصیل
۲	ج	جامہ پاک کردن	کپڑے کا بوقت نماز نجاست سے پاک رکھنا	کپڑے میں بھی قدر درہم سے کم نجاست غلیظہ اور چوتھائی کپڑے سے کم نجاست خفیفہ معاف ہے۔ اس سے زائد مانع صحت نماز ہے

مسئلہ:۔ قدر درہم نجاست غلیظہ کا دھونا خواہ بدن میں ہو یا کپڑے میں، مصلی پر فرض ہے۔ قدر درہم واجب، اوراس سے کم ہو تو دھونا سنت ہے۔ اور چوتھائی کپڑے یا بدن سے زیادہ نجاست خفیفہ کا دھونا فرض ہے اور چوتھائی کا واجب اوراس سے کم کا سنت ہے۔

مسئلہ:۔ کپڑے کے کنارے نجاست مانع نماز لگی ہو، کپڑا بڑا ہو، پہنکر نماز ادا کرتا ہو، نجس حصہ زمین پر ڈالا ہو۔ اگر مصلی کی حرکت سے نجس حصہ متحرک ہو تو نماز نہیں ہو گی۔ متحرک نہ ہو تو صحیح ہو گی۔

مسئلہ:۔ نجس چیز قدر درہم سے زائد اگر مصلی کے ہمراہ ہو تو مانع نماز ہے۔

مسئلہ:۔ جنگل یا ساکت نالہ اور کھیت کا پانی اگرچہ تھوڑا ہو اوراس کی نجاست کا حال معلوم نہ ہو تو وہ پاک ہے۔ بعض لوگ ایسے پانی کی اگران کے کپڑوں پر چھینٹیں پڑجاتی ہیں، نماز چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ اس کا ناپاک ہونا متحقق نہیں ہے۔ ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

مسئلہ:۔ برسات میں شہر کی گلیوں کا پانی کیچڑ نجاست خفیفہ ہے۔ اس سے کپڑا ناپاک اس وقت ہوتا ہے جب بقدر چوتھائی آلودہ ہو جائے۔ بلکہ الاشباہ والنظائر میں ہے کہ فتویٰ اس بات پر لکھا ہے کہ مٹی کیچڑ گلیوں کی جس سے بچنا دشوار ہے پاک ہے۔ پس گلیوں کی مٹی کیچڑ کی چھینٹیں پڑنے سے کپڑے کو ناپاک نہیں سمجھنا چاہئے۔ اور مطلق بارش کا پانی بحکم قرآن پاک ہے وانزلنا من السماء ماء طهورا۔ حکم مذکور گلیوں کی کیچڑ مٹی کا ہے جس سے بچنا مشکل ہو۔ ایسی جگہ کی چھینٹوں کا نہیں جو عین نجاست ہو۔ جیسے سنڈاس یا پاخانہ کی موری کہ وہ نجاست غلیظہ ہیں۔ لیکن اس سے ایک دو چھینٹ سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔ جب قدر درہم یا زیادہ بدن یا کپڑے میں لگجائے تو البتہ دھونا ضروری ہے۔

مسئلہ:۔ اگر ایک پاک کپڑا ایک نجس ترکپڑے میں لپیٹا جائے یا اس سے ملا کر رکھا جائے اوراس کی تری کے سبب سے نمی اس پاک کپڑے میں آجائے لیکن تر نہ ہو یعنی اسکو نچوڑیں تو کوئی قطرہ نہ ٹپکے نہ کچھ تری چھوٹے تو یہ کپڑا ناپاک نہیں ہوا۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	تفصیل
۳	ج	جائے پاک کردن	پاک جگہ نماز پڑھنا ۔	مصلی کے موضع قدم کی طہارت باتفاق فرض ہے۔ اور موضع سجود کا بھی بروایت اصح پاک ہونا فرض ہے ۔ موضع یدین ورکبتین ومحاذی بغل وسینہ کا پاک ہونا بھی باختیار فقیہ ابو اللیث ضروری

ہے ۔ (فتح القدیر)

مسئلہ :۔ اگر ناپاک جگہ پر باریک کپڑا بچھا کر نماز پڑھے جس سے اس کے نیچے کی چیز نظر آتی ہو تو نماز جائز نہیں ۔ اور اگر اس پر سنگین کپڑا یا موٹی جانماز بچھا کر نماز پڑھے تو نماز جائز ہے ۔ اگر ایک کپڑے کا استر نجس ہو اور ابرہ طاہر ہو تو اسے بچھا کر نماز جائز نہیں ہے ۔ ہاں اگر استر نجس ابرہ سے الگ ہو سِلا ہوا ساتھ نہ ہو، ابرہ کو اوپر بچھا کر نماز پڑھے تو صحیح ہے ۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	تفصیل
۴	س	ستر عورت	ڈھانکنا ایسے بدن کا جس کا چھپانا فرض ہے ۔	مرد کو ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک بدن کا ڈھانکنا فرض ہے۔ اور عورت کو سب بدن سوائے منہ اور دونوں ہاتھ کے گٹوں تک اور دونوں پاؤں کا ٹخنوں تک فرض ہے۔ اگر عورت نہایت باریک آنچل یا اوڑھنی اوڑھکر نماز پڑھے کہ سر کے بال چوتھائی نظر آئیں یا نیم پہنے

کہ ہاتھ کھلا رہے تو نماز نہیں ہوگی۔ موٹی چادر اوڑھکر ایسی حالت میں نماز پڑھے ۔

مسئلہ :۔ جس عضو کا ڈھانکنا فرض ہے اس میں سے اگر چوتھائی حصہ نماز میں کھل جائے اور اتنی دیر تک کھلا رہے جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ لے یا کوئی رکن تمام کرے جیسے رکوع یا سجدہ ۔ اور چوتھائی عضو کھلے ہونے کے باوجود نماز ادا کرے تو نماز فاسد ہو جائے گی ۔

مسئلہ :۔ خود مصلی اپنے ستر کو دیکھے تو نماز فاسد نہیں ہوگی ۔ مگر مکروہ ہے ۔

مسئلہ :۔ اگر مصلی کے پاس ایسا کپڑا ہو جس کا چوتھائی پاک اور باقی نجس ہو دوسرا پاک کپڑا نہ ہو تو اسی کو پہنکر نماز پڑھے ۔ اگر چوتھائی سے کم پاک ہو تو اختیار ہے اس کو پہنکر نماز پڑھے یا ننگا بیٹھکر اشارے سے ادا کرے ۔ اور اگر بالکل ناپاک ہو تو بلا کپڑا بیٹھکر نماز ادا کرے ۔ (مفتاح الصلوٰۃ)

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	تفصیل
۵	ن	نیت کردن	دل میں ارادہ کرنا کہ نماز پڑھتا ہوں	فرض نماز کے لئے شرط ہے کہ بہ تعیین ارادہ ہو۔ مثلاً فرض ظہر یا عصر۔ نیت تعداد رکعات کی ضروری نہیں۔ اور سنت و نفل کے لئے مطلق نماز کی نیت کرے۔ مقتدی اس بات کی بھی نیت

کرے کہ امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔

مسئلہ:۔ نماز جنازہ میں اَلصَّلٰوۃُ لِلّٰہِ وَالدُّعَاءُ لِلْمَیِّتِ کی نیت کرے۔ مرد کا جنازہ ہے یا عورت کا یا بچے کا، اس کی بھی نیت ضروری ہے۔ اگر یہ معلوم نہ ہو تو نیت کرے کہ امام جس کا جنازہ پڑھ رہے ہیں اسی کا جنازہ پڑھ رہا ہوں۔ جنازہ میں اقتدا کی نیت ضروری نہیں ہے (دُرِّمختار ومفتاح الصلوٰۃ)۔

مسئلہ:۔ نیت تکبیر تحریمہ کے ساتھ بلا فاصلہ ہونا چاہئے۔ اگر نیت پہلے کی اور ایسا کام بیچ میں نہ ہو جو نماز کے خلاف ہے مثلاً کھانا، پینا، بات چیت کرنا، تو بھی صحیح ہے۔ موخر نیت صحیح نہیں ہے۔ اگرچہ امام کرخیؒ نے رکوع کے قبل تک جائز رکھا۔

مسئلہ:۔ نیت دل سے ارادہ کا نام ہے۔ زبان سے نیت ضروری نہیں۔ چلا کر نیت کرنا بالاتفاق منع ہے۔ آہستہ میں اختلاف ہے۔ لمبی عبارت نیت کی نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ آخر تک جو مشہور ہے بے اصل ہے جب زبانی نیت سے اس بات کا خوف ہو کہ رکعت جاتی رہے گی تو صرف بارادۂ نماز "اللہ اکبر" کہکر نماز میں مل جائے۔ زبان سے نیت کرنا ایسے وقت میں درست نہیں۔ دل کا قصد کافی ہے

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	تفصیل
۶	و	وقت نماز	نماز پنجگانہ کے جو اوقات اللہ کی طرف سے مقرر ہیں ان میں نماز پڑھنا	اللہ تعالیٰ نے نماز پنجگانہ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشا کو اوقات مقررہ پر فرض کیا۔ وقت کے قبل پڑھے تو وہ نماز نہیں ہوگی وقت کے بعد پڑھے تو قضا ہو گئی۔ بلا عذر نماز قضا کرنا سخت گناہ ہے۔ اب ان اوقات کو ہم قدرے تفصیل سے لکھتے ہیں:۔

فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب کے قبل تک ہے۔
فائدہ:۔ اخیر شب میں آسمان کے درمیانی حصوں میں ایک باریک و دراز ہلکی سفیدی ظاہر ہوتی ہے۔ جس کے نیچے سارا اُفق سیاہ ہوتا ہے۔ پھر زیادہ تاریکی چھا جاتی ہے۔ اس سفیدی کو صبح کاذب یا صبح مستطیل کہتے ہیں۔ اس سے فجر کا وقت شروع نہیں ہوتا ہے نہ عشا کا وقت ختم ہوتا ہے۔ تقریباً اس کے بارہ منٹ بعد نیچے سے پورب جانب اس مقام پر جہاں آفتاب نکلنے والا ہوتا ہے آسمان کے کنارے افق میں ایک روشنی پھوٹ کر جنوباً و شمالاً دونوں پہلوؤں پر پھیلتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ اس کی روشنی اوپر بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اس کو صبح صادق کہتے ہیں۔ اسی سے صبح کا وقت شروع ہوتا ہے۔
مسئلہ:۔ فجر اور ظہر کا پورا وقت اول سے آخر تک کامل ہے۔ جس وقت بھی نماز پڑھے مکروہ نہیں۔ مگر مردوں کے لئے روشنی میں نماز فجر پڑھنا مستحب ہے۔ یعنی صبح کے پورے وقت کو دو حصہ کرے اور دوسرے حصے میں ادا کرے۔ مگر زیادہ تاخیر کہ طلوع آفتاب کا شبہ ہو، نہ کی جائے۔ عورتوں کیلئے گھر میں تاریکی یعنی اول وقت میں پڑھنا افضل ہے۔ البتہ حاجی مزدلفہ میں ایک دن اول وقت میں صبح کی نماز پڑھتے ہیں۔
مسئلہ:۔ اثنائے فجر میں اگر آفتاب نکل آئے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ طلوع آفتاب کے بعد جب زردی جاتی رہے قضا کریں۔
ظہر و جمعہ کا وقت دوپہر ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے۔ جب تک کہ سایہ ہر شئ کا اس کے دو برابر ہو جائے۔ سوائے اس قدر سایہ کے جو دوپہر کے وقت ان دنوں میں ہوتا ہے۔ اس کو سایۂ اصلی کہتے ہیں۔ مثلاً ایک لکڑی سات انگل کی ہے۔ دوپہر کو اس کا سایہ اگر چار انگل کا ہوتا ہے تو ظہر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک کہ اس لکڑی کا سایہ اٹھارہ انگل ہو جائے۔
مسئلہ:۔ مستحب ہے کہ گرمیوں میں مثل اول کے نصف آخر میں اور جاڑوں میں مثل اول کے نصف پر ادا کریں۔ مگر جمعہ کے لئے اشباہ میں لکھا ہے کہ ہر موسم میں اول وقت میں ادا کرنا مسنون ہے اثنائے ظہر میں اگر عصر کا وقت آجائے تو نماز صحیح ہوگی۔ اور اثنائے جمعہ میں اگر عصر کا وقت آجائے تو جمعہ فاسد ہو گئی۔ اب ظہر قضا کرینگے۔

عصر کا وقت اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب ظہر کا وقت ختم ہو جائے۔ یعنی دو مثل اور سایہ اصلی سے سایہ زیادہ ہو جائے، غروب آفتاب کے قبل تک۔ مستحب یہ ہے کہ عصر کی نماز اول وقت سے کچھ تاخیر کر کے پڑھے۔ مگر جب آفتاب میں ایسی زردی آجائے کہ نگاہ اس پر ٹھہرنے لگے تو اس وقت عصر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ مگر نماز بہرکیف پڑھ لی جائے اگرچہ آفتاب غروب ہونے لگا ہو قضا نہ کرے۔ اثنائے نماز عصر میں اگر آفتاب غروب ہو گیا تو نماز صحیح ہو گی۔

مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شفق کے غروب ہونے تک رہتا ہے۔ شفق اس سفیدی کا نام ہے جو جانب مغرب میں سرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً و شمالاً پھیلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ہر روز فجر اور مغرب کے وقت کی مقدار برابر ہوتی ہے۔ مغرب کی نماز میں ہمیشہ تعجیل مستحب ہے۔ بلا عذر اتنی تاخیر کہ ستارے چمکنے لگیں مکروہ تحریمی ہے۔ فریضہ مغرب پڑھتے ہوئے اگر نماز عشا کا وقت آجائے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

عشاء کا وقت غروب شفق کے بعد سے طلوع صبح صادق کے قبل تک ہے۔ مستحب یہ ہے کہ اول تہائی رات تک تاخیر کی جائے۔ بلا عذر نصف شب کے بعد عشا پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اثنائے عشا میں اگر صبح صادق ہو جائے تو نماز صحیح ہو گی۔

مسئلہ:- ابر کے دن عصر اور عشا کی نمازمیں تعجیل مستحب ہے اور باقی نمازوں میں تاخیر اولیٰ ہے۔

وتر کا وقت عشا کی نماز پڑھنے کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔

مسئلہ:- بعض شہروں میں سال کے چند دن ایسے آتے ہیں کہ وہاں عشا کا وقت نہیں آتا۔ یعنی شفق ڈوبنے کے قبل یا فوراً بعد صبح صادق طلوع ہو جاتی ہے۔ وہاں کے لوگوں پر ان ایام میں فرضیت عشا و وجوب وتر میں اختلاف ہے احتیاطاً بعد میں پڑھ لینا بہتر ہے (شامی)

عیدین کا وقت آفتاب کے بلند ہونے سے ضحوۃ الکبریٰ تک ہے۔ آفتاب کی بلندی سے مراد یہ ہے کہ آفتاب اتنا بلند ہو جائے کہ اس کی زردی جاتی رہے اور اس پر نظر قائم ہو سکے۔ جو طلوع سے تقریباً بیس منٹ بعد ہوتا ہے۔ مثلاً چھ بجے آفتاب بالکل نکل جائے تو چھ بجکر بیس منٹ سے عیدین و اشراق کا وقت شروع ہوتا ہے۔ اشراق کا وقت آفتاب میں گرمی آنے تک ہے۔ اس کے بعد ضحوۃ الکبریٰ تک صلوٰۃ الضحیٰ یا چاشت کا وقت ہے۔

فائدہ :- عیدین میں زوال یا ضحوۃ الکبریٰ سے مراد نصف النہار شرعی یعنی استوائے شمس کی ابتداء ہے۔
فائدہ :- نصف النہار دو قسم پر ہے۔ ایک نصف النہار شرعی دوسرا نصف النہار عرفی۔ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کے دو حصے کئے جائیں پہلے حصے کے آخر کو نصف النہار شرعی یا ضحوۃ الکبریٰ کہتے ہیں۔ اور طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کے دو حصے کئے جائیں تو پہلے حصے کا آخر نصف النہار عرفی کہلاتا ہے۔ ضحوۃ الکبریٰ سے زوال آفتاب تک استوائے شمس کا وقت ہے۔ اسکے درمیان نماز منع ہے۔
مسئلہ :- عید الفطر کی نماز میں تاخیر مستحب ہے اور عید الضحیٰ کی نماز میں تعجیل۔ اثنائے عیدین میں اگر ضحوۃ الکبریٰ کا وقت آگیا تو نماز فاسد ہوگئی۔
تہجد کا وقت عشا کی نماز کے بعد سے صبح صادق کے قبل تک ہے۔ جب کہ رات کو سو کر اٹھے، سونے سے قبل جو نماز نصف شب کے بعد پڑھیں وہ صلاۃ اللیل ہے۔ تہجد کی نماز کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت تک مسنون ہے۔
سحری میں تاخیر مستحب ہے۔ اس کا وقت صبح صادق کے قبل تک ہے۔ آخر چھٹے حصے میں مستحب ہے۔
افطار میں تعجیل مستحب ہے۔ ابر والے دن تاخیر اولیٰ ہے کہ غروب کا ظن غالب ہو جائے۔

اوقات ممنوعہ

بعض اوقات ایسے ہیں جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ یعنی آفتاب نکلنے، آفتاب ڈھلنے اور آفتاب ڈوبنے کے اوقات۔ ان تین اوقات میں کوئی نماز درست نہیں۔ نہ فرض، نہ واجب، نہ مستحب اور نہ قضا۔ اسی طرح سجدۂ سہو اور سجدۂ تلاوت بھی منع ہے۔ (البتہ اس دن کی عصر کی نماز غروب کے وقت بھی ادا کر سکتے ہیں۔ مگر تاخیر سے مکروہ ہوگی)۔
آفتاب نکلنے (طلوع آفتاب) سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ نہ ٹھہرنے لگے جسکا اندازہ طلوع سے بائیس تیئس منٹ ہے۔ آفتاب کے ڈھلنے سے مراد استوائے شمس کا وقت ہے جو ضحوۃ الکبریٰ سے شروع ہو کر عین زوال نصف النہار عرفی تک ہے جو سال میں مختلف ہوتا رہتا ہے۔ اور ڈوبنے (غروب آفتاب) سے مراد اصفرار شمس یعنی شام کو جب نگاہ اس پر ٹھہرے، اس وقت سے پورے غروب تک۔ اس کی مقدار ابتدائے غروب کے بیس منٹ قبل سے پورے غروب تک ہے۔

مسئلہ:۔ ان تینوں اوقات میں نماز قضاو نماز نفل شروع کی تو توڑنا واجب ہے۔ پھر غیر مکروہ وقت میں قضا کرے۔

مسئلہ:۔ ان اوقات میں آیت سجدہ پڑھی تو تاخیر سے سجدہ کرنا بہتر ہے۔ اگر اس وقت سجدہ کرے تو بھی جائز ہے۔ لیکن پہلے پڑھی تو ان اوقات میں سجدہ کرنا درست نہیں۔

مسئلہ:۔ خاص ان اوقات میں کسی نے نماز نذر مانی تو اس وقت نہ پڑھے۔ بعد میں وقت کامل میں ادا کرے

مسئلہ:۔ جمعہ کے دن بھی استوائے آفتاب سے زوال تک نماز ممنوع ہے۔

مسئلہ:۔ نماز جنازہ بھی ان اوقات میں ممنوع ہے۔ البتہ اگر انہی اوقات میں جنازہ آجائے تو پڑھنا درست ہے مگر تاخیر بہتر ہے۔ اگر اذان کے بعد جماعت کے وقت جنازہ آئے تو بعد فرض و سنت راتبہ جنازہ کی نماز پڑھی جائے (البحر الرائق)

اوقات مکروہہ

مندرجہ ذیل اوقات میں نوافل پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ پڑھے تو بکراہت ادا ہوگی۔ البتہ ان اوقات میں نماز جنازہ، قضائے فائتہ اور سجدۂ تلاوت بلا کراہت جائز ہے۔

(۱) طلوع فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک سوائے دو رکعت سنت فجر کے۔

مسئلہ:۔ اگر کوئی شخص طلوع فجر کے قبل سے نماز پڑھ رہا تھا کہ فجر ہوگئی تو پوری کرلے۔ مگر یہ دونوں رکعتیں سنت فجر کی قائم مقام نہیں ہوسکتی۔ بعد میں پڑھے۔ سنت فجر فاسد ہوگئی تو قبل فرض ادا کرے۔

(۲) فریضۂ فجر سے طلوع آفتاب تک۔

مسئلہ:۔ بلا سنت پڑھے فرض ادا کیا تو طلوع آفتاب تک باوجود وسعت کے سنت نہ پڑھے۔ البتہ بعد طلوع آفتاب بوقت چاشت پڑھ سکتے ہیں۔

(۳) نماز عصر کے بعد سے آفتاب زرد ہونے تک۔

مسئلہ:۔ وقت مستحب میں نفل شروع کرکے توڑ دیا تو بھی اس کی قضا بعد فریضۂ عصر، مغرب تک نہ پڑھے۔

(۴) جب فرض نماز کی اقامت کہی جائے تو سنن و نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔ البتہ اگر فجر کی سنت نہ پڑھی ہو اور فرض فجر کی جماعت ملنے کا ظن غالب ہو اگرچہ تشہد میں کیوں نہ ہو تو جماعت کی جگہ سے دور علیحدہ سنت پڑھ کر فرض میں شامل ہو جائے۔ اگر ایسا ظن غالب نہ ہو تو سنت نہ پڑھے فجر کی سنت کے علاوہ دوسری سنتیں بوقت اقامت نہ پڑھے۔ اگرچہ فرض کے ملنے کی امید ہے۔ اگر پڑھ رہا ہو تو دو رکعت پر سلام پھیر دے۔ تیسری میں ہو تو پوری کرلے۔

(۵) وقتیہ فرض کا وقت اتنا تنگ ہو کہ فرض کے سوا دوسری نماز سنت وغیرہ پڑھنے سے فرض کے قضا کا خوف ہو تو سنت نہ پڑھے۔

(۶) جس وقت سے کہ امام اپنی جگہ سے خطبۂ جمعہ کے لئے کھڑا ہو فریضۂ جمعہ تک سنت و نفل مکروہ ہے۔

(۷) عین خطبہ کے وقت خواہ پہلا خطبہ ہو یا دوسرا، جمعہ کا ہو یا عیدین کا، حج کا ہو یا کسوف و خسوف کا یا نکاح کا ہو، ہر نماز خواہ فرض ہو ادا ہو یا قضا، واجب ہو یا سنن اور نوافل ہوں یا جنازہ مکروہ ہے۔ (درمختار)۔

(۸) عید کی نماز کے پیشتر عیدگاہ میں ہو یا گھر میں نفل مکروہ ہے۔ بعد نماز عید فوراً عیدگاہ میں بھی مکروہ ہے۔

(۹) ہر اس چیز سے جس سے دل ہٹے اور دفع کرسکتا ہو تو اس کے ازالہ کے بغیر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ مثلاً پیشاب و پائخانہ کی ضرورت ہو یا ریاح کا غلبہ ہو یا بھوک ہو اور کھانا حاضر ہو۔ لیکن اس کے باوجود اگر پڑھ لے تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔

(۱۰) عرفات میں ظہر و عصر کی جماعت بوقت ظہر ایک ساتھ ہوتی ہے۔ اسی طرح مزدلفہ میں حجاج مغرب و عشا کی نماز بوقت عشا ایک ساتھ پڑھتے ہیں۔ دونوں جگہ جمع بین الصلوٰتین کرتے ہیں۔ ہر دو جمع کے درمیان سنت و نفل مکروہ ہے۔

ان دو جمع بین الصلوٰتین کے سوا دوسرے مواقع میں حقیقۃً و قصداً ظہر و عصر یا مغرب و عشا کو ایک ساتھ ادا کرنا کہ پہلی صورت میں دونوں کو ظہر کے وقت پڑھے یا دونوں کو عصر کے وقت پڑھے اور دوسری صورت میں دونوں مغرب کے وقت یا عشا کے وقت پڑھے، درست نہیں۔ البتہ بوقت ضرورت صورۃً جمع کرسکتے ہیں۔ مثلاً ظہر اپنے وقت پر آخر میں پڑھیں اور عصر کو اپنے وقت میں

اول وقت میں پڑھیں تو جائز ہے۔ اسی طرح ضرورۃً مغرب کو آخر وقت میں اور عشا کو اول وقت میں پڑھیں تو صحیح ہے۔ فی الحقیقۃ یہ جمع نہیں ہے۔

اذان:۔ فرائض پنجگانہ اور جمعہ کی جماعت کے لئے اذان سنت مؤکدہ ہے۔ ہر وقت کی اذان کا وقت وہی ہے جو اس فریضہ کا وقت ہے۔ مغرب کے سوا اور نمازوں میں اذان کے بعد جماعت کیلئے توقف کیا جائے کہ لوگ وضو کرکے سنتیں پڑھ لیں۔ نماز قضا کی جماعت کے لئے اگر پوری جماعت کی نماز قضا ہوگئی تو اذان دیجائے۔

مسئلہ:۔ قبل از وقت اگر اذان دیجائے تو اذان کا اعادہ کیا جائے۔ قبل از وقت اذان خواہ کلاً ہو یا بعضاً، صحیح نہیں ہے۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	قدرے تفصیل
۷	ق	قبلہ رو ایستادن	نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہونا	جو لوگ کعبہ شریف کے پاس ہوں کہ ان کو کعبہ نظر آتا ہو تو انھیں چاہئے کہ ٹھیک کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھیں۔ اور جو لوگ وہاں سے غائب ہیں، تو مشرق والوں کے لئے جیسے اہل پاک وہند، ان کا قبلہ بین المغربین ہے۔ یعنی جس جگہ آفتاب جاڑوں

میں ڈوبتا ہے اور جس جگہ گرمیوں میں غروب ہوتا ہے ان دونوں کے درمیان جتنی جگہ ہے سب کی سب قبلہ ہے۔ اور جو کعبہ کے مغرب میں رہتے ہیں ان کے لئے سب سمت مشرق قبلہ ہے۔ اور جو سمت شمال میں ہیں ان کے لئے سب سمت جنوب اور جنوب والوں کے لئے سب سمت شمال قبلہ ہے۔

مسئلہ:۔ اگر اندھیری رات ہو یا آدمی جنگل میں ہو اور سمت قبلہ معلوم نہ ہو، کوئی بتانے والا بھی نہ ہو تو مصلی سوچکر تحری کے بعد جدھر دل زیادہ گواہی دے کہ قبلہ ہے اُدھر نماز پڑھے۔ بلا تحری اگر چہ صحیح پڑھے، درست نہیں۔

مسئلہ:۔ تحری کے بعد نماز شروع کی۔ اثنائے نماز میں اگر معلوم ہوجائے کہ قبلہ دوسری طرف ہے تو نماز ہی میں اُس طرف پھر جائے۔ نماز کا اعادہ نہ کرے۔

مسئلہ:۔ دشمن یا شیر وغیرہ کا خوف ہو تو بھی جدھر قادر ہو نماز ادا کرے۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	قدرے تفصیل
۸	ت	تکبیر تحریمہ	تکبیر، یعنی مثلاً اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرنا	کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے لئے شرط ہے کہ سیدھے کھڑے ہو کر تکبیر کہے۔ بعض لوگ جب بحالت رکوع امام نماز میں شامل ہوتے ہیں جھک کر تکبیر کہتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ بلکہ اگر اتنا جھکے اور تکبیر کہے کہ رکوع کے قریب ہو جائے تو نماز نہیں ہوتی۔

سیدھا کھڑا ہو کر تکبیر کہے پھر جھک کر امام کے ساتھ شریک ہو جائے۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	قدرے تفصیل
۹	ق	قیام	نماز میں کھڑا ہونا۔	کھڑے ہونے پر قدرت رکھنے والے کے لئے کھڑے ہو کر فرض ادا کرنا فرض ہے۔ اس طرح کہ ہاتھ سیدھا رکھے تو زانو تک نہ پہنچے۔ دونوں قدم زمین پر برابر رکھے اور دونوں میں چار

انگشت کا فاصلہ ہو۔ اگر کھڑے ہونے پر قادر نہ ہو تو بیٹھکر پڑھے۔ لیکن کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہو تو اتنی دیر کھڑا ہو۔ پھر بیٹھکر پڑھے۔

مسئلہ :۔ نوافل اور سنن کا قدرت کے باوجود بیٹھکر پڑھنا جائز ہے مگر ثواب آدھا ہوتا ہے۔

مسئلہ :۔ اگر بیٹھکر فرض ادا کرنے کی قدرت نہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھے۔ رکوع اور سجود گردن کے اشارے سے کرے۔ اور سجدہ کے اشارہ میں گردن بہ نسبت رکوع کے زیادہ جھکائے۔ اور لیٹنے کی دو صورتیں لکھی ہیں۔ ایک یہ ہے کہ چت لیٹے اور پاؤں قبلہ کی طرف کرے۔ دوسری یہ کہ کروٹ لیٹے اور قطب شمال کی طرف سر کرے اور منہ قبلہ کی طرف کرے۔ یا دکھن کی طرف سر کرے اور منہ قبلہ کی طرف کرے۔ اور قطب کی طرف سر کرنا افضل ہے۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	قدرے تفصیل
۱۰	ق	قراءت	نماز میں قرآن پڑھنا۔	بقدر ایک آیت پڑھنا جو کم از کم دو کلمہ ہو امام اعظم رح کے نزدیک نماز میں فرض ہے۔ اور امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح کے نزدیک ایک آیت دراز

یا تین آیتیں کوتاہ کا پڑھنا فرض ہے۔البحرالرائق میں اسی کو راجح لکھا ہے۔

مسئلہ:۔ مقتدی پر قرارت فرض نہیں بلکہ منع ہے۔ اور امام اور اکیلے پر فرض کی دو رکعتوں میں اور سنت، نفل اور وتر کی سب رکعتوں میں قرارت فرض ہے۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	قدرے تفصیل
۱۱	ر	رکوع	نماز میں رکوع کرنا۔	کھڑے ہو کر رکوع کرنے میں اتنا جھکے کہ دونوں ہاتھ زانو تک پہنچے۔ اور بیٹھکر نماز پڑھنے والا اس طرح رکوع کرے کہ اس کا سر گھٹنوں کے مقابل پہنچ جائے۔

مسئلہ:۔ جو کبڑا ہو کہ کھڑا ہونا اس کا بحد رکوع ہوتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ رکوع کیلئے سر جھکائے۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	قدرے تفصیل
۱۲	س	سجدہ	نماز میں سجدہ کرنا۔	پیشانی اور دونوں پاؤں سجدہ میں زمین پر رکھنا فرض ہے اور ناک اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنوں کا رکھنا سنت وبقول بعض واجب ہے۔

مسئلہ:۔ اگر سجدہ میں سب انگلیوں کو کھڑا نہ رکھے، پاؤں کی پیٹھ زمین سے لگا دے تو نماز جائز نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ دونوں پاؤں میں سے ایک انگلی کھڑی روبقبلہ رہے۔ اگر مقدار تین تسبیح سب انگلیاں زمین سے بلند رہیں تو نماز فاسد ہے۔

مسئلہ:۔ زمین پر یا جو اس کے حکم میں ہو، اس پر سجدہ جائز ہے۔ بشرطیکہ پیشانی اس جگہ قرار پائے۔

مسئلہ:۔ اگر محل سجدہ نصف ہاتھ یعنی بارہ [۱۲] انگل بلند ہو تو سجدہ صحیح ہے۔ زیادہ بلند ہو تو سجدہ صحیح نہیں ہے۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	قدرے تفصیل
۱۳	ق	قعدہ اخیرہ	آخری رکعت میں بیٹھنا۔	آخر نماز میں خواہ دو رکعت کی ہو یا زیادہ کی، بقدر التحیات پڑھنے کے بیٹھنا فرض ہے۔ جملہ فرائض داخل نماز بیداری میں ادا کئے جائیں۔ جو رکن نیند میں ادا کیا جائے اس رکن کا اعتبار نہیں ہے۔

واجبات نماز

چو واجب ندانی شوی در خطر
فَضِمتٍ تَقتٍ لَقتٍ جَسَر

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	مسائل
۱	ف	فاتحہ	نماز میں سورۂ فاتحہ (الحمد للہ) پڑھنا۔	الحمد پڑھنا فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و سنت اور وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے۔ اس کے ترک سے سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ بلکہ اس کی ایک آیت بھی اگر چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو لازم ہے۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	مسائل
۲	ض	ضم سورہ	الحمد کے ساتھ سورہ ملانا۔	بعد الحمد کے ایک یا دو بڑی آیت بقدر چھوٹی تین آیتوں کے جس میں کم از کم تیس حروف ہوں یا اس مقدار کی چھوٹی تین آیتیں پڑھنا فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور سنن و نوافل اور وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے۔ اور فرض کی پچھلی دو رکعتوں میں الحمد للہ کے ساتھ سورہ نہ ملائے۔ اور

نمبر	حرف	مشار الیہ	تشریح	قدرے تفصیل
۱۳	ق	قعدہ اخیرہ	آخری رکعت میں بیٹھنا۔	آخر نماز میں خواہ دو رکعت کی ہو یا زیادہ کی، بقدر التحیات پڑھنے کے بیٹھنا فرض ہے۔ جملہ فرائض داخل نماز بیداری میں ادا کئے جائیں۔ جو رکن نیند میں ادا کیا جائے اس رکن کا اعتبار نہیں ہے۔

واجبات نماز

چو واجب ندانی شوی در خطر
فَضِہتٍ تَقَتٍّ لَقَتٍّ جَسَرٌ

نمبر	حرف	مشار الیہ	تشریح	مسائل
۱	ف	فاتحہ	نماز میں سورۂ فاتحہ (الحمد للہ) پڑھنا۔	الحمد پڑھنا فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل وسنت اور وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے۔ اس کے ترک سے سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ بلکہ اس کی ایک آیت بھی اگر چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو لازم ہے۔

نمبر	حرف	مشار الیہ	تشریح	مسائل
۲	ض	ضم سورہ	الحمد کے ساتھ سورہ ملانا۔	بعد الحمد کے ایک یا دو بڑی آیت بقدر چھوٹی تین آیتوں کے جس میں کم از کم تیس حروف ہوں یا اس مقدار کی چھوٹی تین آیتیں پڑھنا فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور سنن و نوافل اور وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے۔ اور فرض کی پچھلی دو رکعتوں میں الحمد للہ کے ساتھ سورہ نہ ملائے۔ اور

اگر پڑھ لے تو مضائقہ نہیں ۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	مسائل
۳	ت	تعیین الاولیین للقراءۃ	پہلی دو رکعتیں فرض کی قرارت کے واسطے مقرر کرنا	چار رکعت کے فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت پڑھی جائے یعنی الحمد اور ضم سورہ کیا جائے ۔ اگر بھول کر فرض کی پہلی دونوں رکعتوں میں الحمد اور سورت کچھ نہیں پڑھی تو پچھلی دو رکعتوں میں پڑھ لے اور سجدۂ سہو کرلے ۔ اسی طرح اگر ایک پہلی رکعت میں الحمد اور سورہ بھول گیا تو پچھلی ایک رکعت میں پڑھ لے

اور سجدۂ سہو کرلے ۔

مسئلہ :- فاتحہ کو سورہ پر مقدم کرنا واجب ہے ۔ اگر ایک کلمہ بھی سورہ سے قبل فاتحہ پڑھے تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	مسائل
۴	ت	تعدیل ارکان	رکوع و سجود میں اعضاء کا بقدر ایک بار سبحان اللہ کہنے کے ٹھہرانا۔	یہ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک فرض ہے۔ علامہ عینی نے اسی کو مختار لکھا ۔ امام طحاویؒ نے امام اعظمؒ سے بھی فرضیت نقل کی ہے۔ بہر حال یہ نہایت اہم امر ہے۔ امام ابن ہمامؒ ترک کی صورت میں وجوب اعادہ کے قائل ہیں ۔ **مسئلہ** :- قومہ (یعنی رکوع کے بعد کھڑا ہونا) اور جلسہ یعنی سجدے کے بعد بیٹھنا بھی مطابق قول مفتی بہ واجب

ہے قصداً ترک ہو تو نماز واجب الاعادہ ہے۔ سہواً ہو تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	مسائل
۵	ق	قعدہ اولیٰ	نماز میں قعدۂ اخیرہ سے پہلے بیٹھنا	صحیح یہ ہے کہ فرض اور نفل دونوں میں قعدۂ اولیٰ واجب ہے ۔ اگر سہواً ترک کرے تو سجدۂ سہو لازم ہوگا۔

فائدہ :- قعدۂ اخیرہ سے پہلے جتنے قعدہ ہوں ، سب قعدۂ اولیٰ ہیں - اور نفل میں چار رکعت سے زیادہ بیک سلام پڑھنا جائز ہے - مثلاً آٹھ رکعت کی نیت کی تو نماز میں وہ چار بار بیٹھے گا - چوتھا قعدہ فرض ہے اور تین پہلے قعدہ واجب - اسی طرح مسبوق کو جس کی امام کے ساتھ رکعتیں چھوٹ گئیں ، کئی قعدوں کی نوبت پہنچتی ہے تو ان میں سوائے پچھلے قعدہ کے سب واجب ہیں -

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	مسائل
۶	ت	تشہد	قعدۂ اولیٰ اور قعدۂ اخیرہ سب میں تشہد پڑھنا۔	اگر تشہد سے ایک کلمہ بھی متروک ہو تو سجدۂ سہو لازم ہے۔ (بحر) چار رکعت کے فرض یا سنت مؤکدہ یا وتر کے قعدۂ اولیٰ میں اگر تشہد مکرر پڑھے یا اس سے اٹھنے میں بقدر رکن توقف ہو یا اللّٰھم صلّ علیٰ محمد پڑھے تو سجدہ سہو واجب ہے۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	مسائل
۷	ل	آخر نماز میں لفظ سلام۔	نماز سے نکلنے کے لئے لفظ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا	اکیلا سلام کے وقت نیت کرے کہ داہنے بائیں فرشتوں کو سلام کرتا ہوں - اور امام ہر طرف میں اُدھر کے فرشتوں کی اور مقتدیوں کی ، اور مقتدی ہر طرف میں اُدھر کے فرشتوں کی اور اپنے ساتھ کے مقتدیوں اور امام کی جس طرف ہو نیت کرے - اور جو مقتدی ٹھیک امام کے پیچھے ہو وہ دونوں سلاموں میں امام کی نیت کرے -

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	مسائل
۸	ق	قنوت	وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔	دعائے قنوت مسنون اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ آخر تک اگر یاد نہ ہو تو کوئی اور دعا مثل رَبَّنَآ اٰتِنَا الخ یا رَبِّ اغْفِرْلِیْ

وغیرہ پڑھے تو بھی واجب ادا ہو جاتا ہے۔ بعد تکبیر قل ہو اللہ پڑھنے سے واجب ادا نہ ہوگا۔
مسئلہ:۔ اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے تو سجدۂ سہو کرے۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	مسائل
۹	ت	تکبیرات عیدین	چھ چھ تکبیریں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں کہنا۔	نماز عید کی نیت باندھ کے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ الخ ثنا پڑھ کر تین تکبیریں کہے۔ اور ہر تکبیر میں ہاتھ کانوں تک اٹھائے درمیان دو تکبیروں کے ہاتھ نہ باندھے۔ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کے اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر قرارت شروع کرے۔ دوسری رکعت کی قرارت سے جب فارغ

ہو تو پھر تین تکبیریں کہے اور ہر بار ہاتھ اٹھائے۔ تکبیروں کے درمیان ہاتھ نہ باندھے۔ تیسری تکبیر کے بعد اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے۔
مسئلہ:۔ ہر تکبیر کے درمیان میں بقدر تین بار سبحان اللہ کہنے کے توقف چاہئے۔
مسئلہ:۔ اگر تکبیریں چھوٹ جائیں یا زیادہ ہو یا نقصان ہو یا بے محل ادا ہو تو سجدۂ سہو لازم ہونا چاہئے۔ مگر جماعت بڑی ہو اور تشویش کا خوف ہو تو عیدین و جمعہ میں سجدۂ سہو نہ کرے۔ نہ دہرائے نماز ہو گئی۔ (درمختار)

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	مسائل
۱۰	ج	جہر	نماز میں قرارت کا زور سے پڑھنا۔	مغرب، عشا، فجر، جمعہ اور عیدین میں امام کو بلند آواز سے قرارت پڑھنا واجب ہے۔ البتہ اکیلے کو مغرب، عشا اور فجر میں آواز سے پڑھنا مستحب ہے۔ مگر بہت آواز بلند نہ کرے۔ آہستہ بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ:۔ ایک شخص اکیلا نماز چپکے سے پڑھ رہا تھا۔ تھوڑی سی الحمد پڑھی کہ ایک اور شخص نے اس کی اقتدا کر لی تو پھر باقی قرارت زور سے پڑھے۔ بہتر یہ ہے کہ الحمد زور سے

دہرادے۔ (بحر)۔ الحمد پڑھ چکا ہے تو اب سورہ زور سے پڑھے۔
مسئلہ:۔ آواز سے پڑھنا مناسب حال مقتدیوں کے ہونا چاہئے۔ اگر بڑی جماعت ہو تو آواز زیادہ بلند کرے۔ مگر جہر مفرط نہیں۔ اور جماعت کم ہو تو زیادہ بلند آواز کرنا بُرا ہے
مسئلہ:۔ رات کو نفلوں میں اختیار ہے۔ چاہے زور سے پڑھے یا آہستہ۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	مسائل
۱۱	س	سِتر	نماز میں قرارت کا آہستہ پڑھنا	ظہر اور عصر کی نمازیں اور دن کی نفلوں میں آہستہ قرآن پڑھنا واجب ہے۔ اور اسی طرح اگر فجر یا مغرب یا عشا کی نماز اکیلا پڑھے تو اختیار ہے اور اگر تینوں جماعت سے پڑھے تو امام کو زور سے

پڑھنا واجب ہے۔
مسئلہ:۔ جہری نمازوں میں اگر امام مقدار ما یجوز بہ الصلوٰۃ آہستہ پڑھے یا سِرّی نمازوں میں اتنا زور سے پڑھے تو بنا بر قول اصح سجدۂ سہو واجب ہے۔ متقدمین کے نزدیک ہر دو صورت میں قلیل ہو یا کثیر ہو، سجدۂ سہو واجب ہے۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	مسائل
۱۲	س	رعایتِ ترتیب فیما یتکرر	سجدوں میں لحاظ ترتیب رکھنا کیونکہ یہ ہر رکعت میں مکرر آتے ہیں۔	اگر ایک رکعت میں ایک سجدہ کیا، دوسرا سجدہ کرنا بھول گیا۔ تو نماز میں جب یاد آئے دوسرا سجدہ کرلے اور سجدۂ سہو کرے یہ کہ پہلے سجدہ سے دوسرا سجدہ ملا ہو اس کو مراعات ترتیب بین السجدتین کہتے ہیں۔ تو جب سہواً ترتیب کے خلاف ہو تو سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ لیکن بالکل ایک سجدہ بھول گیا اور سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوگیا تو نماز نہیں ہوئی۔ دہرانا ہوگا کیونکہ

ہر رکعت میں دو سجدہ فرض ہے۔
فائدہ:۔ مقتدی پر امام کی متابعت واجب ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کیا وہ شخص جو امام سے پہلے سر اٹھائے، نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سا کر دے۔ (رواہ البخاری ومسلم)۔

سنن نماز

چو سنت بدانی شوی مقتدا
رَوَثٍ تَبَتٍ تَثَتٍ دَدَا

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	مسائل
۱	ر	رفع یدین	دونوں ہاتھوں کا بوقت تحریمہ اٹھانا۔	چاہئے کہ ہاتھ اٹھاتے وقت دونوں ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور انگلیاں جیسی خود رہتی ہیں ویسی رہیں۔ نہ ان کو کشادہ کرے نہ ملائے۔ اور مرد یہاں تک ہاتھ اٹھائے کہ انگوٹھوں سے کانوں کی لو چھوئے۔ اور عورت یہاں تک اٹھائے کہ سر اس کی انگلیوں کے کندھوں کے مقابل ہو جائیں۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	مسائل
۲	و	وضع یدین	تکبیر تحریمہ کے بعد نماز کے قیام میں ہاتھ باندھنا	مرد دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھے کہ داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر ہو۔ چھنگلیا اور سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے سے بائیں ہاتھ کا گٹا پکڑلیں۔ اور تین انگلیاں سیدھے ہاتھ کی بائیں ہاتھ پر رہیں۔ اور سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت کف پر رہے۔ اور عورت اسی طرح سینے کے نیچے ہاتھ باندھے۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	مسائل
۳	ث	ثنا	بعد تکبیر تحریمہ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ الخ پڑھنا	مقتدی، امام اور اکیلا نمازی تینوں ثنا پڑھیں۔ لیکن جہری نمازوں میں مقتدی امام کے شامل ہو اور امام نے قرارت شروع کردی تو مقتدی تکبیر کہکر شامل ہوجائے اور ثنا نہ پڑھے۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	مسائل
۴	ت	تعوذ	ثنا کے بعد اعوذ باللہ الخ پڑھنا۔	امام اور منفرد کو پہلی رکعت میں ثنا کے بعد بسم اللہ کے قبل تعوذ یعنی اعوذ باللہ الخ تک پڑھنا سنت ہے۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	مسائل
۵	ب	بسملہ	قرارت کے قبل بسم اللہ الخ پڑھنا	امام اور منفرد کو ہر رکعت میں الحمد سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا سنت ہے۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	مسائل
۶	ت	تکبیرات انتقالیہ	نماز کے اندر اٹھنے بیٹھنے میں تکبیر کہنا	امام کو یہ تکبیر جہر سے کہنا چاہیئے۔ اور مقتدی اور منفرد آہستہ کہے۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	مسائل
۷	ت	تسبیحات رکوع و سجود	رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کہنا	کم ازکم تسبیح تین بار کہے۔ زیادہ کہے تو تعداد طاق کہے۔ مگر امام کو پانچ بار سے زیادہ نہیں کہنا چاہیئے۔ تاکہ مقتدی نہ گھبرا جائیں۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	مسائل
۸	س	سمع اللہ لمن حمدہٗ کہنا	رکوع سے سر اٹھاتے پر سمع اللہ لمن حمدہ کہنا	امام رکوع سے سر اٹھاتے وقت صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے۔ مقتدی ربّنا لک الحمد کہے۔ اور منفرد دونوں کہے بعض علماء امام کو سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد ربّنا لک الحمد بھی کہنے کہتے ہیں۔
۹	ت	توقف در حالت بلند سر از رکوع و سجود	رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قومہ میں اور سجدے سے سر اٹھانے کے بعد جلسہ میں توقف کرنا	شرح وقایہ میں قومہ اور جلسہ میں بقدر تسبیح ٹھہرنے کو واجب لکھا ہے۔ اور یہ تو ضروری ہے کہ ہر عضو اس وقت اپنی اپنی جگہ اطمینان حاصل کرلے۔ جلسہ میں ربّ اغفرلی کہنا حدیث میں وارد ہے۔
۱۰	د	درود	بعد التحیات درود پڑھنا۔	یہ سب کے نزدیک سنت ہے۔ مگر امام شافعی رح اس کی فرضیت کے قائل ہیں۔ درود ابراہیمی کا پڑھنا جو متعارف ہے افضل ہے۔
۱۱	د	دعا	بعد درود آخر نماز میں دعا پڑھنا۔	جو دعائیں قرآن شریف میں ہیں جیسے ربّنا اٰتنا الخ۔ یا جو حدیث میں مثلاً اللّٰھم انی اعوذبک الخ وغیرہ پڑھے۔ اور دعا بھی پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ کلام الناس کے مشابہ نہ ہو۔

نمبر	حرف	مشارالیہ	تشریح	مسائل
۱۲	ا	آمین کہنا	ولاالضالین کے بعد آہستہ آمین کہنا	امام اور اکیلا نیز مقتدی جب ولاالضالین سُنے تو سب آہستہ آمین کہیں ۔

فائدہ :- مردوں کو قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور داہنا پاؤں کھڑا رکھنا اس طرح کہ انگلیاں قبلہ رو ہوں ، اور عورتوں کو اس طرح بیٹھنا کہ دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال کے بائیں سرین پر بیٹھیں سنت ہے ۔

مستحبات نماز

نمبر	نام و تفصیل
۱	حفظ نظر، یعنی نماز میں نظر کا نگاہ رکھنا کہ بوقت قیام سجدہ کی طرف نظر ہو اور رکوع میں قدموں پر اور سجدہ میں ناک کی پھنگ پر اور قعود میں اپنی گود پر اور داہنے سلام میں داہنے کندھے پر اور بائیں سلام میں بائیں کندھے پر نگاہ ہو ۔
۲	اخراج الکفین عند التحریمۃ ، یعنی مرد کو چاہیئے کہ اگر اس کے ہاتھ آستینوں یا چادر میں چھپے ہوں تو بوقت تحریمہ نکالے ۔ عورت نہ نکالے ۔ اگر سردی کے خوف سے مرد نہ نکالے تو مضائقہ نہیں ۔
۳	ترتیل یعنی قرآن مجید کو نماز میں ٹھہر ٹھہر کر سنبھال کے اچھی آواز سے پڑھنا ۔ بشرطیکہ حسنِ صوت میں قواعد تجوید کے خلاف نہ ہو ۔ کیونکہ تجوید سے پڑھنا یعنی ہر حرف کو اپنے مخرج سے صفات لازمہ کے ساتھ ادا کرنا فرض ہے ۔ اس کے خلاف سے کبھی نماز فاسد ہو جاتی ہے ۔

تجوید کی کتاب کے ذریعہ کسی صحیح خواں قاری سے مشق کیا جائے۔

ہر مصلی پر لازم ہے کہ الحمد اور سورت یا جو قرآن نماز میں پڑھے صحیح یاد کرلے۔ اور حرفوں کو موافق قاعدہ متقدمین قرار عرب ادا کرے۔ مثلاً مشتبہ الصوت حروف س ص ث، ت ط، ا ع، ح ہ، ز ذ ظ ض میں فرق سیکھنا ضروری ہے۔ چنانچہ نہایت آسان فرق لکھا جاتا ہے تاکہ ہر شخص سمجھ سکے۔

ا، ع میں فرق یہ ہے کہ عَ اندر حلق سے نکلتا ہے اور آ اس کے ورے سے۔ ایسا ہی حَ اور ہَ میں، کہ ح اندر حلق سے نکلتی ہے اور ہَ اس کے ورے سے۔ اور تَ، طَ میں یہ کہ طَ پُر پڑھی جاتی ہے اور تَ پُر نہیں پڑھی جاتی۔ اور فرق زَ، ذَ، ظَ، ضَ میں یہ ہے کہ زَ زبان دبا کر پڑھی جاتی ہے کہ سیٹی کی سی آواز نکلے۔ اور ذَ آہستہ کہ سیٹی نہ نکلے۔ اور ظَ پُر پڑھی جاتی ہے۔ اور ضَ زبان کے بائیں کنارے کو بائیں طرف کی ڈاڑھوں سے لگا کر پڑھے۔ مفتی عنایت احمد رح لکھتے ہیں کہ اکثر لوگ ضَ کو بصورت دال پُر کے پڑھتے ہیں غلط ہے۔ ضَ دال سے مشتبہ الصوت نہیں ہے بلکہ ظَ سے ہے[1]۔ انتہیٰ۔ اور فرق ثَ، سَ، صَ میں یہ ہے کہ ثَ آہستہ پڑھی جاتی ہے بے سیٹی کے۔ اور سَ زبان دبا کر جس میں سیٹی کی سی آواز نکلے۔ اور صَ پُر۔

۴ سر کا رکوع میں پیٹھ سے اور سرین سے برابر رکھنا۔ یعنی نہ سر کو پیٹھ سے اور سرین سے اونچا کرے اور نہ نیچا۔

۵ سجدہ کے وقت پہلے گھٹنے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی کا رکھنا اور اٹھتے وقت بالعکس یعنی پہلے پیشانی اٹھائے پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے۔

۶ سجدہ میں دونوں ہاتھ اس طرح رکھے کہ انگوٹھے مقابل دونوں کانوں کے رہیں اور کانوں کے پاس رکھے یہاں تک کہ کانوں پر سے اگر کوئی چیز گرے تو انگوٹھوں پر گرے۔

[1] لیکن ضاد کو صرف ظا سے بذریعہ اختلاط تو نہ، صحیح پڑھنے کی کوشش واجب ہے ۱۲

نمبر	نام و تفصیل
۷	سجدہ میں دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھنا۔
۸	بوقت تکبیر تحریمہ اور قعدہ ہاتھ کی انگلیوں کو اپنے حال پر رکھنا۔ یعنی نہ بالقصد انہیں کھولے اور نہ ملائے۔
۹	رکوع میں ہاتھ کی انگلیوں کو کشادہ قبلہ رو رکھنا۔
۱۰	سجدہ میں ہاتھ کی انگلیوں کو خوب ملا لینا اور قبلہ رو رکھنا۔
۱۱	قیام میں دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل فرق رکھنا۔
۱۲	قعدہ میں دونوں ہاتھوں کا رانوں پر اس طرح رکھنا کہ سر انگلیوں کے گھٹنوں کے مقابل ہیں
۱۳	سلام کے وقت دائیں بائیں منہ پھیرنا۔
۱۴	سجدہ اور رکوع میں بغلوں کا مردوں کے لئے کھلا رکھنا۔
۱۵	سجدہ میں مردوں کا پیٹ کو رانوں سے علیحدہ رکھنا۔
۱۶	عورتوں کو سجدے میں بغلوں کو پیٹ سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں کو زمین سے لگا کر رکھنا۔

مفسدات نماز

نمبر	نام مع قدرے تشریح و تفصیل
۱	کلام، یعنی نماز میں زبان سے کچھ بات نکالنا۔ اگرچہ ایک لفظ ہو یا ایک حرف بامعنی۔ اگر بھولے سے بھی نماز میں کچھ کلام نکل جائے تو بھی نماز فاسد ہوتی ہے۔ البتہ بے معنی حرف یا صوت مجرد سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔
۲	سلام، یعنی کسی کو حالت نماز میں سلام کرنا۔ لیکن سہو سے جو سلام پھیر دے اور ہنوز نماز پوری نہیں ہوئی۔ مثلاً چار رکعت والی نماز کے قعدۂ اولیٰ میں سلام پھیر دے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ نماز پوری کرے۔ مگر کسی آدمی کو اگر السلام علیک سہوًا بھی کرے گا تو نماز فاسد ہو گی۔
۳	ردِ سلام، یعنی نماز میں وعلیکم السلام سہوًا کہے یا عمدًا نماز فاسد ہو جائے گی۔
۴	تنحنح یعنی نماز میں بے عذر کھانسنا یا کھکارنا۔ اگر کھانسنے یا کھکارنے میں حرف نکلے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ مگر عذر ہو مثلاً بے اختیار کھانسی آجائے یا امام کو خطا پر متنبہ کرنے کیلئے کھانسے یا بلغم جمع ہو گیا ہو اور بلا کھانسے قرارت نہیں کر سکتا تو کھانسنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی اگرچہ حرف نکلے۔ (عینی، کنز، ہدایہ)
۵	دعاء بما یشبہ کلام الناس، یعنی ایسی دعا کرنا جو آپس کی بات چیت کے مشابہ ہو۔ نماز میں وہ دعائیں پڑھنا چاہئیں جو قرآن مجید میں یا حدیث میں آئی ہیں۔ اور جو دعائیں ماثور نہیں ہیں ان کے لئے ضابطہ یہی ہے کہ اگر نماز میں ایسی چیز مانگے جو اللہ کے سوا اور کسی سے

نمبر	نام مع قدرے تشریح وتفصیل
	نہیں مانگ سکتا۔ جیسے دعائے مغفرت یا جنت کی طلب اور دوزخ سے نجات کی دعا، تو نماز نہیں فاسد ہوگی۔ اور جو ایسی چیز نماز میں مانگے کہ لوگوں سے مانگ سکتا ہے۔ جیسے کہے یا اللہ مجھ کو گوشت، روٹی، بھات، مچھلی دے یا فلانی عورت سے میرا نکاح ہو جائے، تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
۶	تأفیف، یعنی نماز میں اُف اُف کرنا مفسد نماز ہے۔
۷	تأوّہ، یعنی نماز میں آہ کرنا مفسد نماز ہے۔
۸	بکا بصوت، یعنی چلا کر آواز سے بسبب درد یا مصیبت کے رونا۔ لیکن اگر قرات سن کر اللہ کی یاد میں روئے یا جنت کے شوق یا نار کے ڈر سے چلا کر روئے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔
۹	تشمیت، یعنی نماز میں چھینکنے والے کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے تو نماز فاسد ہوگی۔ مگر خود چھینکنے والا نمازی الحمد للہ کہے تو نماز نہیں فاسد ہوگی۔ ہدایہ
۱۰	اپنے امام کے سوا کسی کو قرات میں بحالت نماز لقمہ دینا مفسد صلوٰہ ہے۔ اور اگر مقتدی خود اپنے امام کو نماز میں بتا دے تو اس سے امام و مقتدی میں سے کسی کی نماز فاسد نہیں ہوتی خواہ امام لقمہ لے یا نہ لے۔ اور امام نے بقدر ما یجوز بہ الصلوٰۃ قرات پڑھی ہو یا نہیں۔ اور اگر کوئی نمازی دوسرے نمازی کو جو اس سے الگ نماز پڑھتا ہو نماز کی قرات میں لقمہ دے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اور دوسرا نمازی اس کے بتانے کو لیلے تو اس کی بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کوئی شخص خارج نماز سے کسی نمازی کو کچھ بتا دے اور وہ قبول کرے تو اس کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

نمبر	نام و تفصیل
۱۱	خبر نیک کے جواب میں نماز میں الحمد للہ کہنا۔
۱۲	نماز میں خبر بد سنکر اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا۔
۱۳	خبر تعجب کے جواب میں سبحان اللہ کہنا۔
۱۴	کلام اللہ دیکھ کر نماز میں قرارت پڑھنا۔ لیکن کوئی تحریر سامنے ہو، دیکھ کر مضمون سمجھ لے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔
۱۵	نماز میں ہنسنا۔ اگر ایسا ہنسے کہ پاس والا آدمی سن لے اور اس کو قہقہہ کہتے ہیں تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اور رکوع وسجود والی نماز کا وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اور جو خود سنے پاس والا نہ سنے تو اسے ضحک کہتے ہیں۔ اس سے نماز فاسد ہوتی ہے، وضو نہیں جاتا۔ اور جو نماز میں مسکرائے اور آواز نہ خود سنے نہ دوسرا جس کو تبسم کہتے ہیں۔ اس سے نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ وضو جاتا ہے۔
۱۶	نماز میں کچھ کھانا پینا، اگر بھول سے کھالے یا پی لے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ مگر جو چیز دانتوں کے اندر ہو اور اس کو نگل جائے، وہ مقدار چنے سے کم ہو تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔
۱۷	عمل کثیر، یعنی نماز میں ایسا کام کرنا جس سے دور کا آدمی دیکھکر سمجھے کہ یہ نماز میں نہیں ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔
۱۸	نماز میں قصدًا و عمدًا قرآن غلط پڑھنا۔ اگرچہ ایک حرف ہو مفسد صلوٰۃ ہے۔ لیکن اگر سہوًا غلطی ہو جائے جس کو زلۃ القاری کہتے ہیں اس میں مختصر تفصیل یہ ہے کہ اگر اعراب یعنی زبر، زیر، پیش، جزم اور تشدید میں غلطی ہو تو مفسد نماز نہیں۔ علی رأی المتاخرین۔ اسی طرح

نمبر	نام وتفصیل
	وقف وابتداء میں غلطی ہو تو مفسد نماز نہیں۔ اسی طرح اگر مشتبہ **الصوت** حرفوں میں مثلاً س ص، ت ط، ا ع، ح ہ، ز ذ ظ ض میں مشتبہ حرف سے بدل جائے تو متاخرین کے نزدیک مفسد نماز نہیں (عالمگیری)۔ دوسری صورتوں میں اگر معنی میں بتغیر فاحش تبدیلی ہو تو مفسد ہے۔ ورنہ بقول امام ابو حنیفہؒ وامام محمدؒ مفسد نماز نہیں۔ باقی تفصیل فقہ کی بڑی کتابوں میں ملے گی۔
	مسئلہ:۔ مضمرات میں ہے کہ غلطی سے نماز کے اندر قرآن پڑھنے میں غلطی فاحش کی پھر اس کو صحیح کرکے دہرالیا تو نماز صحیح ہوئی (طحطاوی)۔

مکروہات نماز

نمبر	نام وتفصیل
۱	سدل ثوب، یعنی نماز میں غیر معتاد طور پر کپڑا لٹکانا۔ مثلاً نماز میں چادر، رومال، دوپٹہ یا آنچل سر پر ڈال لے اور اس کو دستور کے مطابق دونوں طرف نہ سمیٹے۔ یا قبا یا عبا کو اوڑھ لے آستین اس کی نہ پہنے تو نماز مکروہ ہوگی۔ اسی طرح ایک چادر یا کپڑے میں سارے بدن کو لپیٹ لے کہ دونوں ہاتھ کھلے نہ رہیں مکروہ ہے۔ درمختار میں سدل ثوب کو مکروہ تحریمی لکھا ہے۔
۲	کف ثوب، یعنی نماز میں کپڑے کو سمیٹنا۔ بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ رکوع سے اٹھتے ہوئے کرتے کا دامن یا پائجامہ اٹھا لیتے ہیں۔ یہ مکروہ ہے۔
۳	عبث، یعنی نمازی کو اپنے کپڑے یا بدن سے کھیلنا۔ یہ بھی مکروہ تحریمی ہے (درمختار) لیکن عبث میں اتنی حرکت ہو کہ عمل کثیر ہو جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
۴	ایسے کپڑے پہنکر نماز پڑھنا جس کو گھر میں اور اپنی محنت ومزدوری کے وقت پہنے رہتا ہو اور دوست احباب سے ملنے نہ جاتا ہو، بازاروں میں ایسا کپڑا پہنکر نہ جائے تو مکروہ ہے۔

نمبر	نام و تفصیل
۵	نماز میں انگلیاں چٹخانا۔
۶	نماز میں انگڑائی لینا۔
۷	انگلیوں سے آیات و تسبیحات گننا۔ البتہ انگلیوں کے سرے سے جس سے خوب نمایاں اشارہ نہ ہو مکروہ نہیں ہے۔
۸	تنخیم، یعنی ناک سنکنا۔
۹	اتمام القراءۃ فی الرکوع۔ یعنی آخر سورت کا رکوع کے اندر جاکر پڑھنا۔ جس ذکر کے لئے جو وقت ٹھکانا مقرر ہے اس کو پورا اسی محل میں ادا کرے۔ بعض لوگ جلدی میں آخر سبحان ربی العظیم رکوع سے سر اٹھانے میں کہتے ہیں۔ اور سمع اللہ لمن حمدہ کو جھکتے وقت تمام کرتے ہیں اور آخر سبحان ربّی الاعلیٰ سجدے سے سر اٹھانے میں کہتے ہیں۔ یہ مکروہ ہے۔
۱۰	اقعاء، یعنی سجدے سے اٹھتے وقت بوضع اکڑو کے بیٹھکر اٹھے۔ یہ مکروہ ہے۔
۱۱	آنکھیں بند کرکے نماز پڑھنا۔
۱۲	تثاؤب، یعنی نماز میں جماہی لینا۔ حتی الوسع نماز میں جماہی کو ٹالے۔ اور جو نہ ٹلے تو ہاتھ یا کپڑا منہ میں رکھ کر جماہی لے۔
۱۳	سجدہ میں دونوں ہاتھ زمین پر ڈالدینا۔
۱۴	امام کا اکیلا محراب میں بلا ضرورت ازدحام کھڑا ہونا۔ یا بقدر ایک ہاتھ اونچی یا نیچی جگہ پر اکیلا کھڑا ہونا
۱۵	مسح الجبہہ۔ یعنی نماز کے اندر پیشانی کا مٹی سے یا پسینے سے پونچھنا۔
۱۶	دونوں پاؤں پر برابر بوجھ نہ رکھنا پہلے ایک پاؤں پر بوجھ رکھنا، پھر آرام کے لئے دوسرے پاؤں پر بوجھ رکھنا۔
۱۷	ایسا کپڑا پہنکر نماز پڑھنا جس میں ذی روح یعنی جاندار کی واضح تصویر ہو۔ جس کپڑے میں غیر ذی روح کی تصویر ہو مثلاً درخت یا جھاڑ یا ذی روح کی سرکٹی تصویر ہو تو اس میں نماز مکروہ نہیں۔

نمبر	نام و تفصیل
	مسئلہ:- اگر نمازی کے روبرو یا سر کے مقابل یا دائیں بائیں تصویر ہو تو نماز مکروہ ہوگی۔ لیکن پاؤں تلے ہو تو مکروہ نہیں۔ ہدایہ میں تصویر کو نمازی کے پیچھے مقابل ہونا بھی مکروہ لکھا ہے۔ روبرو ہونا سخت مکروہ ہے۔
۱۸	التفات، یعنی نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا۔ اگر گردن پھیر کر دیکھے تو مکروہ ہے۔ اور اگر گوشۂ چشم سے دیکھے تو مکروہ نہیں ہے۔ اور جو سینہ بھی قبلہ کی طرف سے پھیر دے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ مسئلہ:- اگر آدمی کو گمان ہوا کہ نماز میں میرا وضو ٹوٹ گیا، مثلاً قطرہ آیا۔ اور اس لئے اس نے قبلہ سے منہ پھیرا اور نماز کی جگہ سے الگ ہوا۔ پھر معلوم ہوا کہ قطرہ نہیں آیا تو اگر مسجد سے نہ نکل گیا یا خارج مسجد کے نماز پڑھتے ہوئے صفوں سے نہ بڑھا ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ نماز کو صف میں تمام کرے۔ ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔
۱۹	سر کھول کر نماز پڑھنا۔ سستی سے اگر سر کھول کر نماز پڑھے تو مکروہ ہے۔ اور بطور عاجزی کے یا بسبب عذر کے کہ سر میں درد ہوتا ہے تو مکروہ نہیں ہے۔ مسئلہ:- اگر ٹوپی نماز میں گر پڑے تو بہتر یہ ہے کہ اس کو اٹھا کر سر پر رکھ لے لیکن بار بار گر پڑتی ہو یا عمل کثیر کی حاجت ہو تو نہ اٹھائے۔ مسئلہ:- عمامہ پہن کر نماز پڑھنا یا پڑھانا مستحب ہے۔ مگر بلا عمامہ نماز مکروہ نہیں ہے۔ اگر مقتدیوں کے سر پر عمامہ ہو اور امام صرف ٹوپی پہنے ہو تو بھی کراہت نہیں ہے (عمدۃ الرعایہ)
۲۰	قلب الحصیٰ، یعنی کنکریوں کا سجدہ کی جگہ سے ہٹانا۔ اگر کنکریوں کے سبب سے سجدہ کرنا دشوار ہو، ایک یا دو بار ہٹائے تو مکروہ نہیں۔
۲۱	حاجت جائے ضرور یا پیشاب یا غلبۂ ریح کو روک کر نماز پڑھنا۔ یہ مکروہ تحریمی ہے۔
۲۲	مرد کے سر کے بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا۔
۲۳	نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا۔

سنن، مستحبات و مکروہات نماز اور بھی ہیں۔ مگر ضرورت پر اکتفا کیا گیا۔

نمازوں کے اقسام

نمازوں کے تین اقسام ہیں :- **فرض ، واجب ، نفل ۔**

فرض عین نمازیں

دن رات میں سترہ رکعتیں فرض عین ہیں ۔ فجر کی دو رکعت ، ظہر کی چار رکعت ، عصر کی چار رکعت ، مغرب کی تین رکعت اور عشا کی چار رکعت ۔ لیکن جمعہ کے دن پندرہ رکعتیں فرض ہیں ۔ بجائے ظہر کی چار کے جمعہ کی دو رکعت فرض ہے ۔ مسافر پر ظہر ، عصر اور عشا کی نماز چار رکعتوں کے بجائے دو دو رکعتیں فرض ہیں ۔ جمعہ کی دو رکعت فرض قضا ہو جائے تو ظہر کی قضا چار رکعتیں پڑھی جائیں گی ۔ جنازہ حاضر کی نماز فرض کفایہ ہے ۔ ایک کے پڑھنے سے سب کے ذمہ سے ساقط ہو جاتی ہے ۔ غائب میت کی نماز جنازہ درست نہیں ہے ۔

واجب نمازیں تین ہیں ۔ وتر تین رکعت اور عید الفطر و عید الاضحیٰ کی نمازیں تکبیرات زوائد کے ساتھ دو دو رکعتیں ۔ ان تینوں کے علاوہ جتنی رکعتیں نماز کی اللہ کے لئے نذر مانی جائیں وہ بھی واجب ہیں ۔ ہر طواف کے بعد دو رکعت واجب ہے ۔ ہر نفل شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتی ہے ۔ یعنی اس کا تمام کرنا ضروری ہے ۔ اور فاسد ہو جانے کی صورت میں اس کی قضا ضروری ہے ۔

نوافل ، فرض اور واجب کے سوا ہر نماز کو نفل کہتے ہیں ۔ خواہ سنت مؤکدہ ہو یا غیر مؤکدہ یا مستحب نماز ۔

سنن مؤکدہ ۔ فجر کے وقت فرض سے پہلے دو رکعت ، ظہر کے وقت چھ رکعت ، چار رکعت فرض ظہر سے پہلے اور دو رکعت فرض کے بعد ، مغرب کے وقت دو رکعت فرض کے بعد ؛

عشا کے وقت دو رکعت فرض کے بعد۔ ان کے علاوہ رمضان میں بیس رکعتیں تراویح بھی سنت مؤکدہ ہیں۔ تہجد کی نماز کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ اور متوسط آٹھ رکعتیں مسنون ہیں۔

سنن غیر مؤکدہ - - - - - - - - - - - عصر کے قبل چار رکعت، عشا کے قبل چار رکعت، وتر کے بعد دو رکعت، احرام کے قبل دو رکعت، کسوف یعنی سورج گرہن کے وقت دو رکعت اور خسوف یعنی چاند گرہن کے وقت دو رکعت۔

مسئلہ :۔ واجب، سنن و نوافل پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو فرض کا ہے۔ البتہ ان کے ہر رکعت میں قراءت فرض ہے۔ غیر مؤکدہ چار رکعت کی سنتوں میں التحیات کے بعد درود پڑھیں گے اور تیسری رکعت میں ثنا۔ لیکن مؤکدہ چار رکعت میں مثل فرض کے دوسری رکعت میں التحیات پڑھ کر کھڑے ہو جائیں گے اور تیسری رکعت میں ثنا نہیں پڑھیں گے۔

مستحب نمازیں جو حدیثوں میں وارد ہیں یہ ہیں :۔

اشراق :۔ آفتاب نکلنے کے بعد مکروہ وقت گذر جانے پر دو رکعت۔

ضحیٰ یا چاشت :۔ چار رکعت سے بارہ رکعتوں تک حدیث میں وارد ہے۔ آفتاب میں تمازت آنے کے بعد سے ضحوۃ الکبریٰ کے قبل تک پڑھی جائے۔

سنت الزوال :۔ زوال کے فوراً بعد چار رکعتیں۔

تحیۃ المسجد :۔ مسجد میں داخل ہوتے ہی دو رکعت نماز۔ بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

تحیۃ الوضو :۔ وضو و غسل کے بعد جسم خشک ہونے سے پہلے دو رکعت۔ بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ اگر مسجد میں داخل ہوتے وقت یا وضو کے بعد مکروہ وقت ہو تو بجائے نماز کے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ چار بار اور درود شریف پڑھ لے۔ مسجد جاتے ہوئے نفل اعتکاف کی نیت موجب ثواب ہے۔ چاہے جتنی دیر رہے۔ اگر مسجد آتے ہی کوئی فرض نماز یا سنت ادا کی جائے اور تحیۃ المسجد کی بھی نیت کی جائے تو اس کا ثواب بھی ملے گا اور تحیۃ المسجد کے لئے کافی ہوگا۔ (رد المختار)۔

صلوٰۃ الاوّابین :۔ مغرب کی سنت کے بعد چھ رکعتیں تین سلام سے (مراقی الفلاح)۔

نمازِ سفر، سفر میں جاتے ہوئے اور واپس ہوتے ہوئے غیر مکروہ وقت میں دو دو رکعت نفل پڑھنا۔ (طحطاوی)

نمازِ قتل، اگر کسی مسلمان کو معلوم ہو کہ وہ قتل کیا جائے گا تو دو رکعت نماز پڑھکر استغفار کرے۔

نمازِ مصیبت، جب سخت آندھی چلے، زلزلہ آئے، بجلی گرے، ستارے بہت ٹوٹیں، برفباری ہو، سخت پانی برسے، طوفان ہو، وبائی بیماری پھیلے، دشمن کا خوف ہو یا کوئی مصیبت یا رنج ہو یا روزی کی تنگی ہو تو نفل نمازیں پڑھنا مستحب ہے (مراقی الفلاح)۔

سخت طوفان کے وقت سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھیں اور یہ دعا پڑھیں:۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ ؕ

استسقاء، استسقاء یعنی پانی مانگنے کے لئے جب قحط کا اندیشہ ہو نماز مسنون نہیں۔ البتہ استغفار و دعا مسنون ہے۔ لیکن تنہا دو دو رکعت نماز پڑھی جائے تو بہتر ہے۔ جب پانی کی ضرورت ہو تو مسنون ہے کہ وہاں کے مسلمان میدان... جائیں۔ ان میں جو کوئی بزرگ متقی ہو وہ قبلہ رُخ ہو کر دونوں ہاتھ خوب اٹھا کر استغفار کریں اور پانی برسنے کی مسنون دعا مانگیں۔ یہ دعا استسقاء کے لئے حدیث میں وارد ہوئی:۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا نَافِعًا مَّرِيْئًا مَّرِيْعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ (ابوداؤد) اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ جب پانی بہت برسے اور ضرر کا خوف ہو تو پڑھے:۔ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ (بخاری) جب بجلی چمکے صاعقہ کا خوف ہو تو یہ پڑھے:۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ (ترمذی)۔

صلوۃ التسبیح مستحب ہے۔ اس کا ثواب احادیث میں بہت ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ چار رکعت نماز پڑھے۔ تحریمہ کے بعد ثنا پڑھ کر پندرہ[۱۵] بار یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پھر قرات یعنی فاتحہ و ضم سورہ کرے۔ پھر دس بار یہ تسبیح پڑھے۔ پھر رکوع میں دس بار، قومہ میں دس بار، سجدہ میں دس بار، جلسہ میں دس بار، پھر سجدہ میں دس بار۔ اس طرح پچھتر[۷۵] بار ایک رکعت میں یہ تسبیحیں ہوں گی۔ اسی طرح دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت پوری کرے۔ قعدۂ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود پڑھے اور تیسری میں ثنا پڑھے۔ اس طرح چار رکعتوں میں تین سو[۳۰۰] تسبیحیں ہوں گی۔ انگلیوں کو داب داب کر گنے۔ عقد انامل سے شمار نہ کرے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ سبحانک اللّٰھم کے بعد تسبیح نہ پڑھے۔ بلکہ الحمد اور سورہ کے بعد پندرہ بار یہ تسبیح پڑھے۔ باقی تسبیحیں اسی طرح پڑھے۔ صرف ہر رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد بیٹھکر دس بار تسبیح پڑھے۔ اسی طرح دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں تسبیح نہ پڑھے۔ بلکہ پہلی، دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت کے سجدہ کے بعد پڑھے۔ یہ دونوں صورتیں ترمذی میں ہیں۔ جو اختیار کرے بہتر ہے۔ اگر کسی موقع کی تسبیح چھوٹ جائے تو اسکے بعد متصل رکوع، سجدہ، اور قیام میں پوری کرے۔ غرض تین سو[۳۰۰] تسبیحیں پوری ہو جائیں (شامی)

نماز حاجت۔ جب کسی کو کوئی حاجت یا ضرورت پیش آئے۔ خواہ وہ حاجت بلا واسطہ اللّٰہ تعالیٰ سے ہو یا بواسطہ کسی بندے کے، اس حاجت کا پورا ہونا مقصود ہو، مثلاً کسی سے نوکری کی خواہش ہو یا کسی سے نکاح کرنا چاہتا ہو یا مکان و زمین خریدنا وغیرہ ہو تو دو رکعت نماز پڑھ کر درود شریف پڑھے اور اللّٰہ تعالیٰ کی تعریف کر کے اس دعا کو پڑھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ فِیْھَا رِضًی اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اس کے بعد جو حاجت درپیش ہو اس کا سوال اللّٰہ تعالیٰ سے کرے (شامی)۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک نابینا حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے لئے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو بینائی عنایت فرمائے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم صبر کرو تو ثواب ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ آپ دعا ہی کر دیجئے۔ تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کرو۔ پھر دو رکعت نماز پڑھکر یہ دعا پڑھو:۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ فَتُقْضٰى لِيَ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ۔ تو انہوں نے یہ دعا کی اور ان کی آنکھیں روشن ہو گئیں (مسند امام احمد، ترمذی، ابن ماجہ)۔ راوی حدیث عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے وفات نبوی ؐ کے بعد دوسرے حاجتمندوں کو یہ نماز تعلیم کی اور حاجت پوری ہوئی (طبرانی)۔

نماز استخارہ

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ انسان کی خوش قسمتی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے۔ اور یہ بدبختی ہے کہ استخارہ نہ کرے (ترمذی)۔ لہذا جب کسی کو کوئی کام درپیش ہو اور کرنے نہ کرنے میں تردد ہو تو استخارہ مسنون ہے۔ بہتر ہے کہ سات بار نماز استخارہ کے بعد جس طرف رجحان ہو کام شروع کردے (شامی)۔

استخارہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل پڑھے پھر یہ دعا پڑھے:۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ (یہاں اپنے کام کا خیال کرے) خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ (یہاں اپنے کام کا خیال کرے) شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ (بخاری)

اس استخارہ کے بعد وہی کام ہوگا جو اس کے لئے بہتر ہے۔ خواب میں کچھ نظر آنا ضروری نہیں۔ بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ رات کو اس نماز و دعا کو پڑھ کر باوضو قبلہ رو ہو کر

سورہے۔ اگر خواب میں سفیدی یا سبزی دیکھے تو سمجھ لے کہ یہ کام اچھا ہے، کرنا چاہئے۔ اور اگر سیاہی یا سُرخی دیکھے تو سمجھے کہ یہ بُرا ہے، نہ کرنا چاہئے (شامی)۔ اگر کسی وجہ سے یہ نماز پڑھنے کا موقع نہ ہو تو صرف دعا پڑھ لے (طحطاوی)۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مختصر استخارہ کی دعا مروی ہے۔ وہ یہ ہے کہ کام کا خیال کرکے کہے اَللّٰھُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ (ترمذی)

نمازِ توبہ، جس شخص سے کوئی گناہ صادر ہوجائے تو مستحب ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر اپنے اس گناہ سے توبہ کرے اور معاف کرانے کے لئے اللہ سے دعا کرے۔ (شامی)۔

احادیث صحیحہ سے ثابت نمازوں کے بعد کے چند ماثور وظائف وادعیہ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ایک بار، اَسْتَغْفِرُ اللہَ تین بار، سُبْحَانَ اللہِ تینتیس بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس بار، اَللہُ اَکْبَرُ چونتیس بار، آیۃ الکرسی ایک بار، قُلْ ھُوَ اللہُ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ایک بار، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ایک بار، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ایک سو بار، اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ایک بار، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ایک بار،

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ایک بار (فقہ السنن والآثار ص۲۳)۔

اوقات نماز کا دائمی کیلنڈر

(نظام الاوقات)

انسان ہر آن اور ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کثیرہ اور بخششہائے گوناگوں سے فائز و متمتع ہوتا رہتا ہے۔ حق تو یہ تھا کہ شکریہ میں فرشتوں کی طرح رات دن صرف نماز و تسبیح و تہلیل میں مصروف رہتا۔ مگر معاشی مشغولیتوں اور فطری ضرورتوں سے مجبور ہے۔ اس لئے رب العالمین تعالیٰ نے اپنی عنایت و کرم سے نماز کے لئے مناسب اوقات مقرر کر دیئے۔ ارشاد ہے:۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○ یعنی بیشک نماز مومنین پر اوقات مقررہ پر فرض ہے۔

شب معراج میں پانچ وقت کی نمازیں تمام مسلمانوں پر قیامت تک کیلئے اللہ تعالیٰ نے فرض کی۔ فرشتۂ الٰہی جبریل امین نے اللہ کی طرف سے حضرت سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے طریق اداء اور اوقات پنجگانہ کی تعلیم کی۔ اور ہر وقت کی ابتداء اور انتہاء پر ایک ایک نماز پڑھا کر عملاً تلقین کی۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اوقات کی پوری تشریح اپنے قول و عمل سے صحابہ کرام کو فرما دی۔ جو ہم تک نسلاً بعد نسل ناقابل شک قولی و عملی تواتر کے ذریعہ پہنچی۔

فرض نمازوں کے اوقات پنجگانہ میں سہولت کی خاطر وسعت رکھی گئی۔ یعنی پورے وقت نماز میں مشغول رہنا لازم نہیں ہے۔ اپنے اپنے وقت پر پوری رعایت سنن و مستحبات کے ادا کے بعد بھی کافی وقت بچا رہتا ہے۔

فرائض پنجگانہ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشا میں سے ہر ایک کے لئے اس کا وقت

سبب وجوب ہے ، شرط ادا ہے اور ظرف ہے ۔ قبل از وقت اگر نماز پڑھیں مثلاً عشا کی نماز مغرب کے وقت یا ظہر کی نماز قبل از زوال ادا کریں تو وہ نماز نہیں ہو گی ۔ وقت گذرنے پر اگر کل یا بعض ادا کریں تو بعض صورتوں میں نماز نہیں ہو گی اور بعض صورتوں میں گو ذمہ سے ساقط ہو جائے گی مگر قضا ہو گی ۔ اور بالقصد ایسا کرنے کی صورت میں گنہگار ہو گا ۔ کچھ اوقات نماز پڑھنے کے سلسلے میں ممنوع یا مکروہ بھی قرار دیے گئے ۔ نمازوں کے اوقات سے متعلق فقہی مسائل متعلقہ آگے ذکر کئے جا چکے ہیں ۔

آج کل ضبط اوقات کے سلسلے میں گھڑیوں کا رواج عام ہو گیا ہے ۔ عوام و خواص سب اس کے عادی ہیں ۔ شہر اور دیہات ہر جگہ کے مساجد میں گھڑیاں موجود ہیں ۔ اور اذان و نماز کے اوقات کا ضبط و تعین گھڑیوں سے کرتے ہیں ۔ اس لئے مناسب نظر آیا کہ دولتِ خداداد پاکستان کے مشرقی حصے کے مرکزی شہر ڈھاکہ کے طول و عرض کے موافق روزانہ نماز و روزہ کے اوقات کا جدول (ٹائم ٹیبل) بنا دیا جائے جو یومیہ ، پورے سال اور ہر سال ہمیشہ کام دیتا رہے ۔ الحمد للہ ! باوجود عدیم الفرصتی کے کئی مہینوں کی محنت کے بعد یہ جدول تیار ہو گیا ۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ط

(۱) اس جدول کی تخریج میں ڈھاکہ کے عرض ۲۳ ۴۳ اور طول ۹۰ ۲۴ کے موافق تحقیق سے کام لیا گیا ہے ۔ البتہ منٹوں کے تعین میں علم المیقات کے قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے بطریق رفع و اسقاط سیکنڈوں کا لحاظ نہیں کیا گیا ۔ اسی طرح ایک منٹ کی زیادتی و کمی میں احتیاط کا پہلو ملحوظ ہے ۔

(۲) اس جدول میں ڈھاکہ میں مروجہ وقت دیا گیا ہے جو گرین وچ برطانوی مرکزی رصدگاہ سے چھ گھنٹہ آگے ہے ۔ ڈھاکہ ریڈیو سے اپنی گھڑی ملا کر رکھا کریں ۔

(۳) یہ جدول عیسوی شمسی مہینوں (جنوری تا دسمبر) کے اعتبار سے مہینہ کی ہر تاریخ میں ہر سال کام دیگا ۔

(۴) بارہ مہینے کے لئے اس جدول میں چار عنوان ہیں :-

(الف) تاریخ ، جس میں یومیہ متعلقہ مہینے کی تاریخ ہے ۔

(ب) منتہائے سحر، یعنی کوئی شخص اس دن روزہ رکھنا چاہے یا وہ تاریخ رمضان میں پڑے تو اس تاریخ کی سحری کا آخری وقت۔ اگرچہ منتہائے سحر بالکل صبح صادق کے متصل ہے مگر اس جدول میں منتہائے سحر کا وقت احتیاطاً صبح صادق سے پانچ منٹ قبل ختم کیا گیا ہے۔

(ج) پنجگانہ نمازوں کے ابتدائی اوقات۔ اس عنوان کے پانچ ذیلی عنوان ہیں:۔

(۱) فجر، یعنی صبح کی نماز کا ابتدائی وقت۔ احتیاطاً اس جدول میں فجر کی نماز کی ابتدا صبح صادق سے ایک منٹ بعد رکھی گئی۔

(۲) ظہر، یعنی ظہر کی نماز کا ابتدائی وقت اس جدول میں احتیاطاً عین زوال کے ایک منٹ بعد سے رکھا گیا ہے۔

(۳) عصر، یعنی عصر کی نماز کا ابتدائی وقت۔ یہ وقت دومثلی ہے۔ یعنی زوال کے بعد فئ زوال کے علاوہ دو مثل ہو چکنے کے بعد کا وقت۔

فائدہ:۔ آخر ظہر اور اول عصر میں اختلاف ہے۔ ایک قول ایک مثل کے بعد کا ہے۔ لہذا اختلاف سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ ظہر ایک مثل کے اندر پڑھیں۔ دومثلی ابتدا کے لئے آخر میں علیحدہ جدول دیا گیا ہے۔

(۴) مغرب و افطار، یعنی مغرب کی نماز کا ابتدائی وقت اور روزہ دار کے روزہ افطار کرنے کا وقت۔ یہاں بھی احتیاطاً غروب کے بعد پورے پانچ منٹ کا اضافہ کیا گیا ہے

(۵) عشا، یعنی غروب شفق ابیض کے بعد عشا کی نماز کا ابتدائی وقت۔

(د) نمازوں کے ممنوع اوقات۔ اس عنوان کے ذیلی عنوان تین ہیں:۔

(۱) طلوع آفتاب، یعنی قرص آفتاب کے طلوع کا ابتدائی وقت۔ پورے آفتاب کے طلوع کے لئے تین منٹ کا اضافہ کیجئے۔ اور طلوع کے وقت پورا مکروہ وقت معلوم کرنے کے لئے مزید بیس منٹ اس میں اضافہ کیجئے۔ تو یہ تیئیس منٹ کا وقت وقتِ ممنوع برائے نماز ہوگا۔

(۲) استوائے شمس، یعنی جس وقت نماز ممنوع ہے۔ یہ ضحوۃ الکبریٰ سے شروع ہو کر زوال تک ہے۔

اس کے ذیلی عنوان دو ہیں :۔
(الف) ضحوۃ الکبریٰ، یعنی استوائے شمس کے سلسلے میں مکروہ وقت کی ابتدا رمضان شریف کے مہینے میں یا مطلقاً نوافل روزوں میں اگر رات کو روزے کی نیت نہ کی ہو تو ضحوۃ الکبریٰ تک نیت کر سکتے ہیں۔ اس وقت کے قبل تک عیدین اور چاشت کی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد نیت سے نہ روزہ صحیح ہوگا نہ عیدین و چاشت کی نماز درست ہے۔
(ب) زوال، یعنی نصف النہار حقیقی اس وقت استوار کا ممنوع وقت ختم ہو جاتا ہے۔ ظہر اس کے بعد شروع ہوتا ہے۔
(۳) غروب آفتاب، غروب آفتاب کے پورے ممنوع وقت کے لئے لکھے ہوئے وقت سے بیس منٹ کم کریں۔ اور پھر تین منٹ دئے ہوئے وقت پر اضافہ کریں۔ اس کے بعد مغرب کا وقت ہوگا۔ مگر احتیاطاً غروب سے پانچ منٹ بعد مغرب و افطار کا وقت رکھا گیا ہے
(۵) یہ جدول ہر سال رمضان شریف میں اس طرح کام دیگا کہ پہلی رمضان کو جو انگریزی تاریخ ہو اس تاریخ سے پورے مہینے کے افطار و سحر کا وقت معلوم کریں۔

مساجد کے لئے پنجگانہ جماعت اور جمعہ کا وقت

نمازیوں کی سہولت کی خاطر عموماً ان مساجد میں جہاں پابندی کے ساتھ پانچوں وقت جماعت ہوا کرتی ہے، جماعت کے اوقات گھڑیوں سے معین کرتے ہیں۔ اور ان اوقات پر پابندی کے ساتھ جماعت ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں اس جدول کو سامنے رکھتے ہوئے اور نماز کے مستحب اوقات کو ملحوظ رکھتے ہوئے چند مشوروں پر عمل انسب ہوگا۔
اذان فجر۔ وقت فجر ہونے کے بعد ہی اذان دیدی جائے۔
نماز فجر۔ فجر کی جماعت کا وقت آفتاب نکلنے کے چالیس منٹ قبل رکھیں تاکہ اسفار کا مستحب وقت ہو جائے۔ اور ہر پانچ منٹ کی زیادتی یا کمی پر اتنے ہی وقت کی زیادتی یا کمی کر لیں۔ مثلاً یکم جنوری کو طلوع آفتاب چھ بجکر اکتالیس منٹ

میں ہے۔ تو جماعت کا وقت چھ بجے رکھیں۔ جب طلوع آفتاب چھ بجکر پینتالیس منٹ میں ہو جائے تو جماعت فجر کا وقت چھ بجکر پانچ منٹ پر رکھیں۔ دس منٹ تفاوت پر بھی تبدیلی کر سکتے ہیں۔

نماز ظہر۔ گرمیوں میں تاخیر مستحب ہے اور جاڑوں میں تعجیل۔ لہذا ہر سال دونوں موسموں میں دو وقت معین کئے جائیں۔ ایک وسط نومبر سے وسط مارچ تک دوسرا وسط مارچ سے وسط نومبر تک۔ پہلے زمانہ میں زوال کے دئے ہوئے وقت سے تقریباً نصف گھنٹے کے بعد اذان کا وقت معین کیا جائے۔ اور اذان کے آدھ گھنٹے کے بعد جماعت شروع کی جائے۔ اور دوسرے زمانے میں ڈیڑھ گھنٹہ بعد اذان کا وقت رکھا جائے۔ اور اذان کے نصف گھنٹے کے بعد جماعت ہو۔

نماز عصر۔ وقت عصر دو مثلی کے بعد غروب تک وقت کم رہتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ وقت ہونے کے پندرہ منٹ بعد اذان دی جائے اور اذان کے پندرہ منٹ بعد جماعت ہو۔ اور پندرہ منٹ کی زیادتی یا کمی کو تبدیلی وقت کا معیار مقرر کیا جائے۔

نماز مغرب۔ مغرب کا وقت ہوتے ہی اذان ہو پھر جماعت کھڑی ہو۔ مغرب کے وقت کی یومیہ تعیین کی ضرورت نہیں۔ روزانہ یا دو تین دن بعد وقت میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔

نماز عشا۔ وقت ہونے کے نصف گھنٹہ یا ایک گھنٹہ بعد جیسا مناسب معلوم ہو اذان کا وقت مقرر کیا جائے۔ اور اس کے آدھ گھنٹہ بعد جماعت شروع ہو۔

نماز جمعہ۔ جاڑوں میں جو ظہر کی اذان کا وقت ہو جمعہ کی اذان کا وقت ہمیشہ وہی رہے اس کے پندرہ منٹ بعد خطبۂ جمعہ شروع کیا جائے۔ نماز جمعہ میں تبکیر یعنی اس کا اول وقت میں ہونا افضل ہے۔ اگرچہ بعض فقہا نے گرمیوں میں قدرے تاخیر لکھا ہے۔ تو ظہر کے تبدیل شدہ وقت کو نماز جمعہ کے لئے چاہیں تو مقرر کر سکتے ہیں۔

عیدین کی نماز کے وقت کے لئے دئے ہوئے طلوع آفتاب کے وقت پر تیئیس[۲۳] منٹ کا اضافہ کردیں۔ حاصل شدہ وقت سے ضحوۃ الکبریٰ تک عیدین کا وقت ہے۔

عید الفطر میں تاخیر اور عید الاضحیٰ میں تعجیل مستحب ہے۔

فائدہ :۔ مساجد کے آئمہ کو چاہئے کہ جب جماعت کے وقت میں تبدیلی کریں تو بوقت نماز اس تبدیلی کا اعلان کردیں۔ تاکہ نمازیوں کو علم ہو۔

نوٹ :۔ اس جدول کی تخریج میں تحقیق اور انتہائی توجہ و احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ پھر بھی تخریج کا تعلق حساب سے ہے۔ اگر غلطی نظر آئے تو مطلع فرمائیں۔ شکریہ کے ساتھ اصلاح کردی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ میری محنت قبول فرمائے۔ آمین !

جنوری

تاریخ	سحری ختم		نماز پنجگانہ کے ابتدائی اوقات										نماز کے ممنوع اوقات							
			فجر		ظہر		عصر		مغرب		عشاء		طلوع آفتاب		استوائے شمس: ضحوۃ الکبریٰ		استوائے شمس: زوال آفتاب		غروب آفتاب	
	گ[1]	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م
۱	۵	۱۴	۵	۲۰	۱۲	۴	۳	۴۹	۵	۳۰	۶	۴۶	۶	۴۱	۱۱	۲۱	۱۲	۳	۵	۲۵
۲	۵	۱۴	۵	۲۰	۱۲	۵	۳	۵۰	۵	۳۱	۶	۴۷	۶	۴۱	۱۱	۲۲	۱۲	۴	۵	۲۶
۳	۵	۱۴	۵	۲۰	۱۲	۵	۳	۵۰	۵	۳۱	۶	۴۸	۶	۴۲	۱۱	۲۲	۱۲	۴	۵	۲۶
۴	۵	۱۵	۵	۲۱	۱۲	۶	۳	۵۱	۵	۳۲	۶	۴۸	۶	۴۲	۱۱	۲۳	۱۲	۵	۵	۲۷
۵	۵	۱۵	۵	۲۱	۱۲	۶	۳	۵۲	۵	۳۳	۶	۴۹	۶	۴۲	۱۱	۲۳	۱۲	۵	۵	۲۸
۶	۵	۱۵	۵	۲۱	۱۲	۷	۳	۵۲	۵	۳۴	۶	۴۹	۶	۴۳	۱۱	۲۴	۱۲	۶	۵	۲۹
۷	۵	۱۵	۵	۲۱	۱۲	۷	۳	۵۲	۵	۳۴	۶	۵۰	۶	۴۳	۱۱	۲۴	۱۲	۶	۵	۲۹
۸	۵	۱۶	۵	۲۲	۱۲	۸	۳	۵۲	۵	۳۵	۶	۵۰	۶	۴۳	۱۱	۲۵	۱۲	۷	۵	۳۰
۹	۵	۱۶	۵	۲۲	۱۲	۸	۳	۵۲	۵	۳۵	۶	۵۱	۶	۴۳	۱۱	۲۵	۱۲	۷	۵	۳۰
۱۰	۵	۱۶	۵	۲۲	۱۲	۸	۳	۵۳	۵	۳۶	۶	۵۲	۶	۴۳	۱۱	۲۵	۱۲	۷	۵	۳۱
۱۱	۵	۱۶	۵	۲۲	۱۲	۹	۳	۵۳	۵	۳۶	۶	۵۲	۶	۴۳	۱۱	۲۵	۱۲	۸	۵	۳۱
۱۲	۵	۱۷	۵	۲۳	۱۲	۹	۳	۵۳	۵	۳۷	۶	۵۲	۶	۴۳	۱۱	۲۶	۱۲	۸	۵	۳۲
۱۳	۵	۱۷	۵	۲۳	۱۲	۹	۳	۵۵	۵	۳۷	۶	۵۳	۶	۴۴	۱۱	۲۶	۱۲	۸	۵	۳۲
۱۴	۵	۱۷	۵	۲۳	۱۲	۱۰	۳	۵۶	۵	۳۸	۶	۵۳	۶	۴۴	۱۱	۲۷	۱۲	۹	۵	۳۳
۱۵	۵	۱۸	۵	۲۴	۱۲	۱۰	۳	۵۷	۵	۳۸	۶	۵۴	۶	۴۵	۱۱	۲۷	۱۲	۹	۵	۳۴
۱۶	۵	۱۸	۵	۲۴	۱۲	۱۱	۳	۵۸	۵	۳۹	۶	۵۴	۶	۴۵	۱۱	۲۸	۱۲	۱۰	۵	۳۴
۱۷	۵	۱۸	۵	۲۴	۱۲	۱۱	۳	۵۹	۵	۴۰	۶	۵۵	۶	۴۵	۱۱	۲۸	۱۲	۱۰	۵	۳۵
۱۸	۵	۱۸	۵	۲۴	۱۲	۱۲	۴	۱	۵	۴۱	۶	۵۶	۶	۴۵	۱۱	۲۹	۱۲	۱۱	۵	۳۶
۱۹	۵	۱۸	۵	۲۴	۱۲	۱۲	۴	۲	۵	۴۲	۶	۵۷	۶	۴۴	۱۱	۳۰	۱۲	۱۱	۵	۳۷
۲۰	۵	۱۸	۵	۲۴	۱۲	۱۲	۴	۳	۵	۴۳	۶	۵۸	۶	۴۴	۱۱	۳۰	۱۲	۱۱	۵	۳۸
۲۱	۵	۱۸	۵	۲۴	۱۲	۱۲	۴	۴	۵	۴۳	۶	۵۸	۶	۴۴	۱۱	۳۰	۱۲	۱۱	۵	۳۸
۲۲	۵	۱۸	۵	۲۴	۱۲	۱۳	۴	۴	۵	۴۳	۶	۵۹	۶	۴۴	۱۱	۳۰	۱۲	۱۲	۵	۳۹
۲۳	۵	۱۷	۵	۲۳	۱۲	۱۳	۴	۵	۵	۴۵	۶	۵۹	۶	۴۳	۱۱	۳۰	۱۲	۱۲	۵	۴۰
۲۴	۵	۱۷	۵	۲۳	۱۲	۱۳	۴	۵	۵	۴۶	۷	۰	۶	۴۳	۱۱	۳۱	۱۲	۱۲	۵	۴۱
۲۵	۵	۱۷	۵	۲۳	۱۲	۱۳	۴	۶	۵	۴۶	۷	۱	۶	۴۳	۱۱	۳۱	۱۲	۱۲	۵	۴۱
۲۶	۵	۱۷	۵	۲۳	۱۲	۱۴	۴	۶	۵	۴۷	۷	۱	۶	۴۳	۱۱	۳۱	۱۲	۱۳	۵	۴۲
۲۷	۵	۱۷	۵	۲۳	۱۲	۱۴	۴	۷	۵	۴۸	۷	۲	۶	۴۲	۱۱	۳۲	۱۲	۱۳	۵	۴۳
۲۸	۵	۱۷	۵	۲۳	۱۲	۱۵	۴	۸	۵	۴۹	۷	۳	۶	۴۲	۱۱	۳۳	۱۲	۱۴	۵	۴۴
۲۹	۵	۱۷	۵	۲۳	۱۲	۱۵	۴	۹	۵	۵۰	۷	۳	۶	۴۲	۱۱	۳۳	۱۲	۱۴	۵	۴۵
۳۰	۵	۱۷	۵	۲۳	۱۲	۱۵	۴	۱۰	۵	۵۱	۷	۳	۶	۴۲	۱۱	۳۳	۱۲	۱۴	۵	۴۶
۳۱	۵	۱۷	۵	۲۳	۱۲	۱۵	۴	۱۰	۵	۵۲	۷	۴	۶	۴۱	۱۱	۳۴	۱۲	۱۴	۵	۴۷

[1] گ سے مراد گھنٹہ اور م سے مراد منٹ ہے

فروری

تاریخ	منتہائے سحر		نماز پنجگانہ کے ابتدائی اوقات										نماز کے ممنوع اوقات							
			فجر		ظہر		عصر		مغرب		عشاء		طلوع آفتاب		استوائے شمس				غروب آفتاب	
															ضحوۃ الکبریٰ		زوال آفتاب			
	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م
۱	۵	۱۷	۵	۲۳	۱۲	۱۵	۴	۱۱	۵	۵۲	۷	۵	۶	۴۱	۱۱	۳۴	۱۲	۱۴	۵	۴۷
۲	۵	۱۶	۵	۲۲	۱۲	۱۵	۴	۱۱	۵	۵۳	۷	۶	۶	۴۱	۱۱	۳۴	۱۲	۱۴	۵	۴۸
۳	۵	۱۶	۵	۲۲	۱۲	۱۵	۴	۱۲	۵	۵۳	۷	۶	۶	۴۰	۱۱	۳۴	۱۲	۱۴	۵	۴۸
۴	۵	۱۵	۵	۲۱	۱۲	۱۵	۴	۱۲	۵	۵۴	۷	۷	۶	۴۰	۱۱	۳۴	۱۲	۱۴	۵	۴۹
۵	۵	۱۵	۵	۲۱	۱۲	۱۵	۴	۱۳	۵	۵۴	۷	۷	۶	۳۹	۱۱	۳۴	۱۲	۱۴	۵	۴۹
۶	۵	۱۴	۵	۲۰	۱۲	۱۵	۴	۱۳	۵	۵۵	۷	۸	۶	۳۹	۱۱	۳۴	۱۲	۱۴	۵	۵۰
۷	۵	۱۴	۵	۲۰	۱۲	۱۵	۴	۱۴	۵	۵۵	۷	۸	۶	۳۸	۱۱	۳۴	۱۲	۱۴	۵	۵۰
۸	۵	۱۳	۵	۱۹	۱۲	۱۵	۴	۱۵	۵	۵۶	۷	۹	۶	۳۸	۱۱	۳۴	۱۲	۱۴	۵	۵۱
۹	۵	۱۳	۵	۱۹	۱۲	۱۵	۴	۱۵	۵	۵۶	۷	۹	۶	۳۷	۱۱	۳۴	۱۲	۱۴	۵	۵۱
۱۰	۵	۱۲	۵	۱۸	۱۲	۱۵	۴	۱۶	۵	۵۷	۷	۱۰	۶	۳۶	۱۱	۳۴	۱۲	۱۴	۵	۵۲
۱۱	۵	۱۲	۵	۱۸	۱۲	۱۵	۴	۱۶	۵	۵۷	۷	۱۰	۶	۳۶	۱۱	۳۴	۱۲	۱۴	۵	۵۲
۱۲	۵	۱۲	۵	۱۸	۱۲	۱۵	۴	۱۷	۵	۵۸	۷	۱۱	۶	۳۵	۱۱	۳۴	۱۲	۱۴	۵	۵۲
۱۳	۵	۱۱	۵	۱۷	۱۲	۱۵	۴	۱۷	۵	۵۸	۷	۱۱	۶	۳۵	۱۱	۳۴	۱۲	۱۴	۵	۵۳
۱۴	۵	۱۱	۵	۱۷	۱۲	۱۵	۴	۱۸	۵	۵۹	۷	۱۲	۶	۳۴	۱۱	۳۴	۱۲	۱۴	۵	۵۳
۱۵	۵	۱۰	۵	۱۶	۱۲	۱۵	۴	۱۸	۶	۰	۷	۱۲	۶	۳۳	۱۱	۳۴	۱۲	۱۴	۵	۵۴
۱۶	۵	۱۰	۵	۱۶	۱۲	۱۵	۴	۱۹	۶	۰	۷	۱۳	۶	۳۲	۱۱	۳۴	۱۲	۱۴	۵	۵۵
۱۷	۵	۱۰	۵	۱۶	۱۲	۱۵	۴	۱۹	۶	۱	۷	۱۳	۶	۳۲	۱۱	۳۵	۱۲	۱۴	۵	۵۵
۱۸	۵	۹	۵	۱۵	۱۲	۱۵	۴	۲۰	۶	۲	۷	۱۴	۶	۳۱	۱۱	۳۵	۱۲	۱۴	۵	۵۶
۱۹	۵	۹	۵	۱۵	۱۲	۱۵	۴	۲۰	۶	۲	۷	۱۴	۶	۳۰	۱۱	۳۵	۱۲	۱۴	۵	۵۷
۲۰	۵	۸	۵	۱۴	۱۲	۱۵	۴	۲۰	۶	۳	۷	۱۴	۶	۳۰	۱۱	۳۵	۱۲	۱۴	۵	۵۸
۲۱	۵	۸	۵	۱۴	۱۲	۱۵	۴	۲۱	۶	۳	۷	۱۵	۶	۲۹	۱۱	۳۵	۱۲	۱۴	۵	۵۸
۲۲	۵	۷	۵	۱۳	۱۲	۱۵	۴	۲۱	۶	۳	۷	۱۵	۶	۲۸	۱۱	۳۵	۱۲	۱۴	۵	۵۸
۲۳	۵	۶	۵	۱۲	۱۲	۱۴	۴	۲۲	۶	۴	۷	۱۵	۶	۲۷	۱۱	۳۴	۱۲	۱۳	۵	۵۹
۲۴	۵	۵	۵	۱۱	۱۲	۱۴	۴	۲۲	۶	۵	۷	۱۶	۶	۲۷	۱۱	۳۴	۱۲	۱۳	۶	۰
۲۵	۵	۴	۵	۱۰	۱۲	۱۴	۴	۲۳	۶	۵	۷	۱۶	۶	۲۶	۱۱	۳۴	۱۲	۱۳	۶	۰
۲۶	۵	۳	۵	۸	۱۲	۱۴	۴	۲۳	۶	۵	۷	۱۶	۶	۲۵	۱۱	۳۳	۱۲	۱۳	۶	۰
۲۷	۵	۱	۵	۷	۱۲	۱۴	۴	۲۴	۶	۶	۷	۱۷	۶	۲۴	۱۱	۳۳	۱۲	۱۳	۶	۱
۲۸	۵	۰	۵	۶	۱۲	۱۳	۴	۲۴	۶	۶	۷	۱۷	۶	۲۳	۱۱	۳۲	۱۲	۱۲	۶	۱
۲۹	۴	۵۱	۵	۵	۱۲	۱۳	۴	۲۴	۶	۶	۷	۱۷	۶	۲۱	۱۱	۳۲	۱۲	۱۲	۶	۱

مارچ

تاریخ	انتہائے سحر		نمازِ پنجگانہ کے ابتدائی اوقات										نماز کے ممنوع اوقات							
			فجر		ظہر		عصر		مغرب		عشاء		طلوعِ آفتاب		استوائے شمس				غروبِ آفتاب	
															ضحوۃ الکبریٰ		زوالِ آفتاب			
	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م
۱	۴	۵۸	۵	۴	۱۲	۱۲	۴	۲۵	۶	۷	۷	۱۸	۶	۲۰	۱۱	۳۲	۱۲	۱۱	۶	۲
۲	۴	۵۸	۵	۴	۱۲	۱۲	۴	۲۵	۶	۷	۷	۱۸	۶	۲۰	۱۱	۳۲	۱۲	۱۱	۶	۲
۳	۴	۵۸	۵	۴	۱۲	۱۲	۴	۲۶	۶	۸	۷	۱۹	۶	۱۹	۱۱	۳۲	۱۲	۱۱	۶	۳
۴	۴	۵۷	۵	۳	۱۲	۱۳	۴	۲۶	۶	۹	۷	۲۰	۶	۱۹	۱۱	۳۲	۱۲	۱۳	۶	۴
۵	۴	۵۷	۵	۳	۱۲	۱۳	۴	۲۷	۶	۱۰	۷	۲۱	۶	۱۹	۱۱	۳۳	۱۲	۱۲	۶	۵
۶	۴	۵۷	۵	۳	۱۲	۱۳	۴	۲۷	۶	۱۰	۷	۲۱	۶	۱۸	۱۱	۳۳	۱۲	۱۲	۶	۵
۷	۴	۵۶	۵	۲	۱۲	۱۳	۴	۲۷	۶	۱۱	۷	۲۲	۶	۱۷	۱۱	۳۳	۱۲	۱۲	۶	۶
۸	۴	۵۵	۵	۱	۱۲	۱۳	۴	۲۷	۶	۱۱	۷	۲۲	۶	۱۷	۱۱	۳۲	۱۲	۱۲	۶	۶
۹	۴	۵۴	۵	۰	۱۲	۱۳	۴	۲۸	۶	۱۲	۷	۲۳	۶	۱۴	۱۱	۳۲	۱۲	۱۲	۶	۷
۱۰	۴	۵۳	۴	۵۹	۱۲	۱۳	۴	۲۸	۶	۱۲	۷	۲۳	۶	۱۵	۱۱	۳۲	۱۲	۱۱	۶	۷
۱۱	۴	۵۲	۴	۵۸	۱۲	۱۳	۴	۲۸	۶	۱۲	۷	۲۳	۶	۱۴	۱۱	۳۲	۱۲	۱۱	۶	۷
۱۲	۴	۵۱	۴	۵۷	۱۲	۱۱	۴	۲۸	۶	۱۳	۷	۲۳	۶	۱۳	۱۱	۳۱	۱۲	۱۰	۶	۸
۱۳	۴	۵۰	۴	۵۶	۱۲	۱۱	۴	۲۸	۶	۱۳	۷	۲۴	۶	۱۱	۱۱	۳۱	۱۲	۱۰	۶	۸
۱۴	۴	۴۹	۴	۵۵	۱۲	۱۱	۴	۲۸	۶	۱۴	۷	۲۴	۶	۱۰	۱۱	۳۱	۱۲	۱۰	۶	۹
۱۵	۴	۴۸	۴	۵۴	۱۲	۱۰	۴	۲۸	۶	۱۴	۷	۲۴	۶	۹	۱۱	۳۰	۱۲	۹	۶	۹
۱۶	۴	۴۷	۴	۵۳	۱۲	۱۰	۴	۲۹	۶	۱۴	۷	۲۵	۶	۹	۱۱	۳۰	۱۲	۹	۶	۹
۱۷	۴	۴۶	۴	۵۲	۱۳	۱۰	۴	۲۹	۶	۱۵	۷	۲۵	۶	۸	۱۱	۳۰	۱۲	۹	۶	۱۰
۱۸	۴	۴۵	۴	۵۱	۱۲	۱۰	۴	۲۹	۶	۱۵	۷	۲۶	۶	۷	۱۱	۲۹	۱۲	۹	۶	۱۰
۱۹	۴	۴۴	۴	۵۰	۱۲	۱۰	۴	۲۹	۶	۱۶	۷	۲۶	۶	۶	۱۱	۲۹	۱۲	۹	۶	۱۱
۲۰	۴	۴۳	۴	۴۹	۱۲	۹	۴	۳۰	۶	۱۶	۷	۲۷	۶	۵	۱۱	۲۹	۱۲	۸	۶	۱۱
۲۱	۴	۴۲	۴	۴۸	۱۲	۹	۴	۳۰	۶	۱۷	۷	۲۷	۶	۳	۱۱	۲۹	۱۲	۸	۶	۱۲
۲۲	۴	۴۱	۴	۴۷	۱۳	۸	۴	۳۰	۶	۱۸	۷	۲۷	۶	۱	۱۱	۲۹	۱۲	۷	۶	۱۳
۲۳	۴	۴۰	۴	۴۶	۱۲	۸	۴	۳۰	۶	۱۹	۷	۲۸	۵	۵۹	۱۱	۲۹	۱۲	۷	۶	۱۴
۲۴	۴	۳۹	۴	۴۵	۱۲	۷	۴	۳۰	۶	۱۹	۷	۲۸	۵	۵۷	۱۱	۲۹	۱۲	۶	۶	۱۴
۲۵	۴	۳۸	۴	۴۴	۱۲	۷	۴	۳۰	۶	۲۰	۷	۲۸	۵	۵۶	۱۱	۲۸	۱۲	۶	۶	۱۵
۲۶	۴	۳۷	۴	۴۳	۱۲	۷	۴	۳۰	۶	۲۰	۷	۲۹	۵	۵۶	۱۱	۲۸	۱۲	۶	۶	۱۵
۲۷	۴	۳۶	۴	۴۲	۱۲	۷	۴	۳۰	۶	۲۰	۷	۲۹	۵	۵۶	۱۱	۲۷	۱۲	۶	۶	۱۵
۲۸	۴	۳۵	۴	۴۱	۱۲	۷	۴	۳۱	۶	۲۰	۷	۳۰	۵	۵۵	۱۱	۲۷	۱۲	۶	۶	۱۵
۲۹	۴	۳۳	۴	۳۹	۱۲	۷	۴	۳۱	۶	۳۱	۷	۳۰	۵	۵۵	۱۱	۲۷	۱۲	۶	۶	۱۶
۳۰	۴	۳۲	۴	۳۸	۱۲	۶	۴	۳۱	۶	۲۱	۷	۳۱	۵	۵۴	۱۱	۲۶	۱۲	۵	۶	۱۶
۳۱	۴	۳۱	۴	۳۷	۱۲	۶	۴	۳۱	۶	۲۱	۷	۳۱	۵	۵۴	۱۱	۲۵	۱۲	۵	۶	۱۶

اپریل

تاریخ	منتہیٰ سحر		نماز پنجگانہ کے ابتدائی اوقات										نماز کے ممنوع اوقات							
			فجر		ظہر		عصر		مغرب		عشاء		طلوع آفتاب		استوائے شمس				غروب آفتاب	
															ضحوۃ الکبریٰ		زوال آفتاب			
	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م
۱	۴	۳۰	۴	۳۶	۱۲	۶	۴	۳۱	۶	۲۱	۷	۳۲	۵	۵۳	۱۱	۲۵	۱۲	۵	۶	۱۶
۲	۴	۲۹	۴	۳۵	۱۲	۵	۴	۳۱	۶	۲۱	۷	۳۲	۵	۵۲	۱۱	۲۴	۱۲	۴	۶	۱۶
۳	۴	۲۸	۴	۳۴	۱۲	۵	۴	۳۱	۶	۲۱	۷	۳۳	۵	۵۱	۱۱	۲۴	۱۲	۴	۶	۱۶
۴	۴	۲۷	۴	۳۳	۱۲	۵	۴	۳۱	۶	۲۲	۷	۳۳	۵	۵۰	۱۱	۲۳	۱۲	۴	۶	۱۷
۵	۴	۲۶	۴	۳۲	۱۲	۴	۴	۳۱	۶	۲۲	۷	۳۴	۵	۴۹	۱۱	۲۳	۱۲	۳	۶	۱۷
۶	۴	۲۵	۴	۳۱	۱۲	۴	۴	۳۱	۶	۲۲	۷	۳۴	۵	۴۸	۱۱	۲۳	۱۲	۳	۶	۱۷
۷	۴	۲۴	۴	۳۰	۱۲	۴	۴	۳۱	۶	۲۲	۷	۳۵	۵	۴۷	۱۱	۲۳	۱۲	۳	۶	۱۷
۸	۴	۲۳	۴	۲۹	۱۲	۴	۴	۳۱	۶	۲۳	۷	۳۶	۵	۴۷	۱۱	۲۳	۱۲	۳	۶	۱۸
۹	۴	۲۲	۴	۲۸	۱۲	۳	۴	۳۱	۶	۲۳	۷	۳۶	۵	۴۶	۱۱	۲۲	۱۲	۲	۶	۱۸
۱۰	۴	۲۱	۴	۲۷	۱۲	۳	۴	۳۱	۶	۲۴	۷	۳۷	۵	۴۵	۱۱	۲۲	۱۲	۲	۶	۱۹
۱۱	۴	۲۰	۴	۲۶	۱۲	۳	۴	۳۱	۶	۲۴	۷	۳۷	۵	۴۴	۱۱	۲۱	۱۲	۲	۶	۱۹
۱۲	۴	۱۹	۴	۲۵	۱۲	۲	۴	۳۱	۶	۲۴	۷	۳۸	۵	۴۳	۱۱	۲۱	۱۲	۱	۶	۱۹
۱۳	۴	۱۸	۴	۲۴	۱۲	۲	۴	۳۱	۶	۲۵	۷	۳۸	۵	۴۲	۱۱	۲۱	۱۲	۱	۶	۲۰
۱۴	۴	۱۶	۴	۲۲	۱۲	۲	۴	۳۱	۶	۲۵	۷	۳۹	۵	۴۱	۱۱	۲۰	۱۲	۱	۶	۲۰
۱۵	۴	۱۵	۴	۲۱	۱۲	۱	۴	۳۱	۶	۲۵	۷	۳۹	۵	۴۰	۱۱	۱۹	۱۲	۰	۶	۲۰
۱۶	۴	۱۵	۴	۲۱	۱۲	۱	۴	۳۱	۶	۲۵	۷	۴۰	۵	۳۹	۱۱	۱۹	۱۲	۰	۶	۲۰
۱۷	۴	۱۴	۴	۲۰	۱۲	۱	۴	۳۱	۶	۲۶	۷	۴۰	۵	۳۸	۱۱	۱۹	۱۲	۰	۶	۲۱
۱۸	۴	۱۳	۴	۱۹	۱۲	۱	۴	۳۲	۶	۲۶	۷	۴۱	۵	۳۸	۱۱	۱۹	۱۲	۰	۶	۲۱
۱۹	۴	۱۲	۴	۱۸	۱۲	۰	۴	۳۲	۶	۲۷	۷	۴۱	۵	۳۷	۱۱	۱۸	۱۱	۵۹	۶	۲۲
۲۰	۴	۱۱	۴	۱۷	۱۲	۰	۴	۳۲	۶	۲۷	۷	۴۱	۵	۳۶	۱۱	۱۸	۱۱	۵۹	۶	۲۲
۲۱	۴	۱۰	۴	۱۶	۱۲	۰	۴	۳۲	۶	۲۷	۷	۴۲	۵	۳۴	۱۱	۱۸	۱۱	۵۹	۶	۲۲
۲۲	۴	۹	۴	۱۵	۱۱	۵۹	۴	۳۲	۶	۲۸	۷	۴۲	۵	۳۲	۱۱	۱۸	۱۱	۵۸	۶	۲۳
۲۳	۴	۸	۴	۱۴	۱۱	۵۹	۴	۳۲	۶	۲۸	۷	۴۳	۵	۳۱	۱۱	۱۷	۱۱	۵۸	۶	۲۳
۲۴	۴	۷	۴	۱۳	۱۱	۵۸	۴	۳۲	۶	۲۸	۷	۴۳	۵	۳۰	۱۱	۱۷	۱۱	۵۷	۶	۲۳
۲۵	۴	۶	۴	۱۳	۱۱	۵۸	۴	۳۲	۶	۲۹	۷	۴۴	۵	۲۹	۱۱	۱۷	۱۱	۵۷	۶	۲۴
۲۶	۴	۶	۴	۱۲	۱۱	۵۸	۴	۳۲	۶	۲۹	۷	۴۴	۵	۲۹	۱۱	۱۷	۱۱	۵۷	۶	۲۴
۲۷	۴	۵	۴	۱۱	۱۱	۵۸	۴	۳۲	۶	۲۹	۷	۴۵	۵	۲۸	۱۱	۱۶	۱۱	۵۷	۶	۲۴
۲۸	۴	۴	۴	۱۰	۱۱	۵۸	۴	۳۲	۶	۳۰	۷	۴۵	۵	۲۸	۱۱	۱۶	۱۱	۵۷	۶	۲۵
۲۹	۴	۳	۴	۹	۱۱	۵۸	۴	۳۲	۶	۳۰	۷	۴۶	۵	۲۸	۱۱	۱۶	۱۱	۵۷	۶	۲۵
۳۰	۴	۲	۴	۸	۱۱	۵۸	۴	۳۲	۶	۳۰	۷	۴۶	۵	۲۸	۱۱	۱۵	۱۱	۵۷	۶	۲۵

مئی

تاریخ	[illegible]		نماز پنجگانہ کے ابتدائی اوقات										نماز کے ممنوع اوقات							
			فجر		ظہر		عصر		مغرب		عشاء		طلوع آفتاب		استوائے شمس: ضحوۃ الکبریٰ		استوائے شمس: زوال آفتاب		غروب آفتاب	
	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م
۱	۴	۱	۴	۷	۱۱	۵۸	۴	۳۲	۶	۳۱	۷	۴۷	۵	۲۸	۱۱	۱۵	۱۱	۵۷	۶	۲۶
۲	۴	۰	۴	۶	۱۱	۵۸	۴	۳۲	۶	۳۲	۷	۴۸	۵	۲۷	۱۱	۱۵	۱۱	۵۷	۶	۲۷
۳	۳	۵۹	۴	۵	۱۱	۵۸	۴	۳۳	۶	۳۳	۷	۴۹	۵	۲۷	۱۱	۱۵	۱۱	۵۷	۶	۲۸
۴	۳	۵۸	۴	۴	۱۱	۵۸	۴	۳۳	۶	۳۳	۷	۵۰	۵	۲۶	۱۱	۱۵	۱۱	۵۷	۶	۲۸
۵	۳	۵۷	۴	۳	۱۱	۵۸	۴	۳۳	۶	۳۴	۷	۵۱	۵	۲۵	۱۱	۱۵	۱۱	۵۷	۶	۲۹
۶	۳	۵۶	۴	۲	۱۱	۵۸	۴	۳۳	۶	۳۴	۷	۵۲	۵	۲۵	۱۱	۱۴	۱۱	۵۷	۶	۲۹
۷	۳	۵۵	۴	۱	۱۱	۵۸	۴	۳۳	۶	۳۵	۷	۵۲	۵	۲۴	۱۱	۱۴	۱۱	۵۷	۶	۳۰
۸	۳	۵۴	۴	۰	۱۱	۵۸	۴	۳۳	۶	۳۵	۷	۵۳	۵	۲۳	۱۱	۱۴	۱۱	۵۷	۶	۳۰
۹	۳	۵۳	۳	۵۹	۱۱	۵۸	۴	۳۳	۶	۳۶	۷	۵۳	۵	۲۲	۱۱	۱۴	۱۱	۵۷	۶	۳۱
۱۰	۳	۵۲	۳	۵۸	۱۱	۵۷	۴	۳۳	۶	۳۶	۷	۵۴	۵	۲۱	۱۱	۱۴	۱۱	۵۶	۶	۳۱
۱۱	۳	۵۲	۳	۵۸	۱۱	۵۷	۴	۳۳	۶	۳۶	۷	۵۴	۵	۲۱	۱۱	۱۴	۱۱	۵۶	۶	۳۱
۱۲	۳	۵۱	۳	۵۷	۱۱	۵۷	۴	۳۳	۶	۳۷	۷	۵۵	۵	۲۰	۱۱	۱۴	۱۱	۵۶	۶	۳۲
۱۳	۳	۵۱	۳	۵۷	۱۱	۵۷	۴	۳۳	۶	۳۷	۷	۵۵	۵	۲۰	۱۱	۱۳	۱۱	۵۶	۶	۳۲
۱۴	۳	۵۰	۳	۵۶	۱۱	۵۷	۴	۳۳	۶	۳۷	۷	۵۶	۵	۱۹	۱۱	۱۳	۱۱	۵۶	۶	۳۲
۱۵	۳	۵۰	۳	۵۶	۱۱	۵۷	۴	۳۳	۶	۳۸	۷	۵۶	۵	۱۹	۱۱	۱۳	۱۱	۵۶	۶	۳۳
۱۶	۳	۴۹	۳	۵۵	۱۱	۵۷	۴	۳۳	۶	۳۸	۷	۵۷	۵	۱۹	۱۱	۱۳	۱۱	۵۶	۶	۳۳
۱۷	۳	۴۸	۳	۵۴	۱۱	۵۷	۴	۳۴	۶	۳۹	۷	۵۸	۵	۱۸	۱۱	۱۳	۱۱	۵۶	۶	۳۴
۱۸	۳	۴۷	۳	۵۳	۱۱	۵۷	۴	۳۴	۶	۳۹	۷	۵۹	۵	۱۸	۱۱	۱۳	۱۱	۵۶	۶	۳۴
۱۹	۳	۴۷	۳	۵۳	۱۱	۵۷	۴	۳۴	۶	۴۰	۷	۵۹	۵	۱۷	۱۱	۱۳	۱۱	۵۶	۶	۳۵
۲۰	۳	۴۶	۳	۵۲	۱۱	۵۷	۴	۳۴	۶	۴۰	۸	۰	۵	۱۷	۱۱	۱۳	۱۱	۵۶	۶	۳۵
۲۱	۳	۴۶	۳	۵۲	۱۱	۵۸	۴	۳۴	۶	۴۱	۸	۰	۵	۱۷	۱۱	۱۳	۱۱	۵۷	۶	۳۶
۲۲	۳	۴۵	۳	۵۱	۱۱	۵۸	۴	۳۵	۶	۴۱	۸	۱	۵	۱۶	۱۱	۱۳	۱۱	۵۷	۶	۳۶
۲۳	۳	۴۵	۳	۵۱	۱۱	۵۸	۴	۳۵	۶	۴۲	۸	۲	۵	۱۶	۱۱	۱۳	۱۱	۵۷	۶	۳۷
۲۴	۳	۴۴	۳	۵۰	۱۱	۵۸	۴	۳۵	۶	۴۲	۸	۳	۵	۱۶	۱۱	۱۳	۱۱	۵۷	۶	۳۷
۲۵	۳	۴۴	۳	۵۰	۱۱	۵۸	۴	۳۵	۶	۴۳	۸	۴	۵	۱۶	۱۱	۱۳	۱۱	۵۷	۶	۳۸
۲۶	۳	۴۴	۳	۵۰	۱۱	۵۸	۴	۳۶	۶	۴۳	۸	۵	۵	۱۶	۱۱	۱۳	۱۱	۵۷	۶	۳۸
۲۷	۳	۴۳	۳	۴۹	۱۱	۵۸	۴	۳۶	۶	۴۳	۸	۵	۵	۱۶	۱۱	۱۳	۱۱	۵۷	۶	۳۸
۲۸	۳	۴۳	۳	۴۹	۱۱	۵۸	۴	۳۶	۶	۴۴	۸	۶	۵	۱۵	۱۱	۱۳	۱۱	۵۷	۶	۳۹
۲۹	۳	۴۲	۳	۴۸	۱۱	۵۸	۴	۳۶	۶	۴۴	۸	۶	۵	۱۵	۱۱	۱۳	۱۱	۵۷	۶	۳۹
۳۰	۳	۴۲	۳	۴۸	۱۱	۵۸	۴	۳۶	۶	۴۴	۸	۷	۵	۱۵	۱۱	۱۲	۱۱	۵۷	۶	۳۹
۳۱	۳	۴۲	۳	۴۸	۱۱	۵۸	۴	۳۶	۶	۴۴	۸	۷	۵	۱۴	۱۱	۱۲	۱۱	۵۷	۶	۳۹

جون

تاریخ	ختم سحری		نماز پنجگانہ کے ابتدائی اوقات										نماز کے ممنوع اوقات							
			فجر		ظہر		عصر		مغرب		عشاء		طلوع آفتاب		استوائے شمس: ضحوۃ الکبریٰ		استوائے شمس: زوال آفتاب		غروب آفتاب	
	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م
۱	۳	۴۲	۳	۴۸	۱۱	۵۸	۴	۳۷	۶	۴۵	۸	۸	۵	۱۴	۱۱	۱۲	۱۱	۵۷	۶	۴۰
۲	۳	۴۱	۳	۴۷	۱۱	۵۸	۴	۳۷	۶	۴۵	۸	۸	۵	۱۴	۱۱	۱۲	۱۱	۵۷	۶	۴۰
۳	۳	۴۱	۳	۴۷	۱۱	۵۸	۴	۳۷	۶	۴۶	۸	۹	۵	۱۳	۱۱	۱۲	۱۱	۵۸	۶	۴۱
۴	۳	۴۱	۳	۴۷	۱۱	۵۹	۴	۳۷	۶	۴۷	۸	۹	۵	۱۳	۱۱	۱۲	۱۱	۵۸	۶	۴۲
۵	۳	۴۰	۳	۴۶	۱۱	۵۹	۴	۳۷	۶	۴۸	۸	۱۰	۵	۱۳	۱۱	۱۲	۱۱	۵۸	۶	۴۲
۶	۳	۴۰	۳	۴۶	۱۱	۵۹	۴	۳۷	۶	۴۸	۸	۱۰	۵	۱۳	۱۱	۱۲	۱۱	۵۸	۶	۴۳
۷	۳	۴۰	۳	۴۶	۱۲	۰	۴	۳۸	۶	۴۹	۸	۱۱	۵	۱۳	۱۱	۱۳	۱۱	۵۹	۶	۴۴
۸	۳	۴۰	۳	۴۶	۱۲	۰	۴	۳۸	۶	۴۹	۸	۱۱	۵	۱۳	۱۱	۱۳	۱۱	۵۹	۶	۴۴
۹	۳	۴۰	۳	۴۶	۱۲	۰	۴	۳۸	۶	۵۰	۸	۱۲	۵	۱۳	۱۱	۱۳	۱۱	۵۹	۶	۴۵
۱۰	۳	۴۰	۳	۴۶	۱۲	۰	۴	۳۸	۶	۵۰	۸	۱۲	۵	۱۳	۱۱	۱۳	۱۱	۵۹	۶	۴۵
۱۱	۳	۴۰	۳	۴۶	۱۲	۰	۴	۳۸	۶	۵۰	۸	۱۲	۵	۱۳	۱۱	۱۴	۱۲	۰	۶	۴۵
۱۲	۳	۴۰	۳	۴۶	۱۲	۱	۴	۳۸	۶	۵۱	۸	۱۲	۵	۱۳	۱۱	۱۴	۱۲	۰	۶	۴۶
۱۳	۳	۴۰	۳	۴۶	۱۲	۱	۴	۳۸	۶	۵۱	۸	۱۳	۵	۱۳	۱۱	۱۴	۱۲	۰	۶	۴۶
۱۴	۳	۴۰	۳	۴۶	۱۲	۱	۴	۳۸	۶	۵۱	۸	۱۳	۵	۱۳	۱۱	۱۴	۱۲	۰	۶	۴۶
۱۵	۳	۴۱	۳	۴۷	۱۲	۱	۴	۳۸	۶	۵۲	۸	۱۳	۵	۱۳	۱۱	۱۵	۱۲	۰	۶	۴۷
۱۶	۳	۴۱	۳	۴۷	۱۲	۲	۴	۳۸	۶	۵۲	۸	۱۴	۵	۱۴	۱۱	۱۵	۱۲	۱	۶	۴۷
۱۷	۳	۴۱	۳	۴۷	۱۲	۲	۴	۳۸	۶	۵۲	۸	۱۴	۵	۱۴	۱۱	۱۵	۱۲	۱	۶	۴۷
۱۸	۳	۴۱	۳	۴۷	۱۲	۲	۴	۳۹	۶	۵۳	۸	۱۵	۵	۱۴	۱۱	۱۵	۱۲	۱	۶	۴۷
۱۹	۳	۴۱	۳	۴۷	۱۲	۲	۴	۳۹	۶	۵۳	۸	۱۵	۵	۱۴	۱۱	۱۵	۱۲	۱	۶	۴۸
۲۰	۳	۴۱	۳	۴۷	۱۲	۲	۴	۳۹	۶	۵۳	۸	۱۶	۵	۱۴	۱۱	۱۵	۱۲	۱	۶	۴۸
۲۱	۳	۴۱	۳	۴۷	۱۲	۲	۴	۳۹	۶	۵۳	۸	۱۶	۵	۱۴	۱۱	۱۵	۱۲	۱	۶	۴۸
۲۲	۳	۴۱	۳	۴۷	۱۲	۲	۴	۳۹	۶	۵۳	۸	۱۶	۵	۱۴	۱۱	۱۵	۱۲	۱	۶	۴۸
۲۳	۳	۴۱	۳	۴۷	۱۲	۳	۴	۳۹	۶	۵۳	۸	۱۷	۵	۱۵	۱۱	۱۵	۱۲	۲	۶	۴۸
۲۴	۳	۴۱	۳	۴۷	۱۲	۳	۴	۴۰	۶	۵۳	۸	۱۷	۵	۱۵	۱۱	۱۵	۱۲	۲	۶	۴۸
۲۵	۳	۴۱	۳	۴۷	۱۲	۳	۴	۴۰	۶	۵۴	۸	۱۷	۵	۱۵	۱۱	۱۶	۱۲	۲	۶	۴۹
۲۶	۳	۴۲	۳	۴۸	۱۲	۳	۴	۴۰	۶	۵۴	۸	۱۷	۵	۱۵	۱۱	۱۶	۱۲	۲	۶	۴۹
۲۷	۳	۴۲	۳	۴۸	۱۲	۴	۴	۴۰	۶	۵۴	۸	۱۷	۵	۱۶	۱۱	۱۶	۱۲	۳	۶	۴۹
۲۸	۳	۴۲	۳	۴۸	۱۲	۴	۴	۴۱	۶	۵۴	۸	۱۷	۵	۱۶	۱۱	۱۶	۱۲	۳	۶	۴۹
۲۹	۳	۴۲	۳	۴۸	۱۲	۴	۴	۴۱	۶	۵۴	۸	۱۷	۵	۱۶	۱۱	۱۶	۱۲	۳	۶	۴۹
۳۰	۳	۴۲	۳	۴۸	۱۲	۴	۴	۴۱	۶	۵۴	۸	۱۷	۵	۱۶	۱۱	۱۶	۱۲	۳	۶	۴۹

جولائی

تاریخ	صبح صادق		نمازِ پنجگانہ کے ابتدائی اوقات										نماز کے ممنوع اوقات							
			فجر		ظہر		عصر		مغرب		عشاء		طلوعِ آفتاب		استوائے شمس				غروبِ آفتاب	
															ضحوۃ الکبریٰ		زوالِ آفتاب			
	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م
۱	۳	۴۳	۳	۴۹	۱۲	۵	۴	۴۱	۶	۵۵	۸	۱۷	۵	۱۷	۱۱	۱۷	۱۲	۴	۶	۵۰
۲	۳	۴۳	۳	۴۹	۱۲	۵	۴	۴۲	۶	۵۵	۸	۱۷	۵	۱۷	۱۱	۱۷	۱۲	۴	۶	۵۰
۳	۳	۴۴	۳	۵۰	۱۲	۴	۴	۴۲	۶	۵۵	۸	۱۷	۵	۱۸	۱۱	۱۷	۱۲	۵	۶	۵۰
۴	۳	۴۴	۳	۵۰	۱۲	۴	۴	۴۲	۶	۵۵	۸	۱۷	۵	۱۸	۱۱	۱۷	۱۲	۵	۶	۵۰
۵	۳	۴۵	۳	۵۱	۱۲	۶	۴	۴۳	۶	۵۵	۸	۱۷	۵	۱۹	۱۱	۱۸	۱۲	۵	۶	۵۰
۶	۳	۴۵	۳	۵۱	۱۲	۶	۴	۴۳	۶	۵۵	۸	۱۷	۵	۱۹	۱۱	۱۸	۱۲	۵	۶	۵۰
۷	۳	۴۵	۳	۵۱	۱۲	۶	۴	۴۴	۶	۵۵	۸	۱۶	۵	۲۰	۱۱	۱۸	۱۲	۵	۶	۵۰
۸	۳	۴۶	۳	۵۲	۱۲	۶	۴	۴۴	۶	۵۵	۸	۱۶	۵	۲۰	۱۱	۱۸	۱۲	۵	۶	۵۰
۹	۳	۴۶	۳	۵۲	۱۲	۶	۴	۴۴	۶	۵۴	۸	۱۶	۵	۲۱	۱۱	۱۹	۱۲	۵	۶	۴۹
۱۰	۳	۴۷	۳	۵۳	۱۲	۶	۴	۴۵	۶	۵۴	۸	۱۶	۵	۲۱	۱۱	۱۹	۱۲	۵	۶	۴۹
۱۱	۳	۴۸	۳	۵۴	۱۲	۶	۴	۴۵	۶	۵۴	۸	۱۶	۵	۲۱	۱۱	۱۹	۱۲	۵	۶	۴۹
۱۲	۳	۴۹	۳	۵۵	۱۲	۷	۴	۴۵	۶	۵۴	۸	۱۵	۵	۲۲	۱۱	۲۰	۱۲	۶	۶	۴۹
۱۳	۳	۵۰	۳	۵۶	۱۲	۷	۴	۴۴	۶	۵۴	۸	۱۵	۵	۲۲	۱۱	۲۰	۱۲	۶	۶	۴۹
۱۴	۳	۵۰	۳	۵۶	۱۲	۷	۴	۴۴	۶	۵۴	۸	۱۵	۵	۲۳	۱۱	۲۰	۱۲	۶	۶	۴۹
۱۵	۳	۵۱	۳	۵۷	۱۲	۷	۴	۴۴	۶	۵۴	۸	۱۵	۵	۲۳	۱۱	۲۱	۱۲	۶	۶	۴۹
۱۶	۳	۵۱	۳	۵۷	۱۲	۷	۴	۴۴	۶	۵۳	۸	۱۵	۵	۲۳	۱۱	۲۱	۱۲	۶	۶	۴۸
۱۷	۳	۵۲	۳	۵۸	۱۲	۷	۴	۴۴	۶	۵۳	۸	۱۴	۵	۲۴	۱۱	۲۱	۱۲	۶	۶	۴۸
۱۸	۳	۵۲	۳	۵۸	۱۲	۷	۴	۴۴	۶	۵۲	۸	۱۴	۵	۲۴	۱۱	۲۱	۱۲	۶	۶	۴۷
۱۹	۳	۵۳	۳	۵۹	۱۲	۷	۴	۴۴	۶	۵۲	۸	۱۴	۵	۲۵	۱۱	۲۱	۱۲	۶	۶	۴۷
۲۰	۳	۵۳	۳	۵۹	۱۲	۷	۴	۴۴	۶	۵۲	۸	۱۳	۵	۲۵	۱۱	۲۱	۱۲	۶	۶	۴۷
۲۱	۳	۵۴	۴	۰	۱۲	۷	۴	۴۴	۶	۵۲	۸	۱۳	۵	۲۵	۱۱	۲۱	۱۲	۶	۶	۴۷
۲۲	۳	۵۴	۴	۰	۱۲	۷	۴	۴۴	۶	۵۱	۸	۱۲	۵	۲۶	۱۱	۲۱	۱۲	۶	۶	۴۶
۲۳	۳	۵۵	۴	۱	۱۲	۷	۴	۴۴	۶	۵۱	۸	۱۲	۵	۲۶	۱۱	۲۱	۱۲	۶	۶	۴۶
۲۴	۳	۵۵	۴	۱	۱۲	۷	۴	۴۴	۶	۵۱	۸	۱۱	۵	۲۷	۱۱	۲۱	۱۲	۶	۶	۴۶
۲۵	۳	۵۶	۴	۲	۱۲	۷	۴	۴۴	۶	۵۰	۸	۱۰	۵	۲۷	۱۱	۲۱	۱۲	۶	۶	۴۵
۲۶	۳	۵۶	۴	۲	۱۲	۶	۴	۴۴	۶	۵۰	۸	۹	۵	۲۸	۱۱	۲۱	۱۲	۵	۶	۴۵
۲۷	۳	۵۷	۴	۳	۱۲	۶	۴	۴۴	۶	۴۹	۸	۹	۵	۲۸	۱۱	۲۱	۱۲	۵	۶	۴۴
۲۸	۳	۵۸	۴	۴	۱۲	۶	۴	۴۳	۶	۴۹	۸	۸	۵	۲۸	۱۱	۲۱	۱۲	۵	۶	۴۴
۲۹	۳	۵۹	۴	۵	۱۲	۶	۴	۴۳	۶	۴۸	۸	۷	۵	۲۹	۱۱	۲۲	۱۲	۵	۶	۴۳
۳۰	۴	۰	۴	۶	۱۲	۶	۴	۴۳	۶	۴۸	۸	۶	۵	۲۹	۱۱	۲۲	۱۲	۵	۶	۴۳
۳۱	۴	۰	۴	۶	۱۲	۶	۴	۴۳	۶	۴۸	۸	۵	۵	۲۹	۱۱	۲۲	۱۲	۵	۶	۴۳

اگست

تاریخ	ختم سحر		نماز پنجگانہ کے ابتدائی اوقات										نماز کے ممنوع اوقات							
			فجر		ظہر		عصر		مغرب		عشاء		طلوع آفتاب		استوائے شمس				غروب آفتاب	
															ضحوۃ الکبریٰ		زوال آفتاب			
	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م
۱	۴	۱	۴	۷	۱۲	۷	۴	۴۳	۶	۴۷	۸	۵	۵	۳۰	۱۱	۲۲	۱۲	۶	۶	۴۲
۲	۴	۱	۴	۷	۱۲	۷	۴	۴۳	۶	۴۷	۸	۵	۵	۳۰	۱۱	۲۲	۱۲	۶	۶	۴۲
۳	۴	۲	۴	۸	۱۲	۷	۴	۴۲	۶	۴۶	۸	۴	۵	۳۱	۱۱	۲۲	۱۲	۶	۶	۴۱
۴	۴	۲	۴	۸	۱۲	۷	۴	۴۲	۶	۴۶	۸	۴	۵	۳۱	۱۱	۲۲	۱۲	۶	۶	۴۱
۵	۴	۳	۴	۹	۱۲	۷	۴	۴۲	۶	۴۵	۸	۳	۵	۳۲	۱۱	۲۲	۱۲	۶	۶	۴۰
۶	۴	۳	۴	۹	۱۲	۷	۴	۴۲	۶	۴۵	۸	۲	۵	۳۲	۱۱	۲۲	۱۲	۶	۶	۴۰
۷	۴	۴	۴	۱۰	۱۲	۷	۴	۴۱	۶	۴۴	۸	۱	۵	۳۲	۱۱	۲۲	۱۲	۶	۶	۳۹
۸	۴	۵	۴	۱۱	۱۲	۷	۴	۴۱	۶	۴۳	۸	۰	۵	۳۳	۱۱	۲۲	۱۲	۶	۶	۳۸
۹	۴	۵	۴	۱۱	۱۲	۶	۴	۴۱	۶	۴۲	۷	۵۹	۵	۳۳	۱۱	۲۲	۱۲	۵	۶	۳۷
۱۰	۴	۶	۴	۱۲	۱۲	۶	۴	۴۱	۶	۴۱	۷	۵۸	۵	۳۴	۱۱	۲۲	۱۲	۵	۶	۳۶
۱۱	۴	۶	۴	۱۲	۱۲	۶	۴	۴۰	۶	۴۱	۷	۵۷	۵	۳۴	۱۱	۲۲	۱۲	۵	۶	۳۶
۱۲	۴	۷	۴	۱۳	۱۲	۶	۴	۴۰	۶	۴۰	۷	۵۶	۵	۳۴	۱۱	۲۲	۱۲	۵	۶	۳۵
۱۳	۴	۸	۴	۱۴	۱۲	۶	۴	۴۰	۶	۳۹	۷	۵۵	۵	۳۵	۱۱	۲۲	۱۲	۵	۶	۳۴
۱۴	۴	۸	۴	۱۴	۱۲	۶	۴	۴۰	۶	۳۹	۷	۵۴	۵	۳۵	۱۱	۲۲	۱۲	۵	۶	۳۴
۱۵	۴	۹	۴	۱۵	۱۲	۵	۴	۳۹	۶	۳۸	۷	۵۳	۵	۳۵	۱۱	۲۲	۱۲	۴	۶	۳۳
۱۶	۴	۹	۴	۱۵	۱۲	۵	۴	۳۹	۶	۳۸	۷	۵۳	۵	۳۶	۱۱	۲۱	۱۲	۴	۶	۳۳
۱۷	۴	۱۰	۴	۱۶	۱۲	۵	۴	۳۹	۶	۳۷	۷	۵۲	۵	۳۶	۱۱	۲۱	۱۲	۴	۶	۳۲
۱۸	۴	۱۰	۴	۱۶	۱۲	۵	۴	۳۸	۶	۳۶	۷	۵۱	۵	۳۶	۱۱	۲۱	۱۲	۴	۶	۳۱
۱۹	۴	۱۱	۴	۱۷	۱۲	۵	۴	۳۸	۶	۳۵	۷	۵۰	۵	۳۷	۱۱	۲۱	۱۲	۴	۶	۳۰
۲۰	۴	۱۱	۴	۱۷	۱۲	۴	۴	۳۷	۶	۳۴	۷	۴۹	۵	۳۷	۱۱	۲۱	۱۲	۳	۶	۲۹
۲۱	۴	۱۲	۴	۱۸	۱۲	۴	۴	۳۷	۶	۳۳	۷	۴۷	۵	۳۸	۱۱	۲۱	۱۲	۳	۶	۲۸
۲۲	۴	۱۳	۴	۱۹	۱۲	۴	۴	۳۶	۶	۳۲	۷	۴۶	۵	۳۸	۱۱	۲۰	۱۲	۳	۶	۲۷
۲۳	۴	۱۴	۴	۲۰	۱۲	۴	۴	۳۶	۶	۳۱	۷	۴۵	۵	۳۹	۱۱	۲۰	۱۲	۳	۶	۲۶
۲۴	۴	۱۴	۴	۲۰	۱۲	۳	۴	۳۵	۶	۳۰	۷	۴۴	۵	۳۹	۱۱	۲۰	۱۲	۲	۶	۲۵
۲۵	۴	۱۵	۴	۲۱	۱۲	۳	۴	۳۴	۶	۲۹	۷	۴۳	۵	۴۰	۱۱	۲۰	۱۲	۲	۶	۲۴
۲۶	۴	۱۵	۴	۲۱	۱۲	۳	۴	۳۳	۶	۲۸	۷	۴۲	۵	۴۰	۱۱	۲۰	۱۲	۲	۶	۲۳
۲۷	۴	۱۶	۴	۲۲	۱۲	۳	۴	۳۳	۶	۲۷	۷	۴۱	۵	۴۱	۱۱	۲۰	۱۲	۲	۶	۲۲
۲۸	۴	۱۶	۴	۲۲	۱۲	۲	۴	۳۲	۶	۲۶	۷	۴۰	۵	۴۱	۱۱	۱۹	۱۲	۱	۶	۲۱
۲۹	۴	۱۷	۴	۲۳	۱۲	۲	۴	۳۲	۶	۲۵	۷	۳۹	۵	۴۱	۱۱	۱۹	۱۲	۱	۶	۲۰
۳۰	۴	۱۷	۴	۲۳	۱۲	۲	۴	۳۲	۶	۲۴	۷	۳۸	۵	۴۲	۱۱	۱۹	۱۲	۱	۶	۱۹
۳۱	۴	۱۸	۴	۲۴	۱۲	۱	۴	۳۱	۶	۲۳	۷	۳۷	۵	۴۲	۱۱	۱۹	۱۲	۰	۶	۱۸

ستمبر

تاریخ	ختم سحری		نمازِ پنجگانہ کے ابتدائی اوقات										نماز کے ممنوع اوقات							
			فجر		ظہر		عصر		مغرب		عشاء		طلوع آفتاب		استوائے شمس: ضحوۃ الکبریٰ		استوائے شمس: زوال آفتاب		غروب آفتاب	
	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م
۱	۴	۱۸	۴	۲۴	۱۲	۱	۴	۳۱	۶	۲۳	۷	۳۶	۵	۴۳	۱۱	۱۹	۱۲	۰	۶	۱۸
۲	۴	۱۹	۴	۲۵	۱۲	۱	۴	۳۱	۶	۲۲	۷	۳۵	۵	۴۲	۱۱	۱۹	۱۲	۰	۶	۱۷
۳	۴	۲۰	۴	۲۶	۱۲	۱	۴	۳۰	۶	۲۲	۷	۳۴	۵	۴۲	۱۱	۱۹	۱۲	۰	۶	۱۷
۴	۴	۲۱	۴	۲۷	۱۲	۱	۴	۳۰	۶	۲۱	۷	۳۳	۵	۴۳	۱۱	۱۹	۱۲	۰	۶	۱۶
۵	۴	۲۲	۴	۲۸	۱۲	-	۴	۲۹	۶	۲۰	۷	۳۲	۵	۴۳	۱۱	۱۹	۱۱	۵۹	۶	۱۵
۶	۴	۲۲	۴	۲۸	۱۲	-	۴	۲۹	۶	۱۹	۷	۳۱	۵	۴۴	۱۱	۱۹	۱۱	۵۹	۶	۱۴
۷	۴	۲۲	۴	۲۸	۱۲	-	۴	۲۸	۶	۱۸	۷	۳۰	۵	۴۳	۱۱	۱۸	۱۱	۵۹	۶	۱۳
۸	۴	۲۲	۴	۲۸	۱۱	۵۹	۴	۲۷	۶	۱۷	۷	۲۹	۵	۴۴	۱۱	۱۸	۱۱	۵۸	۶	۱۲
۹	۴	۲۲	۴	۲۸	۱۱	۵۹	۴	۲۶	۶	۱۵	۷	۲۸	۵	۴۵	۱۱	۱۷	۱۱	۵۸	۶	۱۰
۱۰	۴	۲۲	۴	۲۸	۱۱	۵۸	۴	۲۵	۶	۱۴	۷	۲۶	۵	۴۵	۱۱	۱۶	۱۱	۵۷	۶	۹
۱۱	۴	۲۲	۴	۲۸	۱۱	۵۸	۴	۲۴	۶	۱۳	۷	۲۵	۵	۴۵	۱۱	۱۶	۱۱	۵۷	۶	۸
۱۲	۴	۲۳	۴	۲۹	۱۱	۵۷	۴	۲۳	۶	۱۲	۷	۲۴	۵	۴۵	۱۱	۱۶	۱۱	۵۶	۶	۷
۱۳	۴	۲۳	۴	۲۹	۱۱	۵۷	۴	۲۲	۶	۱۱	۷	۲۳	۵	۴۶	۱۱	۱۵	۱۱	۵۶	۶	۶
۱۴	۴	۲۳	۴	۲۹	۱۱	۵۷	۴	۲۱	۶	۱۰	۷	۲۲	۵	۴۶	۱۱	۱۵	۱۱	۵۶	۶	۵
۱۵	۴	۲۳	۴	۲۹	۱۱	۵۶	۴	۲۱	۶	۹	۷	۲۱	۵	۴۶	۱۱	۱۴	۱۱	۵۵	۶	۴
۱۶	۴	۲۴	۴	۳۰	۱۱	۵۶	۴	۲۰	۶	۹	۷	۲۰	۵	۴۶	۱۱	۱۴	۱۱	۵۵	۶	[illegible]
۱۷	۴	۲۴	۴	۳۰	۱۱	۵۶	۴	۱۹	۶	۸	۷	۱۹	۵	۴۷	۱۱	۱۴	۱۱	۵۵	۶	[illegible]
۱۸	۴	۲۵	۴	۳۱	۱۱	۵۶	۴	۱۹	۶	۷	۷	۱۸	۵	۴۷	۱۱	۱۴	۱۱	۵۵	۶	۲
۱۹	۴	۲۵	۴	۳۱	۱۱	۵۵	۴	۱۸	۶	۶	۷	۱۷	۵	۴۷	۱۱	۱۴	۱۱	۵۴	۶	۱
۲۰	۴	۲۶	۴	۳۲	۱۱	۵۵	۴	۱۸	۶	۵	۷	۱۶	۵	۴۸	۱۱	۱۴	۱۱	۵۴	۶	[illegible]
۲۱	۴	۲۶	۴	۳۲	۱۱	۵۵	۴	۱۷	۶	۴	۷	۱۵	۵	۴۸	۱۱	۱۳	۱۱	۵۴	۵	۵۹
۲۲	۴	۲۶	۴	۳۲	۱۱	۵۴	۴	۱۷	۶	۳	۷	۱۴	۵	۴۸	۱۱	۱۳	۱۱	۵۳	۵	۵۸
۲۳	۴	۲۷	۴	۳۳	۱۱	۵۴	۴	۱۶	۶	۲	۷	۱۳	۵	۴۸	۱۱	۱۳	۱۱	۵۳	۵	۵۷
۲۴	۴	۲۷	۴	۳۳	۱۱	۵۲	۴	۱۵	۶	۱	۷	۱۲	۵	۴۹	۱۱	۱۲	۱۱	۵۳	۵	۵۶
۲۵	۴	۲۷	۴	۳۳	۱۱	۵۳	۴	۱۴	۶	۰	۷	۱۱	۵	۴۹	۱۱	۱۲	۱۱	۵۲	۵	۵۵
۲۶	۴	۲۸	۴	۳۴	۱۱	۵۳	۴	۱۳	۵	۵۹	۷	۱۰	۵	۴۹	۱۱	۱۲	۱۱	۵۲	۵	۵۴
۲۷	۴	۲۸	۴	۳۴	۱۱	۵۳	۴	۱۳	۵	۵۸	۷	۹	۵	۵۰	۱۱	۱۱	۱۱	۵۲	۵	۵۳
۲۸	۴	۲۹	۴	۳۵	۱۱	۵۲	۴	۱۱	۵	۵۷	۷	۸	۵	۵۰	۱۱	۱۱	۱۱	۵۱	۵	۵۲
۲۹	۴	۲۹	۴	۳۵	۱۱	۵۲	۴	۱۱	۵	۵۶	۷	۷	۵	۵۱	۱۱	۱۰	۱۱	۵۱	۵	۵۱
۳۰	۴	۲۹	۴	۳۵	۱۱	۵۲	۴	۱۰	۵	۵۵	۷	۶	۵	۵۱	۱۱	۱۰	۱۱	۵۱	۵	۵۰

اکتوبر

تاریخ	[illegible]		نماز پنجگانہ کے ابتدائی اوقات										نماز کے ممنوع اوقات							
			فجر		ظہر		عصر		مغرب		عشاء		طلوع آفتاب		استوائے شمس ضحوۃ الکبریٰ		استوائے شمس زوال آفتاب		غروب آفتاب	
	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م
۱	۴	۳۰	۴	۳۶	۱۱	۵۱	۴	۹	۵	۵۳	۷	۴	۵	۵۲	۱۱	۹	۱۱	۵۰	۵	۴۸
۲	۴	۳۰	۴	۳۶	۱۱	۵۱	۴	۸	۵	۵۳	۷	۳	۵	۵۲	۱۱	۸	۱۱	۵۰	۵	۴۸
۳	۴	۳۰	۴	۳۶	۱۱	۵۱	۴	۷	۵	۵۲	۷	۳	۵	۵۳	۱۱	۷	۱۱	۵۰	۵	۴۷
۴	۴	۳۱	۴	۳۷	۱۱	۵۱	۴	۵	۵	۵۱	۷	۲	۵	۵۳	۱۱	۷	۱۱	۵۰	۵	۴۶
۵	۴	۳۱	۴	۳۷	۱۱	۵۰	۴	۴	۵	۵۰	۷	۱	۵	۵۳	۱۱	۷	۱۱	۴۹	۵	۴۵
۶	۴	۳۱	۴	۳۷	۱۱	۵۰	۴	۴	۵	۴۹	۷	۰	۵	۵۴	۱۱	۷	۱۱	۴۹	۵	۴۴
۷	۴	۳۲	۴	۳۸	۱۱	۵۰	۴	۴	۵	۴۸	۶	۵۹	۵	۵۴	۱۱	۷	۱۱	۴۹	۵	۴۳
۸	۴	۳۳	۴	۳۹	۱۱	۵۰	۴	۴	۵	۴۷	۶	۵۸	۵	۵۴	۱۱	۷	۱۱	۴۹	۵	۴۲
۹	۴	۳۳	۴	۳۹	۱۱	۵۰	۴	۴	۵	۴۶	۶	۵۷	۵	۵۵	۱۱	۶	۱۱	۴۹	۵	۴۱
۱۰	۴	۳۴	۴	۴۰	۱۱	۴۹	۴	۴	۵	۴۵	۶	۵۶	۵	۵۵	۱۱	۶	۱۱	۴۸	۵	۴۰
۱۱	۴	۳۴	۴	۴۰	۱۱	۴۹	۴	۳	۵	۴۴	۶	۵۵	۵	۵۵	۱۱	۶	۱۱	۴۸	۵	۳۹
۱۲	۴	۳۴	۴	۴۰	۱۱	۴۹	۴	۲	۵	۴۳	۶	۵۴	۵	۵۶	۱۱	۵	۱۱	۴۸	۵	۳۸
۱۳	۴	۳۴	۴	۴۰	۱۱	۴۸	۴	۱	۵	۴۲	۶	۵۳	۵	۵۶	۱۱	۵	۱۱	۴۷	۵	۳۷
۱۴	۴	۳۵	۴	۴۱	۱۱	۴۷	۳	۵۹	۵	۴۰	۶	۵۲	۵	۵۶	۱۱	۴	۱۱	۴۶	۵	۳۵
۱۵	۴	۳۵	۴	۴۱	۱۱	۴۷	۳	۵۸	۵	۳۹	۶	۵۱	۵	۵۷	۱۱	۳	۱۱	۴۶	۵	۳۴
۱۶	۴	۳۵	۴	۴۱	۱۱	۴۶	۳	۵۷	۵	۳۸	۶	۵۱	۵	۵۷	۱۱	۳	۱۱	۴۵	۵	۳۳
۱۷	۴	۳۵	۴	۴۱	۱۱	۴۶	۳	۵۷	۵	۳۷	۶	۵۰	۵	۵۸	۱۱	۳	۱۱	۴۵	۵	۳۲
۱۸	۴	۳۶	۴	۴۲	۱۱	۴۶	۳	۵۶	۵	۳۷	۶	۵۰	۵	۵۸	۱۱	۳	۱۱	۴۵	۵	۳۳
۱۹	۴	۳۶	۴	۴۲	۱۱	۴۶	۳	۵۵	۵	۳۶	۶	۴۹	۵	۵۹	۱۱	۲	۱۱	۴۵	۵	۳۱
۲۰	۴	۳۶	۴	۴۲	۱۱	۴۶	۳	۵۴	۵	۳۶	۶	۴۸	۵	۵۹	۱۱	۲	۱۱	۴۵	۵	۳۱
۲۱	۴	۳۶	۴	۴۲	۱۱	۴۶	۳	۵۳	۵	۳۵	۶	۴۸	۵	۵۹	۱۱	۲	۱۱	۴۵	۵	۳۰
۲۲	۴	۳۷	۴	۴۳	۱۱	۴۶	۳	۵۲	۵	۳۴	۶	۴۷	۶	۰	۱۱	۲	۱۱	۴۵	۵	۲۹
۲۳	۴	۳۷	۴	۴۳	۱۱	۴۶	۳	۵۱	۵	۳۳	۶	۴۶	۶	۰	۱۱	۲	۱۱	۴۵	۵	۲۸
۲۴	۴	۳۷	۴	۴۳	۱۱	۴۶	۳	۵۰	۵	۳۲	۶	۴۵	۶	۱	۱۱	۲	۱۱	۴۵	۵	۲۸
۲۵	۴	۳۸	۴	۴۴	۱۱	۴۵	۳	۵۰	۵	۳۲	۶	۴۴	۶	۱	۱۱	۲	۱۱	۴۴	۵	۲۷
۲۶	۴	۳۸	۴	۴۴	۱۱	۴۵	۳	۴۹	۵	۳۲	۶	۴۳	۶	۱	۱۱	۲	۱۱	۴۴	۵	۲۷
۲۷	۴	۳۹	۴	۴۵	۱۱	۴۵	۳	۴۹	۵	۳۲	۶	۴۳	۶	۱	۱۱	۲	۱۱	۴۴	۵	۲۷
۲۸	۴	۳۹	۴	۴۵	۱۱	۴۵	۳	۴۹	۵	۳۱	۶	۴۲	۶	۲	۱۱	۲	۱۱	۴۴	۵	۲۶
۲۹	۴	۴۰	۴	۴۶	۱۱	۴۵	۳	۴۸	۵	۳۱	۶	۴۱	۶	۲	۱۱	۲	۱۱	۴۴	۵	۲۶
۳۰	۴	۴۱	۴	۴۷	۱۱	۴۵	۳	۴۸	۵	۳۱	۶	۴۱	۶	۲	۱۱	۲	۱۱	۴۴	۵	۲۶
۳۱	۴	۴۱	۴	۴۷	۱۱	۴۵	۳	۴۷	۵	۳۰	۶	۴۰	۶	۳	۱۱	۲	۱۱	۴۴	۵	۲۵

نومبر

تاریخ	منتہائے سحر		نمازِ پنجگانہ کے ابتدائی اوقات										نماز کے ممنوع اوقات							
			فجر		ظہر		عصر		مغرب		عشاء		طلوع آفتاب		استوائے شمس				غروب آفتاب	
															ضحوۃ الکبریٰ		زوال آفتاب			
	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م
۱	۴	۴۲	۴	۴۸	۱۱	۴۵	۳	۴۷	۵	۳۰	۶	۴۰	۶	۳	۱۱	۲	۱۱	۴۴	۵	۲۵
۲	۴	۴۲	۴	۴۸	۱۱	۴۵	۳	۴۶	۵	۲۹	۶	۳۹	۶	۴	۱۱	۲	۱۱	۴۴	۵	۲۴
۳	۴	۴۳	۴	۴۹	۱۱	۴۵	۳	۴۶	۵	۲۸	۶	۳۹	۶	۵	۱۱	۲	۱۱	۴۴	۵	۲۳
۴	۴	۴۳	۴	۴۹	۱۱	۴۵	۳	۴۵	۵	۲۶	۶	۳۸	۶	۷	۱۱	۱	۱۱	۴۴	۵	۲۱
۵	۴	۴۴	۴	۵۰	۱۱	۴۵	۳	۴۵	۵	۲۵	۶	۳۸	۶	۸	۱۱	۱	۱۱	۴۴	۵	۲۰
۶	۴	۴۴	۴	۵۰	۱۱	۴۵	۳	۴۴	۵	۲۵	۶	۳۷	۶	۸	۱۱	۱	۱۱	۴۴	۵	۳۰
۷	۴	۴۵	۴	۵۱	۱۱	۴۵	۲	۴۴	۵	۲۴	۶	۳۷	۶	۹	۱۱	۱	۱۱	۴۴	۵	۱۹
۸	۴	۴۵	۴	۵۱	۱۱	۴۵	۳	۴۳	۵	۲۴	۶	۳۷	۶	۹	۱۱	۱	۱۱	۴۴	۵	۱۹
۹	۴	۴۶	۴	۵۲	۱۱	۴۵	۳	۴۳	۵	۲۳	۶	۳۶	۶	۱۰	۱۱	۱	۱۱	۴۴	۵	۱۸
۱۰	۴	۴۶	۴	۵۲	۱۱	۴۵	۳	۴۳	۵	۲۲	۶	۳۶	۶	۱۰	۱۱	۱	۱۱	۴۴	۵	۱۸
۱۱	۴	۴۷	۴	۵۳	۱۱	۴۶	۳	۴۲	۵	۲۳	۶	۳۶	۶	۱۱	۱۱	۱	۱۱	۴۵	۵	۱۸
۱۲	۴	۴۷	۴	۵۳	۱۱	۴۶	۳	۴۲	۵	۲۲	۶	۳۶	۶	۱۲	۱۱	۱	۱۱	۴۵	۵	۱۷
۱۳	۴	۴۱	۴	۵۴	۱۱	۴۶	۳	۴۲	۵	۲۲	۶	۳۵	۶	۱۳	۱۱	۱	۱۱	۴۵	۵	۱۷
۱۴	۳	۴۸	۴	۵۴	۱۱	۴۶	۳	۴۱	۵	۲۱	۶	۳۵	۶	۱۳	۱۱	۱	۱۱	۴۵	۵	۱۶
۱۵	۴	۴۹	۴	۵۵	۱۱	۴۶	۳	۴۱	۵	۲۱	۶	۳۵	۶	۱۴	۱۱	۱	۱۱	۴۵	۵	۱۶
۱۶	۴	۴۹	۴	۵۵	۱۱	۴۷	۳	۴۱	۵	۲۱	۶	۳۵	۶	۱۵	۱۱	۱	۱۱	۴۶	۵	۱۶
۱۷	۴	۵۰	۴	۵۶	۱۱	۴۷	۳	۴۰	۵	۲۰	۶	۳۵	۶	۱۵	۱۱	۱	۱۱	۴۶	۵	۱۵
۱۸	۴	۵۱	۴	۵۷	۱۱	۴۷	۳	۴۰	۵	۲۰	۶	۳۵	۶	۱۶	۱۱	۲	۱۱	۴۶	۵	۱۵
۱۹	۴	۵۲	۴	۵۸	۱۱	۴۷	۳	۴۰	۵	۲۰	۶	۳۵	۶	۱۶	۱۱	۲	۱۱	۴۶	۵	۱۵
۲۰	۴	۵۲	۴	۵۸	۱۱	۴۷	۲	۳۹	۵	۲۰	۶	۳۴	۶	۱۷	۱۱	۲	۱۱	۴۶	۵	۱۵
۲۱	۴	۵۳	۴	۵۹	۱۱	۴۷	۳	۳۹	۵	۲۰	۶	۳۴	۶	۱۷	۱۱	۳	۱۱	۴۶	۵	۱۵
۲۲	۴	۵۳	۴	۵۹	۱۱	۴۸	۳	۳۹	۵	۲۰	۶	۳۴	۶	۱۸	۱۱	۳	۱۱	۴۶	۵	۱۵
۲۳	۴	۵۴	۵	۰	۱۱	۴۸	۳	۳۹	۵	۱۹	۶	۳۴	۶	۱۹	۱۱	۳	۱۱	۴۷	۵	۱۴
۲۴	۴	۵۴	۵	۰	۱۱	۴۸	۳	۳۹	۵	۱۹	۶	۳۴	۶	۱۹	۱۱	۳	۱۱	۴۷	۵	۱۴
۲۵	۴	۵۴	۵	۰	۱۱	۴۸	۳	۳۸	۵	۱۹	۶	۳۴	۶	۲۰	۱۱	۳	۱۱	۴۷	۵	۱۴
۲۶	۴	۵۵	۵	۱	۱۱	۴۸	۳	۳۸	۵	۱۹	۶	۳۴	۶	۲۰	۱۱	۳	۱۱	۴۷	۵	۱۴
۲۷	۴	۵۵	۵	۱	۱۱	۴۹	۳	۳۸	۵	۱۹	۶	۳۴	۶	۲۱	۱۱	۳	۱۱	۴۷	۵	۱۴
۲۸	۴	۵۶	۵	۲	۱۱	۴۹	۳	۳۸	۵	۱۹	۶	۳۴	۶	۲۱	۱۱	۴	۱۱	۴۸	۵	۱۴
۲۹	۴	۵۷	۵	۳	۱۱	۴۹	۳	۳۸	۵	۱۹	۶	۳۴	۶	۲۲	۱۱	۴	۱۱	۴۸	۵	۱۴
۳۰	۴	۵۷	۵	۳	۱۱	۵۰	۳	۳۸	۵	۱۹	۶	۳۴	۶	۲۳	۱۱	۴	۱۱	۴۹	۵	۱۴

دسمبر

تاریخ	ختم سحری		نماز پنجگانہ کے ابتدائی اوقات										نماز کے ممنوع اوقات							
			فجر		ظہر		عصر		مغرب		عشاء		طلوع آفتاب		استوائے شمس				غروب آفتاب	
															ضحوة الکبریٰ		زوال آفتاب			
	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م
۱	۴	۵۸	۵	۴	۱۱	۵۰	۳	۳۸	۵	۱۹	۶	۳۴	۶	۳۴	۱۱	۵	۱۱	۴۹	۵	۱۴
۲	۴	۵۹	۵	۵	۱۱	۵۰	۳	۳۸	۵	۱۹	۶	۳۵	۶	۳۴	۱۱	۵	۱۱	۴۹	۵	۱۴
۳	۵	۱	۵	۷	۱۱	۵۰	۳	۳۸	۵	۱۹	۶	۳۵	۶	۳۵	۱۱	۶	۱۱	۵۰	۵	۱۴
۴	۵	۲	۵	۸	۱۱	۵۱	۳	۳۸	۵	۱۹	۶	۳۵	۶	۳۶	۱۱	۷	۱۱	۵۰	۵	۱۴
۵	۵	۳	۵	۹	۱۱	۵۲	۳	۳۸	۵	۱۹	۶	۳۵	۶	۳۷	۱۱	۷	۱۱	۵۱	۵	۱۴
۶	۵	۳	۵	۹	۱۱	۵۳	۳	۳۸	۵	۲۰	۶	۳۵	۶	۳۸	۱۱	۸	۱۱	۵۲	۵	۱۵
۷	۵	۳	۵	۹	۱۱	۵۳	۳	۳۹	۵	۲۰	۶	۳۶	۶	۳۸	۱۱	۸	۱۱	۵۲	۵	۱۵
۸	۵	۳	۵	۹	۱۱	۵۳	۳	۳۹	۵	۲۰	۶	۳۶	۶	۳۹	۱۱	۸	۱۱	۵۲	۵	۱۵
۹	۵	۳	۵	۹	۱۱	۵۴	۳	۳۹	۵	۲۱	۶	۳۷	۶	۳۹	۱۱	۸	۱۱	۵۳	۵	۱۶
۱۰	۵	۳	۵	۹	۱۱	۵۴	۳	۳۹	۵	۲۱	۶	۳۷	۶	۳۰	۱۱	۸	۱۱	۵۳	۵	۱۶
۱۱	۵	۴	۵	۱۰	۱۱	۵۵	۳	۴۰	۵	۲۱	۶	۳۷	۶	۳۰	۱۱	۹	۱۱	۵۳	۵	۱۶
۱۲	۵	۴	۵	۱۰	۱۱	۵۵	۳	۴۰	۵	۲۱	۶	۳۷	۶	۳۱	۱۱	۱۰	۱۱	۵۴	۵	۱۶
۱۳	۵	۵	۵	۱۱	۱۱	۵۵	۳	۴۰	۵	۲۲	۶	۳۸	۶	۳۱	۱۱	۱۰	۱۱	۵۴	۵	۱۷
۱۴	۵	۵	۵	۱۱	۱۱	۵۶	۳	۴۱	۵	۲۲	۶	۳۸	۶	۳۲	۱۱	۱۰	۱۱	۵۵	۵	۱۷
۱۵	۵	۶	۵	۱۲	۱۱	۵۶	۳	۴۱	۵	۲۲	۶	۳۸	۶	۳۳	۱۱	۱۱	۱۱	۵۵	۵	۱۷
۱۶	۵	۶	۵	۱۲	۱۱	۵۷	۳	۴۱	۵	۲۳	۶	۳۹	۶	۳۳	۱۱	۱۱	۱۱	۵۶	۵	۱۸
۱۷	۵	۷	۵	۱۳	۱۱	۵۷	۳	۴۲	۵	۲۳	۶	۳۹	۶	۳۴	۱۱	۱۲	۱۱	۵۶	۵	۱۸
۱۸	۵	۷	۵	۱۳	۱۱	۵۷	۳	۴۲	۵	۲۳	۶	۳۹	۶	۳۴	۱۱	۱۲	۱۱	۵۶	۵	۱۸
۱۹	۵	۸	۵	۱۴	۱۱	۵۸	۳	۴۳	۵	۲۴	۶	۴۰	۶	۳۵	۱۱	۱۳	۱۱	۵۷	۵	۱۹
۲۰	۵	۸	۵	۱۴	۱۱	۵۸	۳	۴۳	۵	۲۴	۶	۴۰	۶	۳۵	۱۱	۱۳	۱۱	۵۷	۵	۱۹
۲۱	۵	۹	۵	۱۵	۱۱	۵۹	۳	۴۴	۵	۲۵	۶	۴۱	۶	۳۶	۱۱	۱۴	۱۱	۵۸	۵	۲۰
۲۲	۵	۹	۵	۱۵	۱۱	۵۹	۳	۴۴	۵	۲۵	۶	۴۱	۶	۳۶	۱۱	۱۴	۱۱	۵۹	۵	۲۰
۲۳	۵	۱۰	۵	۱۶	۱۲	۰	۳	۴۵	۵	۲۶	۶	۴۲	۶	۳۷	۱۱	۱۵	۱۱	۵۹	۵	۲۱
۲۴	۵	۱۰	۵	۱۶	۱۲	۰	۳	۴۵	۵	۲۶	۶	۴۲	۶	۳۷	۱۱	۱۵	۱۱	۵۹	۵	۲۱
۲۵	۵	۱۱	۵	۱۷	۱۲	۱	۳	۴۶	۵	۲۷	۶	۴۳	۶	۳۸	۱۱	۱۶	۱۲	۰	۵	۲۲
۲۶	۵	۱۱	۵	۱۷	۱۲	۱	۳	۴۶	۵	۲۷	۶	۴۳	۶	۳۸	۱۱	۱۶	۱۲	۰	۵	۲۲
۲۷	۵	۱۲	۵	۱۸	۱۲	۲	۳	۴۷	۵	۲۸	۶	۴۴	۶	۳۹	۱۱	۱۷	۱۲	۱	۵	۲۳
۲۸	۵	۱۲	۵	۱۸	۱۲	۲	۳	۴۷	۵	۲۸	۶	۴۴	۶	۳۹	۱۱	۱۸	۱۲	۱	۵	۲۳
۲۹	۵	۱۳	۵	۱۹	۱۲	۳	۳	۴۸	۵	۲۹	۶	۴۵	۶	۴۰	۱۱	۱۸	۱۲	۳	۵	۲۴
۳۰	۵	۱۳	۵	۱۹	۱۲	۲	۳	۴۸	۵	۲۹	۶	۴۵	۶	۴۰	۱۱	۱۹	۱۲	۲	۵	۲۴
۳۱	۵	۱۴	۵	۲۰	۱۲	۴	۳	۴۹	۵	۳۰	۶	۴۵	۶	۴۱	۱۱	۲۰	۱۲	۳	۵	۲۵

جدول تمام ظہر یکمثلی

چونکہ انتہائے وقت ظہر وابتدائے وقت عصر میں دو قول ہیں ۔ ایک یہ کہ سوائے سایۂ اصلی ایک مثل کے بعد عصر کا وقت آجاتا ہے اور ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے ۔ دوسرا یہ کہ دو مثل تک ظہر کا وقت رہتا ہے ۔ پھر عصر کا وقت آجاتا ہے ۔ پچھلے قول کو مسائل کے ضمن میں اور جدول اوقات میں اختیار کیا گیا ۔ مگر احتیاط اس میں ہے کہ ایک مثل کے اندر ظہر کی نماز پڑھ لی جائے اور عصر کی نماز دو مثل کے بعد پڑھی جائے ۔ تاکہ بالاتفاق وقت پر نماز ہو ۔ اس لئے یکمثلی عصر کا وقت لکھا جاتا ہے :۔

مہینہ	تاریخ	گ	م	مہینہ	تاریخ	گ	م	مہینہ	تاریخ	گ	م
جنوری	۱	۳	۵	مئی	۱	۳	۲۱	ستمبر	۱	۳	۲۷
〃	۵	۳	۷	〃	۵	۳	۲۱	〃	۵	۳	۲۶
〃	۱۰	۳	۹	〃	۱۰	۳	۱۹	〃	۱۰	۳	۲۴
〃	۱۵	۳	۱۲	〃	۱۵	۳	۱۸	〃	۱۵	۳	۲۲
〃	۲۰	۳	۱۷	〃	۲۰	۳	۱۷	〃	۲۰	۳	۲۱
〃	۲۵	۳	۲۰	〃	۲۵	۳	۱۷	〃	۲۵	۳	۱۷
فروری	۱	۳	۲۴	جون	۱	۳	۱۶	اکتوبر	۱	۳	۱۴
〃	۵	۳	۲۶	〃	۵	۳	۱۶	〃	۵	۳	۱۲
〃	۱۰	۳	۲۸	〃	۱۰	۳	۱۶	〃	۱۰	۳	۱۰
〃	۱۵	۳	۲۸	〃	۱۵	۳	۱۷	〃	۱۵	۳	۷
〃	۲۰	۳	۲۹	〃	۲۰	۳	۱۹	〃	۲۰	۳	۴
〃	۲۵	۳	۳۲	〃	۲۵	۳	۱۹	〃	۲۵	۳	۲
مارچ	۱	۳	۳۳	جولائی	۱	۳	۲۰	نومبر	۱	۲	۵۸
〃	۵	۳	۳۴	〃	۵	۳	۲۱	〃	۵	۲	۵۷
〃	۱۰	۳	۳۴	〃	۱۰	۳	۲۳	〃	۱۰	۲	۵۴
〃	۱۵	۳	۳۳	〃	۱۵	۳	۲۵	〃	۱۵	۲	۵۴
〃	۲۰	۳	۳۳	〃	۲۰	۳	۲۵	〃	۲۰	۲	۵۳
〃	۲۵	۳	۳۲	〃	۲۵	۳	۲۷	〃	۲۵	۲	۵۲
اپریل	۱	۳	۳۱	اگست	۱	۳	۲۸	دسمبر	۱	۲	۵۳
〃	۵	۳	۳۰	〃	۵	۳	۲۹	〃	۵	۲	۵۳
〃	۱۰	۳	۲۹	〃	۱۰	۳	۲۹	〃	۱۰	۲	۵۵
〃	۱۵	۳	۲۷	〃	۱۵	۳	۲۹	〃	۱۵	۲	۵۷
〃	۲۰	۳	۲۶	〃	۲۰	۳	۲۹	〃	۲۰	۲	۵۹
〃	۲۵	۳	۲۴	〃	۲۵	۳	۲۸	〃	۲۵	۳	۲

تفاوت اوقات

مشرقی پاکستان ۲۲ عرض البلد سے ۲۵ تک پھیلا ہوا ہے اور ۸۸ طول البلد سے ۹۲ تک۔ یہ جدول چونکہ ۲۳ عرض البلد کے مطابق تیار کیا گیا ہے اسلئے اس عرض میں جتنے علاقے ہونگے صرف طول کے اعتبار سے کہ ہر درجہ میں ٦۹ میل کا ہوتا ہے جہت مشرق میں چار منٹ کی کمی اور جہت مغرب میں چار منٹ کی زیادتی سے یہ نقشہ ہر موسم میں کام دیگا۔ مثلاً جسر، فرید پور اور کشٹیا کے علاقے میں اس نقشے سے صرف چار منٹ ہر جگہ زیادہ کردیں تو وہاں کے مطابق ہوجائیگا۔ فینی اور کملا میں چار منٹ کی کمی چاند پور میں دو منٹ کی کمی سے مطابقت ہوجائیگی۔ لیکن جن شہروں کا طول وعرض ہر دو مختلف ہے وہاں مختلف موسموں میں تفاوت مختلف ہوگا جس کے لئے مزید تین جداول کی ضرورت ہوگی۔ بہرحال تقریبی طور پر مشرقی پاکستان کے مشہور شہروں کا منٹوں سے تفاوت دیا جاتا ہے۔ اتنی کمی زیادتی سے مختلف العرض علاقوں میں تقریبی طور پر اس نقشے کو وہاں کے مطابق کیا جاسکتا ہے۔ احتیاط ضروری ہے۔ بعد تطبیق خود بھی عینی طور پر اوقات کو خارج میں مشاہدہ کرلیا کریں اور احوط پہلو اختیار کریں۔

درجۂ عرض	درجۂ طول	شہر	تفاوت غروب	تفاوت طلوع	تفاوت عشا	تفاوت سحر
۲۳	۹۰	ڈھاکہ کے وقت سے	منٹ	منٹ	منٹ	منٹ
〃	۸۹	کشٹیا، جسر، فرید پور	۴ زیادتی	۴ زیادتی	۴ زیادتی	۴ زیادتی
〃	۹۱	کملا، فینی	۴ کمی	۴ کمی	۴ کمی	۴ کمی
〃	۹۰	چاند پور	۲ 〃	۲ 〃	۲ 〃	۲ 〃
۲۴	۹۰	میمن سنگھ، کشور گنج	۲ زیادتی	۳ کمی	۲ زیادتی	۴ کمی
۲۴	۸۹	بوگرا، پبنہ	۵ 〃	۲ زیادتی	۲ 〃	۱ زیادتی
۲۴	۸۸	راجشاہی	۹ 〃	۷ 〃	۱۰ 〃	۴ 〃
۲۵	۹۱	سلہٹ	۲ کمی	۹ کمی	۱ زیادتی	۸ کمی
۲۵	۸۹	رنگپور	۷ زیادتی	۱ 〃	۱ 〃	۳ 〃
۲۵	۸۸	دیناجپور	۱۱ 〃	۳ زیادتی	۱۳ 〃	۲ زیادتی
۲۲	۹۱	چاٹگام و نواکھالی	٦ کمی	۳ کمی	٦ کمی	۳ کمی
۲۲	۸۹	کھلنا	۲ زیادتی	۵ زیادتی	۱ زیادتی	٦ زیادتی
۲۲	۹۰	باریسال	۳ کمی	۲ زیادتی	۴ کمی	۲ زیادتی

دیے ہوئے مقامات کے مضافات میں ہر بیس میل پر جہت مشرق میں اس مقام کے مقرر کردہ وقت سے ایک منٹ کی کمی اور جہت مغرب میں ایک منٹ کی زیادتی کریں۔

تکملہ

وضو:۔ نماز کے لئے نمازی کا باوضو ہونا شرط ہے۔

فرائض وضو:۔ (۱) تمام منہ ایک بار دھونا (۲) دونوں ہاتھ کہنیوں تک ایک بار دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت ایک بار دھونا۔ کوئی مغسول عضو بال برابر بھی سوکھا رہے تو وضو نہیں ہوگا۔

سنن وضو مع طریقۂ وضو:۔ (۱) پہلے نیت کرنا (۲) پھر بسم اللہ کہنا (۳) اسکے بعد دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھونا (۴) تین بار کلی کرنا (۵) مسواک کرنا (۶) ناک میں تین بار پانی ڈالنا۔ پھر تمام منہ تین بار دھونا (۷) داڑھی میں خلال کرنا۔ دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھونا، انگلیوں کا خلال کرنا (۸) ایک بار پورے سر اور کانوں کا مسح کرنا۔ پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھونا (۹) اسی طرح ترتیب سے وضو کرنا (۱۰) پے در پے اعضاء کو دھونا۔ یعنی ایک خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھولیں۔

مستحبات وضو:۔ (۱) مسح سر کے ساتھ گردن کا مسح کرنا (۲) داہنی طرف سے شروع کرنا (۳) بعد وضو کلمہ شہادت پڑھنا (۴) قبلہ رخ ہوکر وضو کرنا۔

مکروہات وضو:۔ (۱) وضو کے وقت دنیا کی باتیں کرنا (۲) داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۳) نجس جگہ وضو کرنا (۴) ضرورت سے زیادہ پانی بہانا (۵) خلاف سنت وضو کرنا۔ مگر تمام اعضائے وضو اگر ایک بار دھوئے تو مکروہ نہیں۔

مفسدات وضو:۔ (۱) پیشاب، پاخانہ اور ریاح وغیرہ کا سبیلین سے خارج ہونا (۲) بدن سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا (۳) چت یا آڑ لگا کر سونا (۴) رکوع و سجدہ والی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا (۵) منہ بھر کر قے کرنا۔

غسل:۔ اگر موجبات غسل پائے جائیں تو نمازی پر نماز کے لئے غسل بھی فرض ہے۔

فرائض غسل:۔ (۱) کلی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) تمام ظاہری بدن کو دھونا کہ بال برابر بھی خشک نہ رہے

سنن غسل مع طریقۂ غسل:۔ (۱) پہلے نیت کرنا (۲) پھر بسم اللہ کہنا (۳) دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھونا (۴) بدن میں کہیں نجاست لگی ہو تو اسکو دھونا (۵) وضو کرنا۔ لیکن اگر پانی وہاں جمع ہوتا ہو تو اس وقت پاؤں نہ دھوئے بلکہ غسل کے آخر میں دھوئے (۶) پھر تین بار تمام بدن پر پانی بہانا۔ پہلے سر پر پانی ڈالنا پھر داہنے مونڈھے پر پھر بائیں مونڈھے پر پانی ڈالنا بدن ملکر صاف کرنا (۷) پے در پے بدن دھونا (۸) بعد غسل کلمہ شہادت پڑھنا۔

موجبات غسل:۔ (۱) بیوی سے جنسی قربت (۲) احتلام، بشرطیکہ کپڑے میں تری پائے (۳) حیض و نفاس وغیرہ

تیمم:۔ اگر وضو یا غسل سے مجبور ہو تو تیمم اس کا قائم مقام ہے۔

شرائط تیمم:۔ (۱) پانی کا ایک کوس دور ہونا (۲) ڈول یا رسی کا نہ ہونا کہ کنوئیں سے پانی نکالے۔

(۳) شیر، سانپ اور چوروں کا ڈر (۴) مریض کو پانی مضر ہو یا پانی کے استعمال سے بیمار ہونے کا ظن غالب ہو۔
(۵) پانی خرچ ہو جانے سے پیاسا رہ جانے کا خوف ہو۔

فرائض تیمم :۔ (۱) نیت کرنا (۲) پاک مٹی یا اس کے جنس پر دونوں ہاتھ مار کر منہ پر ملنا (۳) دوسری بار پاک مٹی پر ہاتھ مار کر دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت ملنا۔

سنن تیمم مع طریقہ تیمم (۱) پہلے نیت کرنا (۲) پھر بسم اللہ کہکر دونوں ہاتھوں کو ہتھیلیوں کی جانب سے مٹی پر مار کر مٹی جھاڑ کر (۳) پورے منہ پر ملنا (۴) پھر اسی طرح دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو مٹی پر مار کر جھاڑ کر بائیں ہاتھ کی تین انگلیاں سوائے کلمہ کی انگلی اور انگوٹھے کے داہنے ہاتھ کی انگلیوں کے سرے پر پشت کی جانب رکھکر کہنیوں تک کھینچ لائے۔ پھر باقی انگلیوں کو اور ہتھیلی کو دوسری جانب رکھکر انگلیوں تک کھینچے۔ اسی طرح بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے مسح کرے۔ وضو اور غسل کے لئے تیمم کا ایک ہی طریقہ ہے۔

اذان واقامت :۔ یومیہ نماز پنجگانہ میں سے ہر ایک کے لئے ایک بار اذان واقامت مردوں پر سنت موکدہ ہے البتہ جو شخص گھر میں تنہا یا جماعت سے نماز پڑھے اس کیلئے دونوں پست آواز سے مستحب ہیں۔ اگر محلے کی مسجد میں اذان واقامت ہو چکی ہو تو محلے کی اذان واقامت تمام محلے والوں کیلئے کافی ہے (بحر)۔ جمعہ کے دن جمعہ کیلئے دوبار اذان مسنون ہے۔ فرض عین نمازوں کے علاوہ اور کسی نماز مثلاً عیدین، وتر، نفل یا جنازہ وغیرہ کیلئے اذان مسنون نہیں (درمختار) نومولود کیلئے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت مستحب ہے۔ اذان کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اذان دینے والا دونوں حدثوں سے پاک ہو کر مسجد سے علیحدہ اونچی جگہ قبلہ رو کھڑا ہو اور اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں کو کلمہ کی انگلی سے بند کر کے بلند آواز سے ان کلمات کو کہے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

حیَّ علی الصلوٰۃ کہتے وقت اپنے منہ کو داہنی طرف پھیر لیا کرے۔ اس طرح کہ سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرے اور حیَّ علی الفلاح کہتے وقت اسی طرح بائیں طرف منہ پھیر لیا کرے۔ فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو مرتبہ کہے۔

اقامت کے الفاظ بھی وہی ہیں جو اذان کے ہیں۔ البتہ حی علی الفلاح کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ دو مرتبہ کہے۔ اقامت مسجد میں امام کے پیچھے کہی جائے۔ اذان سے آواز پست رکھی جائے۔ کان کے سوراخ میں انگلی دینا یا حی علی الصلوٰۃ وحی علی الفلاح کہتے وقت دونوں جانب منہ پھیرنا اقامت میں نہیں ہے۔

جو شخص اذان سنے اس پر (بصورت عدم موانع کہ نماز وغیرہ میں نہ ہو) جواب دینا یعنی موذن کے زبان سے کہے ہوئے

کلمات دہرانا واجب ہے۔ مگر حیّ علی الصلوٰۃ اور حیّ علی الفلاح کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کہے۔ اور صبح کی اذان میں الصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ کہے۔ بعد اذان درود شریف پڑھکر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔

اذان سننے والے کے لئے جامع الرموز اور ردالمحتار میں مستحب لکھا ہے کہ پہلی بار اشھد ان محمد ارسول اللّٰہ سنے تو جواب کے ساتھ یہ بھی کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اور جب دوسری مرتبہ سنے تو اپنے دونوں ہاتھ کے انگوٹھوں کے ناخنوں کو آنکھ پر رکھ کر کہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔ جمعہ کی دوسری اذان کا جواب دینا واجب نہیں۔ لیکن اگر جواب دے تو مکروہ نہیں۔ حدیث میں وارد ہے۔ اس کے بعد دعا وسیلہ بھی مکروہ نہیں۔ بشرطیکہ امام نے فوراً خطبہ شروع نہ کیا ہو (عمدۃ الرعایۃ)

اقامت کا جواب دینا مستحب ہے۔ اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَ اَدَامَھَا کہے۔

نماز پڑھنے کی ترکیب

نماز، عقل و ہوش اور غایت بیداری کے ساتھ اپنے دل، زبان، ہاتھ، اور پاؤں بلکہ تمام اعضاء وجوارح سے اپنے پیدا کرنے والے رب تعالیٰ و تقدس کے ساتھ اظہار بندگی و عبودیت ہے۔ اس کے بے انتہا احسانات کا شکریہ ہے۔ اس کی تکبیر، حمد وثنا، تسبیح و تنزیہہ، وحدانیت و کبریائی کا اقرار، اس کی آیتوں میں تدبر، اس کی جناب میں حاضری اور شہود و مشاہدہ ہے ارشاد نبوی ہے

اعبد ربک کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک صحیح بخاری	اپنے رب کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم اسکو دیکھ رہے ہو۔ اگر تم اسکو نہیں دیکھتے تو وہ تو تم دیکھتا ہے۔

اس لئے نماز میں غایت خشوع و خضوع، عاجزی، تمسکن و تضرع اور حضور قلب کی ضرورت ہے۔ جو پڑھے ہوش اور خیال سے پڑھے، جو ادا کرے سمجھ کر ادا کرے۔ عظمت الٰہی کی طرف متوجہ اور رحمت الٰہی کا امیدوار رہے۔ سمجھے کہ اللہ کے سامنے کھڑا ہے۔ اور اپنے کو جملہ وساوس و خطرات دنیوی سے پاک رکھے۔ پھر بھی وساوس آئیں تو پرواہ نہ کرے اس عبادت کی بجاآوری میں خود کوتاہی نہ کرے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نماز پڑھنے والا پہلے اپنے جسم کو ہر قسم کی نجاست سے پاک کرے۔ وضو و طہارت کے ساتھ پاک کپڑے پہنکر پاک جگہ قبلہ کی طرف منہ کرکے اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں قدموں کے درمیان چار انگلی کا فاصلہ رہے۔ پھر جو نماز پڑھنی ہو اس کی نیت دل سے کرے۔ مثلاً اللہ کے لئے فرض فجر یا ظہر یا عصر یا مغرب یا عشا کا پڑھتا ہوں۔ یا سنت یا واجب یا نفل پڑھتا ہوں۔ اگر مقتدی ہو تو اقتدا کی بھی نیت کرے۔ آہستہ

زبان سے بھی نیت کے الفاظ کہے مضائقہ نہیں۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے کہ ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور انگلیاں قبلہ رخ رہیں اور انگوٹھے کانوں کی لو سے چھو جائیں۔ انگلیاں کھلی رہیں اسی وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھے کہ سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھے اور انگوٹھے اور چھوٹی انگلی کے حلقے سے بائیں کلائی کو پکڑلے۔ اور باقی تین انگلیاں کلائی پر بچھی رہیں۔ نظر سجدے کی جگہ پر رہے۔ پھر آہستہ سے اس طرح ثنا پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ پھر تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے۔ اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

جب سورۂ فاتحہ ختم کرلے تو آہستہ سے آمین کہے۔ پھر ضم سورہ کرے یعنی کوئی سورہ یا کم از کم ایک بڑی آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھے۔ مثلاً بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

لیکن جو لوگ امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں وہ صرف ثنا پڑھ کر خاموش کھڑے رہیں۔ تعوذ، تسمیہ، الحمد، اور سورہ نہیں پڑھیں گے۔ البتہ امام سے ولا الضالین سنکر وہ بھی آہستہ آمین کہیں۔ قرات سے فارغ ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے رکوع میں جائے۔ نظر کو قدموں پر رکھے اور انگلیاں کشادہ کرکے گھٹنوں کو پکڑے جھکے ہوئے پیٹھ کو سیدھا رکھے، سر پیٹھ کے برابر رہے نہ اونچا نہ نیچا اور ہاتھوں کو بغل سے جدا رکھے۔ پنڈلیاں سیدھی کھڑی رہیں۔ پھر رکوع کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کم از کم تین بار پڑھے۔ اگر زیادہ پڑھے تو بے جوڑ پڑھے پھر تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے۔ اس کو قومہ کہتے ہیں۔ اس میں تحمید یعنی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی کہے۔ مگر امام صرف تسمیع پڑھے اور مقتدی صرف تحمید پڑھے۔ منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والا تسمیع تحمید دونوں آہستہ پڑھے قومہ میں ہاتھ نہ باندھے۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے سجدے میں جائے۔ نظر ناک پر رکھے۔ پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھے۔ چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اور انگوٹھے کان کے مقابل رہیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں ملی اور قبلہ رو رہیں۔ کہنیاں پسلیوں سے اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے۔ کہنیاں زمین پر نہ بچھائے۔ سجدے میں کم از کم تین بار، زیادہ ہو تو بے جوڑ سجدہ کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھے۔ پھر پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہتے ہوئے اٹھ جائے اور سیدھا بیٹھ جائے۔ اس کو جلسہ کہتے ہیں۔ ہو سکے تو ایک بار جلسہ میں رَبِّ اغْفِرْ لِيْ پڑھے۔ پھر اسی طرح اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے دوسرا

سجدہ کرے۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھے۔ پہلے پیشانی اٹھائے پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے اٹھاکر پنجوں کے بل سیدھا کھڑا ہوجائے اور ہاتھ باندھ لے۔ امام کے پیچھے مقتدی خاموش رہے۔ امام اور منفرد پہلی رکعت کی طرح سورہ فاتحہ پڑھیں اور ضم سورہ[1] کریں۔ مثلاً بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ پھر اسی قاعدے سے رکوع، قومہ، سجدہ اور جلسہ کرے۔ دوسری رکعت کے بعد سجدے سے سر اٹھاکر بایاں پیر بچھاکر اس پر بیٹھ جائے۔ سیدھا پیر کھڑا رکھے۔ دونوں پیروں کی انگلیوں کے سر قبلہ کی طرف رہیں۔ دونوں ہاتھ زانو پر رکھے۔ اس کو قعدہ کہتے ہیں۔ قعدہ میں نظر گود پر رکھے اور اس طرح تشہد یعنی التحیات پڑھے۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

حدیث میں تشہد کے وقت اشارہ بھی وارد ہے۔ اس طرح کہ جب اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر پہنچے تو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ باندھے۔ اور چھوٹی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کرے۔ کلمہ کی انگلی اٹھاکر اشارہ کرے۔ لَا اِلٰهَ پر انگلی اٹھائے اور اِلَّا اللّٰهُ پر جھکادے۔ اسی طرح سلام تک حلقہ باندھے رہے۔ تشہد ختم کرکے اگر دو رکعت کی نماز ہے تو درود شریف پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ پھر دعا ماثورہ پڑھے۔ مثلاً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ (صحیحین)۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (مسلم)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (صحیحین وغیرہ)

[1] ضم سورہ میں ترتیب قرآنی کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ فرائض میں عمداً خلاف ترتیب قرآنی مکروہ ہے۔ مثلاً پہلے قل ہو اللہ پڑھے پھر قل یاایہا الکفرون۔ لیکن نوافل میں خلاف ترتیب پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ (الدر المختار)۔

پھر پہلے داہنی طرف منہ کر کے پھر بائیں طرف منہ کر کے سلام پھیرے۔ یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ ہر دو جانب منہ کر کے کہے۔ امام ہو تو سلام میں مقتدی اور فرشتوں کی نیت کرے اور مقتدی ہو تو امام اور فرشتوں کی نیت کرے۔ تنہا ہو تو صرف فرشتوں کی نیت کرے۔ دونوں جانب سلام میں نظر کاندھے پر رہے۔ دو رکعت کی نماز خواہ فرض ہو یا سنن و نوافل ہوں یا واجب منذور اس طرح تمام کرے۔ اور اگر تین رکعت کا فرض ہو جیسے مغرب میں، یا چار رکعت والی نماز فرض ہو جیسے ظہر، عصر اور عشا میں، تو دوسری رکعت میں التحیات پڑھ کر فوراً اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے۔ اور صرف بسم اللہ اور الحمد پڑھے سورہ نہ ملائے۔ اور اگر امام کے پیچھے ہو تو حسب معمول خاموش کھڑا رہے۔ اپنی نیت کے مطابق مزید ایک یا دو رکعت پڑھ کر رکوع سجدہ کر کے بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف (اور امام کے پیچھے ہو تو امام کے ساتھ ورنہ اکیلے) سلام پھیر کر نماز ختم کرے۔ بعد نماز اوراد مسنونہ پڑھے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرے مسنون دعا مثلاً رَبِّ اغْفِرْلِیْ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وغیرہ پڑھے حدیث میں ہے کہ فرض نمازوں کے بعد کی دعا بہت مقبول ہے۔

اور اگر چار رکعت والی سنت یا نفل نمازوں کی نیت کی ہے تو ٹھیک اوپر لکھے ہوئے طریقہ پر دو رکعت کے بعد جب تیسری اور چوتھی رکعت پڑھے تو فرض کی طرح صرف بسم اللہ اور الحمد للہ ہی نہ پڑھے بلکہ پہلی اور دوسری رکعت کی طرح سنت اور نفل کی تیسری اور چوتھی رکعت میں بھی کوئی سورہ ملائے اور حسب معمول چوتھی رکعت میں تشہد، درود اور دعا کے بعد سلام پھیرے۔

عورتیں بھی بطریقۂ مذکور نماز ادا کریں گی۔ مگر چند چیزوں میں مردوں سے فرق کریں گی:-

(۱) عورت تحریمہ میں اپنے شانوں تک ہاتھ اٹھائے گی اور مرد کان کی لو تک اٹھائے گا۔

(۲) عورت قیام میں داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے گی اور مرد حلقہ کرے گا۔

(۳) عورت ہاتھ سینے پر باندھے۔ مرد ناف کے نیچے ہاتھ باندھے گا۔

(۴) عورت رکوع میں کم جھکے، ہاتھ پر زیادہ زور نہ دے، گھٹنوں کو جھکا لے، سمٹی رہے۔

(۵) عورت سجدے میں اپنی بغلیں نہ کھولے، سمٹی رہے، دونوں ہاتھ بچھا دے، دونوں پیروں کو انگلیوں کے بل کھڑا نہ رکھے۔

(۶) قعدہ میں عورت اپنے دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کے اپنی سرین پر بیٹھے، انگلیاں ملی رکھے۔

(۷) عورت کسی وقت قرات بلند آواز سے نہ کرے بلکہ ہر وقت آہستہ پڑھے۔ عورتوں پر اذان و اقامت نہیں ہے

نماز وتر واجب ہے۔ اس کے پڑھنے کی تاکید مثل فرض کے ہے۔ چھوٹ جائے تو قضا واجب ہے۔ جبکہ سنتوں کی قضا نہیں ہے۔ اور بلا عذر قصداً وتر چھوڑنا گناہ ہے۔

وتر کی تین رکعتیں بعد عشا پڑھی جائیں۔ دو رکعت حسب معمول پڑھی جائیں۔ قعدۂ اولیٰ کی التحیات کے بعد فوراً کھڑا ہو جائے۔ تیسری رکعت میں بسم اللہ، الحمد للہ اور سورہ پڑھکر اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک مثل تحریمہ اٹھائے۔ پھر ہاتھ باندھ کر یہ دعا قنوت پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

اس کے بعد درود شریف پڑھکر تیسری رکعت کا رکوع کرے اور حسب معمول تیسری رکعت پوری کر کے نماز مکمل کرے۔ بعد نماز سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ تین بار کہے۔ تیسری تسبیح کچھ آواز سے کہے۔

وتر کے بعد دو رکعت بیٹھکر ادا کرے۔ پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ اور دوسری رکعت میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھے۔ تہجد کا ثواب ملے گا۔ (بزار، مالابد منہ)۔

نماز جمعہ حسب معمول دو رکعت مثل فجر ادا کی جائے۔ جماعت شرط ہے۔ تنہا جمعہ نہیں ہوتی۔ نماز کے قبل خطبہ بھی شرط ہے۔ بلا خطبہ نماز جمعہ صحیح نہیں۔ دو خطبے مسنون ہیں۔ جس میں خطیب حمد و ثنا، تشہد، درود، تذکیر، تلاوت قرآن اور مسلمانوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔ خطبہ عربی زبان میں مسنون ہے۔ پورے خطبہ میں مقتدیوں پر خاموش رہنا واجب ہے۔ کسی قسم کی بات اس وقت جائز نہیں۔

نماز عیدین۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں دو دو رکعت نماز باجماعت واجب ہے۔ اس میں عام نمازوں سے چھ تکبیریں زائد ہیں۔ اس کا طریقہ اصل کتاب کے صفحہ ۱۰ میں گذر چکا۔ عید الاضحیٰ میں بعد نماز مستطیع پر اضحیہ (قربانی) واجب ہے۔

ایک سال کی بکری، دنبا، بینڈھا، بھیڑ، یا دو سال کی گائے، بیل قربانی کرے گا۔ بیل میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ بارہویں کی شام تک قربانی کی جا سکتی ہے۔ جب قربانی کا جانور ذبح کے لئے

قبلہ رخ لٹائے تو پہلے یہ دعا پڑھے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ○ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ ۔ پھر جس کی طرف سے قربانی ہو اس کی طرف سے قربانی کی نیت کرے اور بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر اضحیہ ذبح کرے۔ بعد ذبح یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَخَلِیْلِکَ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ ۔ اگر قربانی دوسرے کی طرف سے ہو تو مِنِّیْ کی جگہ اس کا نام لے۔

نومولود کا عقیقہ مستحب ہے۔ یعنی لڑکے کی طرف سے دو بکری اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری یا گائے میں حصّہ ذبح کرے۔ عقیقہ اور قربانی ایک گائے میں کر سکتے ہیں (عالمگیری) باقی عقیقہ کے احکام وہی ہیں جو اضحیہ کے ہیں۔ عقیقہ کا جانور ذبح کرنا چاہے تو اول یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ هٰذِهٖ عَقِیْقَةُ ابْنِیْ ...... (یہاں بچے کا نام لے) دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِابْنِیْ مِنَ النَّارِ ط اور اگر لڑکی ہو تو ابْنِیْ کی جگہ بِنْتِیْ کہے۔ اور بِدَمِهٖ وبِلَحْمِهٖ وعَظْمِهٖ وجِلْدِهٖ وشَعْرِهٖ کی جگہ بِدَمِهَا وبِلَحْمِهَا وبِعَظْمِهَا وبِجِلْدِهَا وبِشَعْرِهَا کہے۔ پھر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر عقیقہ کا جانور ذبح کرے۔ عقیقہ کا گوشت مثل اضحیہ سب کھا سکتے ہیں۔ مولود کے والدین بھی کھا سکتے ہیں۔

نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض کے بعد بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے۔ اس طرح کہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

کسوف وخسوف کی نماز۔ سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔ اگر جماعت سے پڑھیں تو مثل جمعہ کے حسب دستور دو رکعت پڑھیں۔ مگر اذان واقامت اور جہری قرات وخطبہ نہیں۔ بعد نماز دعا کریں۔ تنہا بھی دو رکعت طویل پڑھ سکتے ہیں۔ اگر ایسے وقت میں سورج گہن ہو جس وقت نماز مکروہ ہے تو نماز نہ پڑھیں بلکہ دعا میں مشغول رہیں۔ چاند گہن میں حسب دستور تنہا دو رکعت پڑھنا مستحب ہے۔

مسبوق کی نماز۔ امام کے اقتدا میں نماز پڑھنے والے مقتدیوں کی تین قسمیں ہیں :۔

۱:۔ مدرک جو امام کے ساتھ تمام رکعتیں پائے۔ اگرچہ پہلی رکعت کے رکوع کے کسی جزو میں شامل ہوا ہو۔

۲:۔ لاحق جس کی امام کے ساتھ درمیانی کوئی رکعت وضو ٹوٹنے کی وجہ سے چھوٹ گئی ہو۔

۳:۔ مسبوق جس کی امام کے ساتھ شروع کی کوئی رکعت چھوٹ گئی ہو۔ خواہ تمام رکعتیں چھوٹ گئی ہوں مگر قبل سلام قعدہ میں امام کے ساتھ نماز میں شامل ہوا ہو۔

مسبوق کے لئے چھوٹی ہوئی رکعت پوری کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب امام سلام پھیر چکے تو یہ بلا سلام پھیرے کھڑا ہو جائے تاکہ فوت شدہ نماز پوری کرے۔ فوت شدہ رکعتیں بحق قرارت نماز کی ابتدائی رکعتیں ہوں گی۔ یعنی اگر ایک یا دو رکعتیں چھوٹ گئی ہیں تو ثنا، الحمد اور سورہ وغیرہ پڑھکر ایک یا دو رکعت پڑھ کر قعدہ کرے۔ التحیات، درود و دعا پڑھکر سلام پھیرے۔ اگر تین رکعتیں چھوٹ گئی ہیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر ایک رکعت ترکیب بالا کے مطابق پڑھے اور درمیانی قعدہ کرے۔ پھر کھڑا ہو کر الحمد مع سورہ پڑھے۔ پھر تیسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ نہ ملائے خالی الحمد پڑھ کر آخری قعدہ میں التحیات، درود و دعا پڑھ کر نماز پوری کرے۔ اور اگر صرف قعدہ اخیرہ ملا ہے تو امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو کر جس طرح فرض نماز تنہا پڑھی جاتی ہے اسی طرح پڑھے۔ اور جب مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ ایک ہی رکعت ملی تب امام کے سلام کے بعد ایک رکعت جس میں ثنا الحمد اور سورہ پڑھ کر درمیانی قعدہ کرے۔ پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت بھی الحمد مع سورہ پڑھکر قعدہ اخیرہ کر کے نماز پوری کرے۔ اور چھوٹی ہوئی رکعتوں میں اگر کوئی غلطی وجوبِ سجدۂ سہو کی ہو جائے تو آخر میں سجدۂ سہو بھی کرے۔

سجدۂ سہو کی ترکیب:۔ نماز میں جب کسی فرض یا واجب کی ادائیگی میں سہواً تاخیر ہو جائے یا کوئی واجب سہواً چھوٹ جائے یا مکرر ہو وغیرہ۔ تو سجدۂ سہو کر لینے سے اس نقص کی اصلاح ہو کر نماز درست ہو جاتی ہے۔ جس کی ترکیب یہ ہے کہ اخیر نماز میں جب التحیات کے لئے بیٹھے تو صرف التحیات پڑھ کر داہنی طرف ایک سلام پھیرے۔ اور پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے حسب قاعدہ دو سجدے کرے۔ پھر بیٹھ کر التحیات، درود و دعا پڑھ کر نماز ختم کرے۔

سجدۂ تلاوت ۔ قرآن مجید میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں جن کے پڑھے جانے سے پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر ایک سجدہ باوضو واجب ہوتا ہے۔ تراویحوں میں ان تمام سجدوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی جائے تو اللہ اکبر کہکر امام ومقتدی سب سجدہ کریں اور یہ دعا پڑھیں سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ (ابوداؤد)۔

پھر کھڑا ہو کر قرات کرے اور نماز کے رکوع کے بعد حسب معمول نماز ادا کرے۔ آیت سجدہ کے بعد اگر نمازی رکوع کرے اور نیت سجدہ بھی کرے تو اس رکوع سے بھی سجدۂ تلاوت ادا ہو جائے گا۔

تراویح میں ترویحہ کی دعا ۔ رمضان میں بعد عشا بیس رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہے۔ دو دو رکعت پڑھے۔ ہر چار رکعت کے بعد تین بار یہ دعا پڑھے سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ (جامع الرموز، ردالمحتار)۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت داہنے پیر رکھتے ہوئے یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۔ اور نکلتے وقت بایاں پیر مسجد سے پہلے نکالے اور یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (مسلم، مسند احمد، ضیاء)۔

کشتی اور ریل میں نماز ۔ چلتی کشتی یا جہاز میں بیٹھ کر نماز فرض ادا کر سکتے ہیں۔ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے (الدر المختار) استقبال قبلہ ضروری ہے۔ کشتی گھومے تو قبلہ کی طرف گھوم جانا ضروری ہے۔ کنارے پر جو کشتی بندھی ہو اور قائم ہو، اس پر کھڑے ہو کر پڑھے۔ اور اگر چلتی ہو اور کنارے اتر کر پڑھ سکتا ہو تو کشتی سے اتر کر نماز پڑھے۔ ریل پر نماز پڑھنا ہو اور مجبوری نہ ہو تو کھڑے ہو کر استقبال قبلہ کے ساتھ پڑھے (عمدۃ الرعایہ)

بہتر ہے کہ اتر کر اسٹیشن پر پڑھے ۔

نماز جنازہ۔ مسلمان میت جبکہ سامنے موجود ہو تو اس پر نماز جنازہ ایک بار پڑھنا فرض علی الکفایہ ہے ۔ ایک کے پڑھنے سے سب کی طرف سے فرض ادا ہو جاتا ہے تکرار نماز جنازہ درست نہیں ہے ۔ جنازہ کی نماز میں جتنی بڑی جماعت ہو ثواب زیادہ ہوگا۔ متعدد جنازہ ہو تو علیحدہ علیحدہ بھی پڑھ سکتے ہیں ایک ساتھ بھی ۔ البتہ نیت میں اس کا لحاظ رکھا جائے ۔ جنازہ میں صرف قیام اور چار تکبیریں ہیں ۔ ہر تکبیر بمنزلہ رکعت کے ہے ۔ ان میں رکوع وسجود نہیں ۔ اندرون مسجد میں بلا عذر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے ۔ صفوں کا بے جوڑ ہونا مستحب ہے

جنازہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نماز جنازہ کی نیت کے بعد حسب معمول تحریمہ باندھے ۔ یعنی کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھا کر امام تکبیر یعنی اللہ اکبر زور سے کہے اور مقتدی آہستہ کہے ۔ پھر امام و مقتدی ہاتھ باندھ کر آہستہ ثنا پڑھیں ۔ پھر امام زور سے اور مقتدی سب آہستہ بغیر ہاتھ اٹھائے دوسری تکبیر کہیں پھر سب آہستہ درود شریف پڑھیں ۔ پھر تیسری تکبیر کہیں ۔ جنازہ مرد بالغ یا عورت بالغہ کا ہو تو امام و مقتدی آہستہ یہ دعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ (حدیثوں میں اور دعائیں بھی وارد ہیں)

اور اگر نابالغ لڑکے کا جنازہ ہے تو یہ دعا آہستہ پڑھیں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ۔ اور اگر نابالغہ لڑکی کا ہے تو یہ پڑھیں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ۔ پھر اسی طرح چوتھی تکبیر کہنے کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں اور داہنے بائیں دونوں طرف حسب دستور سلام پھیر دیں۔

نماز جنازہ کے بعد دعا مسنون نہیں ۔ خود یہ نماز دعا ہے (خلاصہ) لیکن بحر زخار میں ہے کہ بعد سلام یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ ۔ بعضوں نے کہا کہ یہ دعا پڑھے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (جامع الرموز) ۔ بعض کے نزدیک سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ پڑھے ۔ (تاتارخانی) ۔

بعض روایتوں میں بعد جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دعا پڑھنا لکھا ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ (یہاں پر نام لے) فِیْ ذِمَّتِكَ دَخَلَ فِیْ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

بعض روایت میں ہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ رَزَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا وَارْحَمْهَا اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (فتح القدیر و سفر السعادۃ)۔

سیّد الاستغفار

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ۝

صحیح بخاری میں ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اس دعا پر ایمان رکھتے ہوئے دن کو پڑھا اور اس دن مر گیا تو وہ جنتیوں میں سے ہوگا۔ اور جس نے رات کو پڑھا اور اس رات کو مر گیا تو وہ جنتیوں میں سے ہوگا۔

مسند بزار میں ہے کہ نماز کے قعدۂ اخیرہ میں اس دعا کو پڑھیں۔ ابو داؤد میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کثرت سے استغفار پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ پیدا کر دیگا۔ اور اس کو خلاف توقع روزی دیگا۔ قرآن میں ہے:۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝	تو میں نے کہا اپنے رب سے مغفرت طلب کرو وہ بڑا بخشنے والا ہے۔

يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ (نوح)	تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا (قحط دور ہوگا)۔ اور تمہارے مال اور اولاد کو بڑھائے گا تمہارے لئے باغ پھلدار بنادیگا اور تمہارے لئے بہتی نہریں عطا فرمائے گا۔

استغفار کا طریقہ یہ ہے کہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (صحیح مسلم)

جامع ترمذی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دعا آسمان وزمین کے درمیان رُکی رہتی ہے اللہ کے پاس نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجو۔ طبرانی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے (الحصین الحصین)۔ یعنی دعا مانگنے کے بعد درود پڑھی جائے تو مقبول ہوتی ہے۔

ایمان، اسلام، احسان

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ دفعۃً ایک شخص آیا۔ اسکے کپڑے نہایت سفید، بال نہایت سیاہ تھے اس پر سفر کا کوئی اثر نہ تھا، نہ ہم میں کوئی اسکو پہچانتا تھا۔ آپکے قریب آبیٹھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملادئے اور اپنے دونوں ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں زانوئے مبارک پر رکھے اور بولا، اے محمد! مجھ کو بتائیے کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، اسلام یہ ہے کہ "تو شہادت دے (قلبی اقرار کرے) کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اسکے پیغمبر ہیں، نماز پورے طور پر ادا کرے، زکوٰۃ دے، رمضان کے روزے رکھے اور اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے" وہ بولا، آپ سچ کہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہم لوگوں کو تعجب ہوا کہ وہ پوچھتا بھی ہے اور خود تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر وہ بولا، تو اب ایمان کے متعلق بتائیے کہ وہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ، اسکے فرشتوں، اسکی کتابوں، اسکے رسولوں اور قیامت پر ایمان لاؤ (یعنی دل سے مانو) اور اسپر یقین کرو کہ اچھا برا جو کچھ ہوتا ہے وہ سب نوشتۂ تقدیر کے موافق ہے" اس نے کہا، آپنے صحیح کہا۔ اب بتائیے کہ احسان کیا چیز ہے؟ آپنے ارشاد فرمایا، "اللہ کی اس توجہ عبادت کرنا، گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اگرچہ تم حقیقۃً اسکو نہیں دیکھتے مگر وہ تو تمکو دیکھتا ہے" یعنی نہایت خشوع سے اللہ کو حاضر ناظر جان کر عبادت کرنا۔ پھر قیامت وغیرہ کے متعلق اس نے پوچھا۔ جب وہ چلا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبریل علیہ السلام تھے۔ تمہارا دین اس پیرایہ سے تمہیں سکھانے آئے تھے۔ صحیح مسلم ص۲۷ ج۔

اسلام کا تعلق زیادہ تر اطاعت ظاہری سے ہے بشرطیکہ باطن کے موافق ہو۔ اور ایمان کا تعلق باطن سے ہے بشرطیکہ ظاہر بھی موافقت پر مستعد ہو۔ اسلئے باعتبار مصداق دونوں ایک ہیں کوئی اسلام بغیر ایمان قابل اعتبار نہیں۔ اور احسان یعنی اخلاص سے دونوں کی تکمیل ہوتی ہے۱۲ (مفتی) سید محمد عمیم الاحسان غفر اللہ لہٗ۔

خطبۂ جمعہ ماثورہ (من ترتیب المؤلف)

خطبۂ اولیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا[ع] مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ، مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ[له] ، اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ[عه] اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ لَكُمْ مَعَالِمَ فَانْتَهُوْا اِلٰى مَعَالِمِكُمْ وَاِنَّ لَكُمْ نِهَايَةً فَانْتَهُوْا اِلٰى نِهَايَتِكُمْ وَاِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ بَيْنَ اَجَلٍ قَدْ مَضٰى لَا يَدْرِيْ مَا اللّٰهُ صَانِعٌ بِهٖ ، وَبَيْنَ اَجَلٍ قَدْ بَقِيَ لَا يَدْرِيْ مَا اللّٰهُ قَاضٍ فِيْهِ ، فَلْيَتَزَوَّدِ الْعَبْدُ مِنْ نَّفْسِهٖ لِنَفْسِهٖ وَمِنْ حَيَاتِهٖ لِمَوْتِهٖ وَمِنْ شَبَابِهٖ لِكِبَرِهٖ وَمِنْ دُنْيَاهُ لِاٰخِرَتِهٖ ، فَاِنَّ الدُّنْيَا خُلِقَتْ لَكُمْ وَاِنَّكُمْ

له من مسند خطبة النبی صلی اللہ علیہ وسلم (سنن ابی داود ص ۴۲۸ ج ۱ ومراسیل ابی داود ص ۹)۔ عه من خطبة النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن جابر رضی اللہ عنہ۔ صحیح مسلم ص ۲۸۴ ج ۱۔ ع نام مبارک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لیتے ہوئے ادب یہ ہے کہ ہر موقع پر "سیدنا" کا لفظ پڑھنے میں بڑھا دیا جائے۔ فی الدر المختار ص ۳۵۹ وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ای بعد التشہد فی القعدة الاخیرة) وندب السیادة لان زیادة الاخبار بالواقع عین سلوک الادب فہو افضل من ترکہ ذکرہ الرملی وغیرہ۔ وما نقل لاتسودونی فی الصلوٰة فکذب۔ وقولہم لاتسید ولی لحن انتہی۔ وتمام المبحث فی رد المحتار ۱۲
مفتی عمیم الاحسان غفر اللہ لہ۔

خُلِقْتُمْ لِلْاٰخِرَةِ ۔ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ مُّسْتَعْتَبٍ
وَلَا بَعْدَ الدُّنْیَا دَارٌ اِلَّا الْجَنَّةُ وَالنَّارُ ۔[1] فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ وَرَاقِبُوْهُ
وَاعْتَبِرُوْا بِمَنْ مَّضٰی قَبْلَكُمْ ۔ وَاعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْ لِقَآءِ رَبِّكُمْ وَ
الْجَزَاءِ بِاَعْمَالِكُمْ صَغِیْرِهَا وَكَبِیْرِهَا اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔
فَاَنْفُسَكُمْ وَاَنْفُسَكُمْ وَالْمُسْتَعَانُ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔[2] اَقُوْلُ
قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ ۔[3] اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَیْرَ زَمَانِیْ اٰخِرَهٗ وَ
خَیْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِمَهٗ وَخَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاكَ فِیْهِ ۔[4] اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْنِیْ فِیْ
غَمْرَةٍ وَّلَا تَاْخُذْنِیْ فِیْ غِرَّةٍ وَّلَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْغَافِلِیْنَ ۔[5] جَعَلَنَا اللّٰهُ وَ
اِیَّاكُمْ مِّنَ الَّذِیْنَ اَطَاعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَعَفَا اللّٰهُ عَنَّا وَعَنْكُمْ ۔[6] صَلُّوْا
عَلٰی نَبِیِّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلَیْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ ۔[7] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ ۔ وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝[8]

---

[1] ذکرہ الفقیہ نصر بن محمد ابی اللیثؒ فی تنبیہ الغافلین ص۸۷ عن جابر رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخطب بہا کل جمعۃ ۱۲ [2] من خطبۃ سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عقد الفرید ص۱۱۲ ج۲) ۱۲ [3] من آخر خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (تنبیہ الغافلین) ۱۲ [4] من آخر خطبۃ سیدنا الصدیقؓ (عقد الفرید ص۳۰۶ ج۲) ۱۲ [5] من آخر خطبۃ امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (عقد الفرید ص۳۰۶ ج۲) ۱۲ [6] من آخر خطبۃ امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ ۱۲ [7] من آخر خطبۃ سیدنا الصدیق رضی اللہ عنہ تاریخ الخلفاء ص۳۰) ۱۲ [8] فی البحر الرائق ص۱۵۹ ج۲ روی عنہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأ فی الخطبۃ سورۃ العصر ۱۲ (الملتقی) سید محمد عمیم الاحسان غفر اللہ لہٗ۔

خطبۂ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ ۚ فَاِنَّهٗ قَدْ دَنَا اَجَلِيْ وَاَجَلُكُمْ ۚ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۚ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا[1] ۚ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَزَكِّنَا[2] بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَاَلْحِقْنَا بِهٖ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَاَوْرِدْنَا حَوْضَهٗ ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ[3] ۚ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ[4] وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْخُلَفَآءِ[5] الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ ذَوِي الْفَخْرِ الْجَلِيِّ اَئِمَّتِنَا اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَّعَنِ السِّتَّةِ الْبَاقِيْنَ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ وَعَنِ السِّبْطَيْنِ سَيِّدِنَا الْحَسَنِ وَسَيِّدِنَا الْحُسَيْنِ وَعَنِ الْعَمَّيْنِ[6] سَيِّدِنَا حَمْزَةَ وَسَيِّدِنَا الْعَبَّاسِ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْ سَيِّدَتِنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ وَاُمِّهَا اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدَتِنَا خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى وَاُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ

---

[1] من صدر خطبۃ سیدنا ابی بکر الصدیق رضؓ (تاریخ الخلفاء صـــــ ۳۹) ۱۲ [2] من خطبۃ سیدنا الصدیق (عقد الفرید صـــــ ۱۱۲) ۱۲ [3] سنن ابی داؤد ۱۲ [4] متفق علیہ ۱۲ [5] فی الدر المختار ویستحب الترضی للصحابۃ والترحم للتابعین ومن بعدہم من العلماء والعباد وسائر الاخیار (صـــــ ۴۹۰ ج ۵) ۱۲ [6] فی الدر المختار صـــــ ۵۶۸ ج ۱ ویندب فی الخطبۃ ذکر الخلفاء الراشدین والعمین ۱۲ (مفتی) سید محمد عمیم الاحسان غفرہ اللہ المنان۔

سَيِّدَتِنَا عَائِشَةَ الصِّدِّيْقَةِ الْعُلْيَا وَعَنْ جَمِيْعِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَنْ جَمِيْعِ بَنَاتِ النَّبِيِّ السَّيِّدَاتِ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْ جَمِيْعِ الصَّحَابَةِ وَالصَّحَابِيَاتِ وَذَوِيْ قَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحِمَ اللّٰهُ عَلٰى اَخْيَارِ التَّابِعِيْنَ وَاَئِمَّةِ الدِّيْنِ وَالْقُرَّآءِ وَالْحُفَّاظِ وَالْمُحَدِّثِيْنَ وَالْفُقَهَاءِ وَالْمُتَّقِيْنَ وَالْعُلَمَآءِ الصّٰلِحِيْنَ وَجَمِيْعِ اَوْلِيَآءِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ [1] ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ [2] ۔ اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاَعْلِ كَلِمَةَ الْحَقِّ وَالدِّيْنِ وَاجْعَلْ بِلَادَ پَاكِسْتَانَ وَسَآئِرَ بُلْدَانِ الْمُسْلِمِيْنَ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً بَهِيْئَةً رَخِيَّةً وَاجْعَلْهَا غَالِبِيْنَ مَنْصُوْرِيْنَ [3] ۔ نَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ [4] ۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى طَاعَتِكَ وَانْصُرْنَا عَلٰى عَدُوِّكَ [5] ۔ عِبَادَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۔ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ [6] ۝ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ [7] ۝ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ [8] ۝

ل‍ه من المؤلف ١٢ ٢‍ه الحصن الحصين ص٢٧ ---------- ٣‍ه من الجامع ١٢
٤‍ه الحصن الحصين ص٢٣٢ من الترمذی ١٢ ٥‍ه من آخر خطبة الصديق رض ۔ عقد الفريد ص١١٣ ج٢ ١٢
٦‍ه من سورة النحل و فی تاريخ الخلفاء عن عمر بن عبد العزيز انه امر نوابه لقرائتها فی الخطبة وكان ذلك فی آخر عهد الصحابة و صدرا من زمن التابعين ١٢ ٧‍ه من سورة الجمعة ١٢ ٨‍ه من سورة العنكبوت ١٢
(مفتی) سيد محمد عميم الاحسان غفر الله المنان ۔

استخارۂ نکاح (مسنونہ)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی عورت سے نکاح کا پیغام دینا ہو تو پیغام کو پہلے پوشیدہ رکھے۔ پھر وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرکے پھر جو ہو سکے نفل نماز پڑھے۔ اس کے بعد اللہ کی تعریف و تمجید کرے (یعنی الحمد و ثنا پڑھے) پھر یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۔ فَاِنْ رَاَيْتَ لِيْ فِيْ (یہاں پر جس سے نکاح کا پیغام دینا ہو اس کا نام لے) خَيْرًا فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدُرْهَا لِيْ فَاِنْ غَيْرُهَا خَيْرًا لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدُرْهَا لِيْ (مسند احمد ص ۴۲۳ ج ۵)۔

اس کے بعد مناسب معلوم ہو اور دل راغب ہو تو نکاح کا پیغام بھیجے۔

خطبۂ نکاح مسنونہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

(الحصن الحصین ص ۱۱۸ بحوالہ سنن اربعہ والحاکم واحمد والدارمی) اس کے بعد ایجاب و قبول کرائے۔ پھر یہ دعا پڑھے:-

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ (بخاری) وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ (سنن اربعہ)۔

ناکح جب منکوحہ کو دیکھے تو اسکے سر پر ہاتھ رکھکر یہ دعا پڑھے:- اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ ۔ (سنن ابی داود ص ۲۹۳ ج ۱)

ضمیمہ

کراچی کیلئے نمازوں کے اوقات کا دائمی جدول مع تفاوت دیگر امصار مغربی پاکستان

(ماخوذ از شرعی دائمی جنتری مرتبہ جناب مولنا قاری شریف احمد صاحب خطیب ریلوے جامع مسجد کراچی)

یہ جدول پانچ یوم کے تفاوت سے کراچی کے لئے کراچی کے وقت سے ہے۔ درمیانی تاریخوں میں اوپر یا نیچے کے اوقات جس میں احتیاط ہو سمجھے جائیں۔ مغربی پاکستان کے دوسرے شہروں کے لئے آخر میں دئے ہوئے تفاوت کے مطابق منٹوں میں زیادتی یا کمی کرلیں۔ صبح صادق کے دئے ہوئے وقت سے پانچ منٹ قبل احتیاطاً سحری اور تہجد ختم کریں۔ اسی طرح غروب کے وقت سے احتیاطاً پانچ منٹ بعد مغرب کی اذان دی جائے۔

سید محمد نعمان

مہینہ و تاریخ	صبح صادق ابتدائے فجر		طلوع آفتاب		ضحوۃ الکبریٰ		ابتدائے ظہر		ابتدائے عصر		غروب آفتاب		ابتدائے عشا	
	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م
جنوری — ۱	۵	۵۴	۷	۱۷	۱۱	۵۴	۱۲	۳۶	۴	۱۹	۵	۵۴	۷	۳۲
؍؍ — ۵	۵	۵۵	۷	۱۸	۱۱	۵۶	۱۲	۳۷	۴	۲۲	۵	۵۶	۷	۳۴
؍؍ — ۱۰	۵	۵۷	۷	۱۹	۱۱	۵۹	۱۲	۴۰	۴	۲۵	۶	۰	۷	۳۸
؍؍ — ۱۵	۵	۵۷	۷	۱۹	۱۲	۱	۱۲	۴۲	۴	۳۱	۶	۴	۷	۳۱
؍؍ — ۲۰	۵	۵۷	۷	۱۹	۱۲	۲	۱۲	۴۳	۴	۳۵	۶	۷	۷	۳۴
؍؍ — ۲۵	۵	۵۷	۷	۱۸	۱۲	۴	۱۲	۴۵	۴	۴۰	۶	۱۱	۷	۳۸
فروری — ۱	۵	۵۴	۷	۱۵	۱۲	۶	۱۲	۴۶	۴	۴۴	۶	۱۷	۷	۴۳
؍؍ — ۵	۵	۵۴	۷	۱۴	۱۲	۷	۱۲	۴۷	۴	۴۴	۶	۱۹	۷	۴۴
؍؍ — ۱۰	۵	۵۱	۷	۱۱	۱۲	۷	۱۲	۴۷	۴	۴۷	۶	۲۳	۷	۴۷
؍؍ — ۱۵	۵	۴۸	۷	۷	۱۲	۸	۱۲	۴۷	۴	۵۳	۶	۲۶	۷	۵۰
؍؍ — ۲۰	۵	۴۴	۷	۳	۱۲	۷	۱۲	۴۷	۴	۵۳	۶	۳۰	۷	۵۳
؍؍ — ۲۵	۵	۴۱	۷	۰	۱۲	۷	۱۲	۴۶	۴	۵۶	۶	۳۲	۷	۵۵
مارچ — ۱	۵	۳۸	۶	۵۶	۱۲	۶	۱۲	۴۵	۴	۵۸	۶	۳۴	۷	۵۷
؍؍ — ۵	۵	۳۴	۶	۵۲	۱۲	۵	۱۲	۴۴	۴	۵۹	۶	۳۶	۷	۵۸
؍؍ — ۱۰	۵	۳۰	۶	۴۸	۱۲	۴	۱۲	۴۴	۵	۲	۶	۳۹	۸	۱
؍؍ — ۱۵	۵	۲۵	۶	۴۳	۱۲	۳	۱۲	۴۲	۵	۲	۶	۴۱	۸	۲
؍؍ — ۲۰	۵	۱۹	۶	۳۷	۱۲	۱	۱۲	۴۰	۵	۳	۶	۴۳	۸	۴
؍؍ — ۲۵	۵	۱۴	۶	۳۳	۱۲	۰	۱۲	۳۹	۵	۴	۶	۴۵	۸	۶

مہینہ و تاریخ	صبح صادق ابتدائے فجر		طلوع آفتاب		ضحوۃ الکبریٰ		ابتدائے ظہر		ابتدائے عصر		غروب آفتاب		ابتدائے عشا	
	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م
اپریل - ۱	۵	۵	۶	۲۵	۱۱	۵۷	۱۲	۳۷	۵	۷	۶	۴۸	۸	۱۰
〃 - ۵	۵	۱	۶	۲۱	۱۱	۵۶	۱۲	۳۶	۵	۷	۶	۵۰	۸	۱۳
〃 - ۱۰	۴	۵۶	۶	۱۶	۱۱	۵۴	۱۲	۳۴	۵	۸	۶	۵۱	۸	۱۵
〃 - ۱۵	۴	۵۰	۶	۱۱	۱۱	۵۲	۱۲	۳۳	۵	۹	۶	۵۴	۸	۱۸
〃 - ۲۰	۴	۴۵	۶	۶	۱۱	۵۱	۱۲	۳۱	۵	۹	۶	۵۶	۸	۲۲
〃 - ۲۵	۴	۴۰	۶	۲	۱۱	۵۰	۱۲	۳۱	۵	۹	۶	۵۹	۸	۲۶
مئی - ۱	۴	۳۴	۵	۵۷	۱۱	۴۸	۱۲	۳۰	۵	۱۱	۷	۲	۸	۳۰
〃 - ۵	۴	۳۰	۵	۵۴	۱۱	۴۷	۱۲	۲۹	۵	۱۱	۷	۴	۸	۳۳
〃 - ۱۰	۴	۲۶	۵	۵۱	۱۱	۴۷	۱۲	۲۹	۵	۱۲	۷	۷	۸	۳۶
〃 - ۱۵	۴	۲۳	۵	۴۸	۱۱	۴۶	۱۲	۲۹	۵	۱۳	۷	۹	۸	۴۱
〃 - ۲۰	۴	۱۹	۵	۴۵	۱۱	۴۶	۱۲	۲۹	۵	۱۴	۷	۱۲	۸	۴۳
〃 - ۲۵	۴	۱۸	۵	۴۴	۱۱	۴۶	۱۲	۲۹	۵	۱۴	۷	۱۴	۸	۴۶
جون - ۱	۴	۱۵	۵	۴۲	۱۱	۴۶	۱۲	۳۰	۵	۱۶	۷	۱۷	۸	۵۰
〃 - ۵	۴	۱۴	۵	۴۲	۱۱	۴۶	۱۲	۳۱	۵	۱۶	۷	۱۹	۸	۵۳
〃 - ۱۰	۴	۱۲	۵	۴۱	۱۱	۴۷	۱۲	۳۱	۵	۱۷	۷	۲۱	۸	۵۷
〃 - ۱۵	۴	۱۱	۵	۴۱	۱۱	۴۷	۱۲	۳۲	۵	۱۹	۷	۲۳	۸	۵۸
〃 - ۲۰	۴	۱۱	۵	۴۲	۱۱	۴۷	۱۲	۳۳	۵	۱۹	۷	۲۴	۹	-
〃 - ۲۵	۴	۱۲	۵	۴۳	۱۱	۴۵	۱۲	۳۴	۵	۲۰	۷	۲۵	۹	۰
جولائی - ۱	۴	۱۵	۵	۴۵	۱۱	۵۱	۱۲	۳۶	۵	۲۱	۷	۲۶	۹	-
〃 - ۵	۴	۱۷	۵	۴۶	۱۱	۵۲	۱۲	۳۷	۵	۲۲	۷	۲۶	۸	۵۹
〃 - ۱۰	۴	۲۱	۵	۴۹	۱۱	۵۱	۱۲	۳۷	۵	۲۲	۷	۲۵	۸	۵۸
〃 - ۱۵	۴	۲۴	۵	۵۱	۱۱	۵۵	۱۲	۳۸	۵	۲۲	۷	۲۵	۸	۵۷
〃 - ۲۰	۴	۲۷	۵	۵۳	۱۱	۵۵	۱۲	۳۸	۵	۲۱	۷	۲۳	۸	۵۵
〃 - ۲۵	۴	۲۹	۵	۵۵	۱۱	۵۵	۱۲	۳۹	۵	۲۱	۷	۲۱	۸	۵۲
اگست - ۱	۴	۳۴	۵	۵۹	۱۱	۵۶	۱۲	۳۸	۵	۱۹	۷	۱۷	۸	۴۸
〃 - ۵	۴	۳۷	۶	۱	۱۱	۵۶	۱۲	۳۸	۵	۱۸	۷	۱۵	۸	۴۵
〃 - ۱۰	۴	۴۰	۶	۳	۱۱	۵۶	۱۲	۳۸	۵	۱۶	۷	۱۱	۸	۴۰
〃 - ۱۵	۴	۴۳	۶	۶	۱۱	۵۵	۱۲	۳۷	۵	۱۶	۷	۷	۸	۳۵
〃 - ۲۰	۴	۴۶	۶	۸	۱۱	۵۵	۱۲	۳۶	۵	۱۲	۷	۳	۸	۳۰
〃 - ۲۵	۴	۴۸	۶	۱۰	۱۱	۵۴	۱۲	۳۵	۵	۱۱	۶	۵۹	۸	۲۶

مہینہ و تاریخ	صبح صادق ابتدائے فجر		طلوع آفتاب		ضحوۃ الکبریٰ		ابتدائے ظہر		ابتدائے عصر		غروب آفتاب		ابتدائے عشا	
	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م
ستمبر — ۱	۴	۵۱	۶	۱۱	۱۱	۵۲	۱۲	۳۲	۵	۶	۶	۵۴	۸	۱۷
〃 — ۵	۴	۵۴	۶	۱۴	۱۱	۵۱	۱۲	۳۱	۵	۱	۶	۴۷	۸	۱۲
〃 — ۱۰	۴	۵۷	۶	۱۶	۱۱	۵۰	۱۲	۲۹	۴	۵۸	۶	۴۲	۸	۵
〃 — ۱۵	۴	۵۹	۶	۱۸	۱۱	۴۸	۱۲	۲۸	۴	۵۵	۶	۳۷	۷	۵۹
〃 — ۲۰	۵	۲	۶	۲۰	۱۱	۴۷	۱۲	۲۶	۴	۵۰	۶	۳۲	۷	۵۳
〃 — ۲۵	۵	۴	۶	۲۲	۱۱	۴۶	۱۲	۲۵	۴	۴۷	۶	۲۷	۷	۴۸
اکتوبر — ۱	۵	۶	۶	۲۴	۱۱	۴۳	۱۲	۲۲	۴	۳۹	۶	۲۰	۷	۴۱
〃 — ۵	۵	۸	۶	۲۶	۱۱	۴۲	۱۲	۳۱	۴	۳۷	۶	۱۶	۷	۳۸
〃 — ۱۰	۵	۹	۶	۲۷	۱۱	۴۰	۱۲	۱۹	۴	۳۳	۶	۱۱	۷	۳۳
〃 — ۱۵	۵	۱۱	۶	۲۹	۱۱	۳۹	۱۲	۱۸	۴	۱۹	۶	۶	۷	۲۹
〃 — ۲۰	۵	۱۳	۶	۳۲	۱۱	۳۳	۱۲	۱۷	۴	۲۵	۶	۲	۷	۳۶
〃 — ۲۵	۵	۱۶	۶	۳۵	۱۱	۳۷	۱۲	۱۷	۴	۲۱	۵	۵۷	۷	۲۱
نومبر — ۱	۵	۱۹	۶	۳۹	۱۱	۳۶	۱۲	۱۶	۴	۱۷	۵	۵۲	۷	۱۷
〃 — ۵	۵	۲۱	۶	۴۱	۱۱	۳۶	۱۲	۱۶	۴	۱۵	۵	۵۰	۷	۱۴
〃 — ۱۰	۵	۲۵	۶	۴۵	۱۱	۳۶	۱۲	۱۶	۴	۱۴	۵	۴۷	۷	۱۳
〃 — ۱۵	۵	۲۸	۶	۴۹	۱۱	۳۷	۱۲	۱۷	۴	۱۳	۵	۴۴	۷	۱۱
〃 — ۲۰	۵	۳۱	۶	۵۲	۱۱	۳۷	۱۲	۱۸	۴	۱۲	۵	۴۳	۷	۹
〃 — ۲۵	۵	۳۴	۶	۵۶	۱۱	۳۸	۱۲	۱۹	۴	۱۰	۵	۴۲	۷	۹
دسمبر — ۱	۵	۳۸	۷	۰	۱۱	۴۰	۱۲	۲۱	۴	۸	۵	۴۲	۷	۹
〃 — ۵	۵	۴۱	۷	۳	۱۱	۴۲	۱۲	۲۳	۴	۸	۵	۴۲	۷	۱۰
〃 — ۱۰	۵	۴۳	۷	۶	۱۱	۴۳	۱۲	۲۵	۴	۹	۵	۴۳	۷	۱۱
〃 — ۱۵	۵	۴۵	۷	۹	۱۱	۴۵	۱۲	۲۷	۴	۱۱	۵	۴۵	۷	۱۳
〃 — ۲۰	۵	۴۸	۷	۱۲	۱۱	۴۸	۱۲	۳۰	۴	۱۳	۵	۴۷	۷	۱۵
〃 — ۲۵	۵	۵۰	۷	۱۴	۱۱	۵۰	۱۲	۳۲	۴	۱۴	۵	۴۹	۷	۱۷

مغربی پاکستان کے دوسرے مشہور شہروں کا کراچی کے وقت سے تفاوت

نام شہر	منٹ	نام شہر	منٹ	نام شہر	منٹ
بلوچستان	۳ منٹ بعد	سرگودھا	۲۱ منٹ پہلے	لاڑکانہ	۳ منٹ پہلے
بنو	۱۴ منٹ پہلے	سیالکوٹ	۲۴ 〃 〃	لاہور	۲۷ 〃 〃
پشاور	۱۴ 〃 〃	شکارپور	۱۰ 〃 〃	مری	۲۳ 〃 〃
حیدرآباد	۴ 〃 〃	کوئٹہ	۱ 〃 بعد	مظفرگڑھ	۱۵ 〃 〃
ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۱۲ 〃 〃	کیمبل پور	۱۷ منٹ پہلے	ملتان	۱۶ 〃 〃
ڈیرہ غازیخاں	۱۲ 〃 〃	گجرات	۲۴ 〃 〃	منٹگمری	۲۱ 〃 〃
بہاولپور	۱۳ 〃 〃	گوجرانوالہ	۲۵ 〃 〃	میانوالی	۱۷ 〃 〃
راولپنڈی	۲۱ 〃 〃	لائل پور	۱۷ 〃 〃		

مناجات مشتمل بر اسمائے حسنیٰ باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ

اے مرے اللہ رحمٰن و رحیم
یا غفور یا حلیم یا کریم

یا مہیمن یا عزیز یا احد
مومن قدوس سبحان صمد

خالق و فتاح رزاق و علیم
باری ستار و غفار و حلیم

قابض یا باسط یا واسع
یا ولی خافض یا رافع

یا کبیر یا مقیت یا حسیب
یا حفیظ یا رقیب یا مجیب

یا محی یا ممیت ماجد
واحد اللہ عدل واجد

والی متعالی ضار شہید
ذوالجلال حی قیوم مجید

یا مقدم یا مؤخر یا معید
صاحب اکرام یا فرد حمید

بخشدے عقبیٰ کو رب العالمین
از طفیل رحمۃ للعالمین

یا ملک یا مالک ملک قدیم
یا سلام یا علی یا عظیم

باری جبار قہار رفیع
یا مصور متکبر یا بدیع

وارث وہاب مغنی یا غنی
بر تواب متین یا قوی

یا معز یا مذل یا بصیر
یا سمیع یا لطیف یا خبیر

یا ودود باعث رب جلیل
مبدع یا محصی حق وکیل

منعم یا اول یا آخر
منتقم یا باطن یا ظاہر

قادر یا مقسط یا جامع
مقتدر یا نافع یا مانع

نور باقی یا صبور یا رشید
میر سید[1] کو ملے بخت سعید

ساقی کوثر شہنشاہ عظیم
جنکے احساں ہیں دو عالم میں عمیم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ جو انھیں یاد کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔" (ترمذی)

اللّٰھم اغفر وارحم وانت الاعزّ الاکرم وصلّ وسلّم علی النبی الاکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی ربنا وتقبل دعاء رب اغفرلی ولوالدیّ وللمؤمنین یوم یقوم الحساب۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم والحمد للہ رب العٰلمین۔

(مفتی) سید محمد عمیم الاحسان مجددی برکتی غفر اللہ لہٗ۔

مفتی منزل
۱۳ کلو ٹولہ، ڈھاکہ
۲۲ محرم الحرام ۱۳۸۶ھ

استدراک:۔ صفحہ ۴۳ کا حاشیہ[1] اس طرح پڑھئے:۔ ض اور ظ چونکہ آپس میں مشتبہ الصوت حرف ہیں، اسلئے ضروری ہے کہ ض کو بذریعہ اپنے مخرج اور صفت خصوصی استطالت ظ سے فرق کرے۔ منظومہ امام جزری میں ہے "والضاد باستطالۃ ومخرج÷ میز من الظا کلھا تجی"۔ امام مرعشی جہد المقل میں فرماتے ہیں "والضاد لا تفترق عن الظاء الا باختلاف المخرج وزیادۃ استطالۃ فی الضاد ولولاھما لکانت واحدۃ۔ انتہی"۔ جمال القرآن میں ہے "اگرچہ ضاد کو اس کے صحیح مخرج سے صحیح طور پر نرمی کے ساتھ آواز جاری رکھکر اور تمام صفات کا لحاظ کرکے ادا کیا جائے تو اس کی آواز سننے میں ظا کے مشابہ ہوگی۔ انتہی"۔

[1] یعنی ناظم مناجات حضرت عم گرامی مولانا سید شاہ ابو صالح محمد عبد الدیان صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ۔ خلیفہ ومجاز حضرت سیدی وشیخی وامامی قبلۂ عالم پناہ آیۃ من آیات اللہ وسیلتنا الی اللہ سیدنا ومولانا ابو محمد برکت علی شاہ صاحب قبلہ نور اللہ ضریحہ واعلی اللہ مقامہٗ۔ محمد عمیم الاحسان عفی اللہ لہٗ۔

SAMBROS

SIGN OF QUALITY

Cover Printed at C. B. F. & PRINTING PRESS, 113-A, Tejgaon Industrial Area Dacca
Phone : 45675